

الجزء الثاني



دروس عِلْمِ الْوَالِدِيَّةِ

(دروس مفرغات 2018)

**DUROOS
ULOOME HADEES**

دكتور حفظه الله الشيخ عمري أميني زوالله

COPYRIGHT محفوظہ
All Rights Reserved بحقوق

دروس علاوہ حدیث

الجزء الثانی (دروس مفرغات 2018)

DUROOS ULOOME HADEES

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah

Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A

Founder & Director of AskIslamPedia.com

Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA

+91 92906 21633 (WhatsApp only)

www.abmqurannotes.com | www.askislampedia.com | www.askmadanicom



ASKISLAMEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION

Free Online Islamic Encyclopedia

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ

الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ

عبد اللہ ابن المبارک رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں:
کہ اسناد دین کا حصہ ہیں۔

فہرس

1..... مقدمہ

(Lesson No.1)

7..... صحیح لذاتہ

7..... حسن لذاتہ

7..... تمہیدی کلمات

8..... صحیح کی تعریف

8..... پانچ کلمات پر غور کیجئے

9..... الشرح

11..... مثال العلة الخفية القادحة ؟

13..... شاذ کا مطلب اور اسکی مثال ؟

15..... شرح تعریف الحدیث الصحیح

16..... خلاصہ عربی عبارات کی شکل میں

16..... تعریف

16..... مثالہ

16..... حکمہ

(Lesson No.2)

18..... صحیح لغیر

- 18..... حسن لذاتہ
- 19..... حسن کی تعریف کا خلاصہ یہ ہے کہ
- 19..... خفیف الضبط : میموری پاور میں تھوڑی سی کمزوری آجاتی ہے، وہ کیسے؟
- 21..... صدوق او صدوق سیئ الحفظ، صدوق یحکم میں ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرق پیش کیا ہے؟
- 22..... صحیح اور حسن کا فرق
- 22..... صحیح لغیرہ اور حسن میں کیا فرق ہے؟

(Lesson No.3)

- 25..... حسن لغیرہ کیا ہے؟
- 27..... الشرح
- 28..... صدوق سیئ الحفظ کی قبولیت کے لئے محدثین کیا شرط لگاتے ہیں؟

(Lesson No.4)

- 30..... حسن لغیرہ
- 31..... حسن لغیرہ کا درجہ کب ملتا ہے؟
- 31..... کیا حسن لغیرہ محدثین کے پاس مقبول نہیں؟

(Lesson No.5)

- 33..... مراتب الرواة

(Lesson No.6)

- 36..... ضعیف (غیر منجبر)
- 37..... حدیث ضعیف کب ہو جاتی ہے؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

- 38..... حدیثِ ضعیف پر عمل اور اس سے استدلال سے متعلق فتاویٰ جات اردو.....
- 40..... ضعیف پر عمل سے متعلق علماء کے تین موقف اور اقوال عربی عبارت کے اقتباسات کی شکل میں ..
- 40..... القول الاول
- 40..... فتویٰ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ
- 41..... فتویٰ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ
- 41..... القول الثالث
- 42..... فتویٰ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ
- فتویٰ الشیخ الالبانی الأخذ بالحدیث الضعیف فی فضائل الأعمال . الشیخ
- 44..... محمد ناصر الالبانی
- 46..... وقال العلامة اللکنوی
- 46..... وقال المُحدث أحمد شاکر.....
- 47..... قال الحافظ ابن حجر العسقلانی.....
- 47..... والراجح من أقوال أهل العلم.....
- 48..... سبب ترجیح الشیخ مشہور حسن ال سلمان تلمیذ الشیخ الالبانی.....
- 48..... توجیہ قول الامام أحمد.....
- 49..... المصدر.....



المقدمة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، فَخَمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا، أَمَا بَعْدُ:

علوم حدیث کے تحت "مصطلح الحدیث" ایک علمی و تحقیقی موضوع ہے جو احادیث کی صحت اور سند کی تحقیق سے متعلق ہے، یہ موضوع اس بات کی تحقیق کرتا ہے کہ کونسی حدیث صحیح ہے، کونسی ضعیف ہے، اور کونسی موضوع (یعنی من گھڑت) ہے، اس میں مختلف اصطلاحات، ضوابط، اور اصول شامل ہیں جن کی مدد سے احادیث کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے ان اصولوں کی بنیاد پر صحیح اور معتبر احادیث کی پہچان کرنے میں مدد فراہم ہوتی ہے آپ حضرات اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ صحیح منہج پر چلنے کے لئے صحیح احادیث کا علم ہونا بے حد ضروری ہے، مختلف علماء نے مصطلح الحدیث پر کتابیں لکھی ہیں ان کی کتابیں حدیث کی صحت اور سند کے معیار کو جانچنے کے لئے مراجع ہیں، مصطلح الحدیث کی نشوونما اسلام کی ابتدائی صدیوں میں ہوئی۔

صحیح اور ضعیف احادیث:

صحیح حدیث کی مثالیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث ہیں علمائے کرام نے ان احادیث کو تعلق بالقبول کا درجہ دیا ہے جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَلَى أَنَّ أَصَحَّ الْكُتُبِ بَعْدَ الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ الصَّحِيحَانِ
الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتَلَقَّيْتُهُمَا لِامَةِ بِالْقَبُولِ))

علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں اور امت نے اس کو تعلق بالقبول کا درجہ دیا ہے۔

(المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج للنووی: 1/14، المقدمة، الناشر: دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اسی طرح صحیحین کے بعد سنن اربعہ کا درجہ ہے ان کتابوں میں صحیح اور ضعیف دونوں موجود ہیں اور ہر دور میں ان کے صحیح اور ضعیف پر تحقیق چلتی رہی ہے اور آج کے دور میں ان کتابوں پر تحقیقی کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے البتہ علم کے متلاشی ہر دور میں اپنی اپنی تحقیقات پیش کرتے چلے آ رہے ہیں۔

صحیح اور ضعیف احادیث کے پہچان کی اہمیت:

دین کی تفہیم: صحیح احادیث کے ذریعے ہم اسلامی تعلیمات کو درست طریقے سے سمجھ سکتے ہیں، جبکہ ضعیف احادیث کی شناخت سے ہم غلط فہمیوں سے بچ سکتے ہیں۔ عام آدمی صحیح اور ضعیف کی پہچان کیسے کرے؟ اس موضوع پر ممبر اخطبہ یوتیوب پر ملاحظہ فرمائیے، علمنی اللہ وایاکم علما نافعاً

حدیث کے موضوع پر ابھی تک آن لائن شائع ہونے والی میری کتب کا مختصر تعارف

(1) مصطلح الحدیث مرحلہ اولی تا مرحلہ ثالثہ ہے

علوم الحدیث جزء اول:

اس کتاب میں حدیث کے مصطلحات پر مختصر تعریفات پیش کی گئی

علوم الحدیث جزء ثانی:

اس کتاب میں اقسام مقبول و مردود احادیث پر مفصل شرح ہے، جیسے صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ و حسن لغیرہ و ضعیف غیر منجبر و موضوع

(2) علم اسماء الرجال (Course-4)

یہ میری کتاب ہے، 2018ء سے اس موضوع پر کتاب لکھنے کی شروعات کی گئی جبکہ اس موضوع پر نوٹس کی شکل میں لکھنے کی شروعات 2005 میں ہوئی تھی، یہ کتاب 115 صفحات پر مشتمل ہے۔

(4) علم الرواة (Course-5, & 6)

یہ کتاب 2023ء میں آن لائن شائع ہو چکی ہے اس میں خلفائے راشدین کے حالات بیان کئے گئے ہیں نیز

عشرہ مکثرہ اور ان کی تفصیلات بیان کی گئی اور 26 تابعین کے حالات کا تذکرہ ہے اور 40 تابع تابعین کے حالات کا تذکرہ ہے

(5) کتب حدیث اور محدثین: مفصل کتب الحدیث کا تذکرہ ہے (Course-7)

(6) شرح جامع العلوم الحکم

(7) احادیث مختارہ للحفظ۔

(7) شرح الکلمات (حدیث کے کلمات کی تشریح)

اس کتاب میں حدیث کے کلمات کی نحوی اور صرفی بحث کی جائے گی یہ کتاب تقریباً 5000 سے زائد کلمات حدیث پر مشتمل ہوگی، ان شاء اللہ۔

(9) اسباق حدیث

- A. حدیث انما الاعمال بالنیات کے 100 اسباق شائع ہو چکی ہے الحمد للہ۔
B. حدیث جبریل علیہ السلام پر 360 اسباق پر مشتمل کتاب منظر عام پر آچکی ہے الحمد للہ۔
C. حدیث الدین النصیحہ زیر ترتیب۔ الحمد للہ
D. مزید 47 احادیث پر کام جاری ہے، ان شاء اللہ۔

(10) 41 منتخب احادیث سے منتخب کلمات کی تشریح 500 صفحات پر مشتمل کتاب آن لائن شائع ہوگئی الحمد للہ

کتاب ہذا:

خصوصیت کے ساتھ اس کتاب میں یعنی علوم الحدیث جزء ثانی میں اقسام مقبول و مردود احادیث پر مفصل شرح ہے

جیسے صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ و حسن لغیرہ و ضعیف غیر منجبر و موضوع اور اس بارے میں علمائے کرام کے اقوال بھی نقل کئے گئے دراصل یہ کتاب (2018ء) کے آڈیو دروس کی شکل میں موجود ہے، طلبہ کے اصرار پر اس کو کتابچہ کی شکل دی گئی ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس چھوٹی سے کوشش کو قبول فرمائے اور طلبہ کے لئے مشعل راہ بنائے، آمین، والحمد للہ رب العالمین۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
دکتور ارشد بشیر مدنی و فقہ اللہ
تاریخ: 11 / ستمبر / 2024ء
مطابق: 7 / ربیع الاول / 1446ھ



نوٹ

یہ نوٹس کا تعلق، مفرغات کے قبیل سے ہے، اسلوبِ خطاب اور اسلوبِ نثر نگاری میں فرق ہوتا ہے، جگہ جگہ اسلوبِ خطاب کا غلبہ محسوس ہوگا، اس لئے قارئین سے پیشگی معذرت پیش کرتا ہوں، والعدر عند الکرام مقبول۔ ان شاء اللہ۔ و شکر ا

ASKISLAM.PEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

The background features a repeating geometric pattern of interlocking hexagons and octagons in a teal color. A large, rounded rectangular area in the center is filled with a solid gold color. At the top and bottom of this gold area, there are faint, stylized golden arches or domes with intricate geometric patterns inside them.

LESSON No.1

صحیح لذاتہ

ما اتصل سنده بنقل عدل تام الضبط من غیر شاذ ولا معل

حسن لذاتہ

ما اتصل سنده بنقل عدل خفیف الضبط من غیر شاذ ولا معل

تمہیدی کلمات

علوم الحدیث سے متعلق اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ

1. مرتبہ اولی صحیح لذاتہ کیا ہے؟
2. مرتبہ ثانیہ صحیح لغیرہ کیا ہے؟
3. مرتبہ ثالثہ حسن لذاتہ؟
4. مرتبہ رابعہ حسن لغیرہ کیا ہے؟

صحیح لذاتہ اور حسن لذاتہ میں فرق: حسن لذاتہ اور صحیح لذاتہ میں کیا فرق ہے؟ اور حسن لذاتہ اور صحیح لغیرہ میں کیا فرق

ہے؟

پہلے صحیح اور حسن کیا ہے؟ جانتے ہیں پھر دونوں میں فرق جانتے ہیں ان شاء اللہ۔

ASKISLAMEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

صحیح کی تعریف

صحیح کی تعریف (definition) میں محدثین کہتے

ہیں:

(1) ما اتصل سندہ (2) بنقل عدل

(3) تام الضبط

(4) من غیر شاذ (5) ولا معلل

پانچ کلمات پر غور کیجئے

(1) اتصال السند Ittasalussanad - (2) عدالة / عدل

(3) تام الضبط Tammuzzabt - adalah

(4) غیر شاذ Gair Shaz - (5) غیر معلل Gair

Muallal

الشرح

مارواه عدل تام الضبط ، (جسکو روایت کرے عدل راوی اور تام الضبط راوی) عدل یعنی اخلاق (دل کا بھی اچھا ہو) اور **تام الضبط** یعنی مضبوط حافظہ والا (میموری کا بھی اچھا ہو)، اور تام الضبط کی شرط کی وجہ سے خفیف الضبط والا راوی خارج ہو گیا صحیح لذاتہ کی تعریف سے، ایک ہوتا ہے خفیف الضبط تھوڑا سا کم میموری والا، تھوڑی سی ہلکی میموری، اور اس کے اخلاق تو اچھے ہوں جیسا کہ جھوٹ نہ بولے، بدعتی نہ رہے، کافر نہ رہے، فاسق نہ رہے اور اسی طریقہ سے مخالف خوارم المروءۃ¹ یعنی کہ انسانیت کے خلاف بھی ایسی حرکت نہ ہو کہ جس کی وجہ سے اعتبار کھو جائے، عام زندگی کے اندر بھی یہ جھوٹ بولنے والا متہم بالکذب نہ ہو جائے یا ایسے کوئی کام جس کی وجہ سے معاشرے میں انسانیت کے خلاف شمار کیا جائے، اگر وہ جانوروں کو تکلیف دیتا ہو مذاق میں یا فلاں کے ساتھ بد تمیزی سے بات کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ممکن ہے کہ یہ آدمی حدیث میں بھی جھوٹ بول سکتا ہے اور یہ شک پیدا ہو سکتا ہے، لہذا انسانیت و مروءت سے ٹکرانے والی باتوں اور حرکات سے وہ پرہیز کرے۔

الصحيحُ لِذَاتِهِ : بنقلِ عدلٍ تامٍ الضبطِ، متصلِ السندِ، غيرِ مُعَلَّلٍ ولا شاذٍّ (نزهة النظر لابن حجر)

الصحيح: (محمود الطحان)

تعريفه:

الصحيحُ لِذَاتِهِ : بنقلِ عدلٍ تامٍ الضبطِ، متصلِ السندِ، غيرِ مُعَلَّلٍ ولا شاذٍّ (نزهة النظر لابن حجر)

الصحيحُ لِذَاتِهِ : ما اتصل سنده بنقل العدل الضابط، عن مثله إلى منتهاه، من غير شذوذ، ولا علة. (تيسير مصطلح الحديث لمحمود الطحان)

1 مروءت یا مروءت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک بڑا محدث ہے اور ایک بچہ کو لیکر روڈ پر کھیل رہا ہے اور لوگوں کو تکلیف دے رہا ہے یعنی اس کے اندر انسانیت نہیں، لوگوں کو تکلیف پہنچا رہا ہے اور حالانکہ نماز تک بھی روڈ پر نہیں پڑھتا ہے، مومن تو وہ ہوتا ہے کہ جو تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے تو لہذا ایسے راوی کی حدیث کو مروءت کی بنیاد پر رد کرتے ہیں۔

حدیث پر صحیح کا حکم لگانے کے لئے پانچ نکات کا خیال رکھنا چاہیے اس میں سے تین چیزیں ہونی چاہیے اور دو چیزیں نہیں ہونی چاہیے، تین چیزیں جو ہونی چاہیے

(1) اس میں ایک یہ ہے کہ **سند متصل** ہونا چاہیے یعنی راویوں کی جو چین chain ہے ٹوٹی ہوئی نہیں ہونا چاہئے، بالکل متصل ہونا چاہئے۔

(2) **العدل**: اس کا دل یعنی سچائی و اخلاق والا ہو اور جھوٹ نہ بولے، اخلاقی اعتبار سے بلند درجہ پر ہو اور

(3) **تام الضبط**: زیادہ ضبط یعنی میموری کے اعتبار سے قوی ہو، بعض کی میموری اچھی نہیں ہوتی ہے، ترس کھا کر حدیث نہیں لیں گے، کہ بڑا متقی ہے کیونکہ یہاں عمل کے اعتبار سے جنت اور جہنم کا فیصلہ نہیں ہو رہا ہے بلکہ حدیث محفوظ ہے یا نہیں؟ اس بات کا فیصلہ ہو رہا ہے لہذا تقویٰ کی بنیاد پر صحیح حدیث اور ضعیف حدیث کا فیصلہ نہیں ہوتا اور اسی طریقہ سے ایک آدمی کا حافظہ بہت زبردست ہے لیکن وہ داعی الی البدعہ (بدعتی) یا کذاب ہے تو بھی مقبول نہیں۔

(4) **شاذ** اور

(5) **معلل** نہ ہو

سند میں یہ دو چیزیں نہ ہوں معلل نہ ہو اور شاذ نہ ہو، معلل نہ ہو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ سند حدیث کے اندر کسی بھی قسم کی چھپی ہوئی **علۃ خفیۃ قادحۃ** چھپی ہوئی اور جرح کرنے والی اس کے اندر کوئی بیماری (کمزوری) نہ ہو، خلاصہ یہ ہے کہ مختلف سندیں جمع کرنے سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ کمزوری کہاں پر ہے۔²

² اب یہ کیسے معلوم ہوتا ہے؟ جواب: کئی سندیں اگر جمع کر لیں تو پتہ چل جاتا ہے، علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ باب اذا لم تجمع طرفہ لم یتبین خطئہ جب تک پورے طرق اور سندیں جمع نہیں ہو جاتی اور جمع نہیں کرتے، اس کے اندر کی غلطی واضح نہیں ہوتی، ایک سند و متن کے اندر ایک بات بتائی جا رہی ہے اور دوسری سند و متن کے اندر اس سے بالکل ٹکراتی ہوئی بات آجائے، کبھی تیسری سند و متن کے اندر مزید اس سے ٹکراتی ہوئی کوئی بات ہو، اور متن آپس میں ٹکرا رہا ہو تو ایسی صورت میں پتہ لگانا ہے کہ غلطی کس راوی سے صادر ہو رہی ہے، معلل کی بحث کے اندر محدثین، متن کا خیال کرتے ہیں اور متن دیکھتے ہی کہا کرتے تھے کہ یہ متن ٹکراؤ والا ہے؟، حدیث موقوف ہے یا مرفوع؟ سند الگ الگ کیوں ہو رہی ہے؟ تو اس کا مطلب یہ نکلا کہ اس میں کچھ چھپی ہوئی کمزوری ہے، پتہ لگانے سے پتہ چل جاتا ہے کہ ایک راوی ہے اس نے کچھ گڑبڑ کی ہے، محدثین کیسے پتہ لگاتے ہیں؟ جواب: کئی

مثال العلة الخفية القادحة؟³

أن تقع العلة في الإسناد وتقدح فيه وفي المتن معاً، وذلك مثل إبدال راو ضعيف براو ثقة، كحماد بن أسامة كان يروي عن شيخه عبد الرحمن بن يزيد بن تميم، وكان يعرف من اسمه عبد الرحمن بن يزيد فقط، **فغلب على ظنه أن اسمه عبد الرحمن بن يزيد بن جابر فكان يقول من عند نفسه**؛ حدثنا عبد الرحمن بن يزيد بن جابر، وهو في الحقيقة ابن تميم، فهنا يضعف الحديث رغم أن العلة لحقت بالإسناد؛ لأن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر ضعيف وابن تميم ثقة، فهو أبدال الراوي الثقة براو ضعيف، فهذه العلة تقدح في السند والمتن معاً؛ لأن الراوي ضعيف.

شاذ: شاذ كما مطلب هو تارة **مخالفة الثقة لمن هو اوثق منه** یعنی کہ ایک ثقہ راوی ہے اس نے روایت

سندوں کو جمع کر کے معلوم کرتے ہیں کئی سندوں کو جمع کرنے کو مصطلح الحدیث میں معرفۃ الاعتبار للمتابعات والشواہد متابعات اور شواہد کو جمع کرنے کا کام جو ہوتا ہے اس کو کہتے ہیں اعتبار، تدبر کرنے کی ایک شکل کو اعتبار کہا جاتا ہے، عبرۃ کہتے ہیں غور کر کے نصیحت حاصل کرنا یہ ایک اصطلاح ہے، یعنی پوری سندوں کو جمع کرنا محدثین کا ایک عظیم مشغلہ ہے اس کو شغل فاکہ کہہ لیجئے بڑا مزیدار ایک فن ہے، بڑی مزیدار مشغولیت ہے اور امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ انکی جو کتاب العلل ہے اس کے بارے میں ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے حکایت ملی ہے کہ ان کے شاگرد نے کہا کہ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے علل یعنی کئی سندیں ایک متن کے لیے جمع کیں اور وہ لکھتے تھے اپنے حافظے سے، ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہہ رہے ہیں کہ اگر یہ بات صحیح ہو جائے کہ انہوں نے اپنے حافظے سے علل کی کئی سندیں ایک متن کے لیے لکھوادی ہے تو میں کہنا چاہوں گا احفظ اهل الدنيا پوری دنیا میں سب سے بڑا حافظ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ ہے لیکن ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انسان ہونے کے ناطے مجھے پلہ پڑھتا ہے کہ پوری کتاب نہیں ہو سکتی ہے کچھ کتاب انہوں نے لکھائی ہوگی پوری کتاب لکھانا ایک انسان کے بس کی بات نہیں ہے ایک غیر معمولی چیز ہے اگر ہے تو وہ احفظ اهل الدنيا ہے، تو دیکھا آپ نے، اتنا باریک علم پر علی بن مدینی اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ جیسے بڑے بڑے جہازہ (ماہرین) کو اللہ نے پیدا فرمایا۔

³ علة غير قادحة کی مثال عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ صحیح مسلم کی حدیث جبریل ہے، صحیح بخاری میں حدیث مذکور نہیں بروایت عمر کیونکہ اس میں ارسال کا شبہ ہے اور ابن بریدۃ سے مراد عبد اللہ اور سلیمان کا بھی کا بھی اشکال تھا لیکن سب اشکالات کے تشفی بخش جوابات موجود ہے اس لئے اسکو علت غیر قادحہ میں شمار کیا گیا

بیان کی لیکن اس سے بھی زیادہ پاور فل، اوثق ہے، اگر یہ ثقہ کی بات اوثق سے ٹکرا جائے تو ایسے وقت پر اوثق کی بات لے لیتے ہے اور ثقہ کی بات کو چھوڑ دیتے ہے یہ جو مخالفت ہوئی اور اس بنا پر جو چھوڑ دیا گیا اور مقبول نہ ہوئی اس کو کہتے ہے شاذ۔

خلاصہ یہ نکلا کہ پانچ چیزوں میں سے تین چیزیں ہونی چاہئے یعنی کہ **سند متصل** ہو اور **راوی عادل** ہو (اخلاق کا اچھا ہو) اور اسی طرح سے ضبط کے اعتبار سے تمام الضبط ہو کمپلیٹ میموری ہونی چاہئے اور دو چیزیں نہیں ہونی چاہیے **معلل نہ ہو اور شاذ نہ ہو**۔



شاذ کا مطلب اور اسکی مثال؟ 4

4 نوٹ: بعض لوگ جو محدثین پر طعنہ دیتے ہیں کہ یہ لوگ صرف روایت و اسناد کو دیکھتے ہیں اور درایت نہیں، تو ایسی بات نہیں ہے بلکہ متن کو بھی تو دیکھ رہے ہیں، متن مضطرب ہے یا نہیں؟ اور اسی طریقے سے مقلوب، متن آگے پیچھے ہوا ہے یا نہیں؟ اس کا مطلب ہے کہ محدثین متن پر غور کرتے ہیں، محدثین کے بارے میں زیادہ نہیں پڑھ کر اعتراض کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ سینگ والا بکرا جا کر ایک پہاڑ کو اپنے سینگوں سے مارتا ہے تو سینگ ٹوٹیں گے یا پہاڑ ٹوٹے گا؟ جواب یہ ہے کہ سینگ ٹوٹیں گے اور اس طریقے سے وہ لوگ جو محدثین کی محنت اور مناجح کو نہیں پڑھ کر محدثین پر اعتراضات کرتے ہیں تو ہمیں ڈر ہے کہ اعتراض کرنے والے کے سینگ ٹوٹ جائیں گے لہذا اپنے سینگوں کو بچانے کی کوشش اور حفاظت کیجئے جن کے قلعہ شیشے کے ہوتے ہیں وہ پتھر والے قلعوں پر حملہ نہیں کرتے، تو ایسے بھولا پن کا ثبوت نہ دیں تو بہتر ہے ورنہ محدثین کو چاہنے والے ہم جیسے طالب علم زندہ ہیں اور ایسے لوگوں کا ہر زمانے میں مجبین محدثین پیچھا کریں گے ان شاء اللہ، سارے محدثین کے راستے پر چلنے والے طلباء کی اللہ حفاظت کرے اور اعتراض کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ حفاظت کرے اور ہدایت دے میں نے مطالعہ کے دوران یہ پایا کہ وہ لوگ بھی بڑے اچھے ہوتے ہیں کیونکہ میں نے تاریخ میں دیکھا ہے علامہ رشید رضا تھے اعتراضات کیے اعتراضات کیے ایک وقت آیا کہ وہ پلٹ گئے اور جب وہ پلٹ گئے تو المنار ایک ایسی میگزین نکالی، جس کے اندر انہوں نے حدیث کے دفاع میں کافی کام کیا ہے یہاں تک کہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آج میں محدث بنا ہوں تو علامہ رشید رضا رحمۃ اللہ علیہ کے مقالے پڑھ پڑھ کر محدث بنا ہوں تو دیکھا آپ نے بعض منکرین حدیث پر اعتراضات کرتے ہیں تو مجھے ان پر ترس آتا ہے کہ اگر یہ لوگ بدل جائیں گے تو ان شاء اللہ اگرچہ کہ ان کا عمل نفرت والا ہے، غلط چیز ہے لیکن ان کی عقل اچھی ہوتی ہے اگر ان کو صحیح تعلیم دی جائے اور سدھار دیا جائے تو یہ لوگ تبدیل ہو کر حدیث کی خدمت کرنے والے بہترین ثابت ہو سکتے ہیں لیکن یہ لوگوں کی باتوں میں آکر، شہرت کی خاطر یا ان کو کل جدید لذیذ نئے نئے چیزیں بولنے کا شوق پڑھ جاتا ہے اور واہ واہ گری مل جاتی ہے یا فتنہ گر لوگ ان کو کافی پروموٹ کرتے ہیں اور وقتی طور پر بھٹک جاتے ہیں لیکن جب ان کی یہی عقل ان کا صحیح استعمال کیا جائے تو حدیث کے دفاع کے لئے استعمال میں آسکتی ہے، لہذا منکرین حدیث کو بھی حکمت سے سمجھایا جائے تو ان شاء اللہ حدیث کی حفاظت کا ایک بڑا کام ہوگا، تبدیل ہو کر انکار حدیث سے توبہ کرنے والے اور طلباء علم حدیث دونوں مل کر کام کریں گے تو علم حدیث کا کام آگے بڑھے گا ان شاء اللہ، یہ میری امید اور تمنا اور دعا ہے ان شاء اللہ۔

مثال کے طور پر اذان کے بعد کی دعاء میں ایک روایت میں ثقہ راوی انک لا تخلف الميعاد کہہ رہا ہے اور ایک روایت میں اوثق راوی انک لا تخلف الميعاد بیان نہیں کر رہا ہے تو کہتے ہیں کہ یہاں پر چونکہ اوثق (زیادہ پاور فل) راوی انک لا تخلف الميعاد نہیں کہہ رہا ہے اور اس سے کم درجہ کا ثقہ راوی، انک لا تخلف الميعاد کہہ رہا ہے تو محدثین کہتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے اور شاذ ہے،

اگر کوئی یہ دیکھے کہ انک لا تخلف الميعاد کا راوی ثقہ ہے تو ایک آدمی کہے گا زیادۃ الثقة مقبولہ، ثقہ نے زیادہ کیا ہے لہذا مقبول ہونا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ، پورا مکمل اصول یہ ہے زیادۃ الثقة مقبولہ مالم تخالف الاوثق منہ، یہ ہے مکمل اصول جو ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا بلکہ شیخ البانی رحمۃ اللہ رد کرتے ہیں ان لوگوں پر جو کہتے ہیں کہ زیادۃ الثقة مقبولہ ثقہ نے زیادہ کیا ہے تو مقبول ہے، حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ کب مقبول ہے؟ اس پر بھی غور کرنا ضروری ہے!! قبول کرنے کے لئے ایک شرط ہے کہ مالم تخالف الاوثق منہ یعنی ثقہ اس سے بھی زیادہ اوثق سے نہ ٹکرائے تو توبہ جا کر مقبول ہو جائے گی ورنہ اوثق کی بات لیں گے اور ثقہ کی بات چھوڑ دی جائے گی اس لئے اذان کے بعد کی دعاء ہے انک لا تخلف الميعاد نہیں پڑھیں گے، تو دیکھا آپ نے اصل کے جاننے سے کتنا فرق ہو جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حدیث پر صحیح کا حکم لگانے کے لئے پانچ نکات کا خیال رکھنا چاہیے اس میں سے تین چیزیں ہونی چاہیے (1- اتصال السند 2- العدل 3- تام الضبط) اور دو چیزیں نہیں ہونی چاہیے (4- معلل، 5- شاذ)

ASKISLAMEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

شرح تعریف الحدیث الصحیح :

صحیح کی تعریف؟ اور صحیح کی تعریف سے کیا کیا اقسام خارج ہو جاتے ہیں؟

- (1) **سند متصل ہو:** تو اس کا مطلب ہے کہ اس قید سے منقطع، مرسل، معضل اور مدلس نکل گئی۔
- (2) **عدل ہو:** تو اس کا مطلب ہے کہ اس قید سے جھوٹا نکل گیا، کذاب نکل گیا ہے، فاسق یہ سارے نکل گئے متمم بالکذب نکل گئے۔
- (3) **تام الضبط ہو:** تو اس کا مطلب ہے کہ اس قید سے خفیف الضبط، شدید الغفلہ اور اسی طریقہ سے سب الحفظ بہت زیادہ ضعیف جس کے اچھا ہونے کا چانس نہیں ہے، بہت ہی فاحش الغلط، پر لے درجے کی غلطیاں کرنے والا یہ سب نکل گئے اور اسی طریقہ سے
- (4) **معلل نہ ہو اور 5 شاذ نہ ہو**

صحیح آپ نے سمجھ لیا ہے تو حسن سمجھنا آسان ہے ان شاء اللہ

نوٹ: ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ صحیح درجہ کا راوی وہ ہوتا ہے جو حدیث سنتے وقت غافل نہیں رہتا اور دوسروں کو پہنچاتے وقت اسکو دقت نہ ہو استحضار میں (دماغ سے یاد کی ہوئی بات حاضر کرنے میں)، اور اسکو استحضار میں بڑی آسانی ہوتی ہو اور اسے آسانی سے سناتا ہو لیکن حسن درجہ کے راوی کا مرتبہ صحیح کے راوی سے کم ہوتا ہے ضبط (حفظ)⁵ میں۔

⁵ حفظ و ضبط کی دو قسمیں ہیں

1 ضبط کتاب

2 ضبط صدر

اس پر تفصیلات پہلے لیول میں گذر گئی اور مستقبل میں پھر اعادہ ہو گا ان شاء اللہ

خلاصہ عربی عبارات کی شکل میں

1- الصحيح : (تیسیر مصطلح الحديث الشيخ محمود الطحان)

(1) تعریفہ

A. لغة: الصحيح: ضد السقيم. وهو حقيقة في الأجسام، مجاز في الحديث، وسائر المعاني⁶.

B. اصطلاحاً: ما اتصل سنده بنقل العدل الضابط، عن مثله إلى منتهاه، من غير شذوذ، ولا علة.

(2) مثاله

ما أخرجه البخاري في صحيحه، قال: "حدثنا عبد الله بن يوسف، قال: أخبرنا مالك، عن ابن شهاب، عن محمد بن جبير بن مطعم، عن أبيه، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في المغرب بالطور."

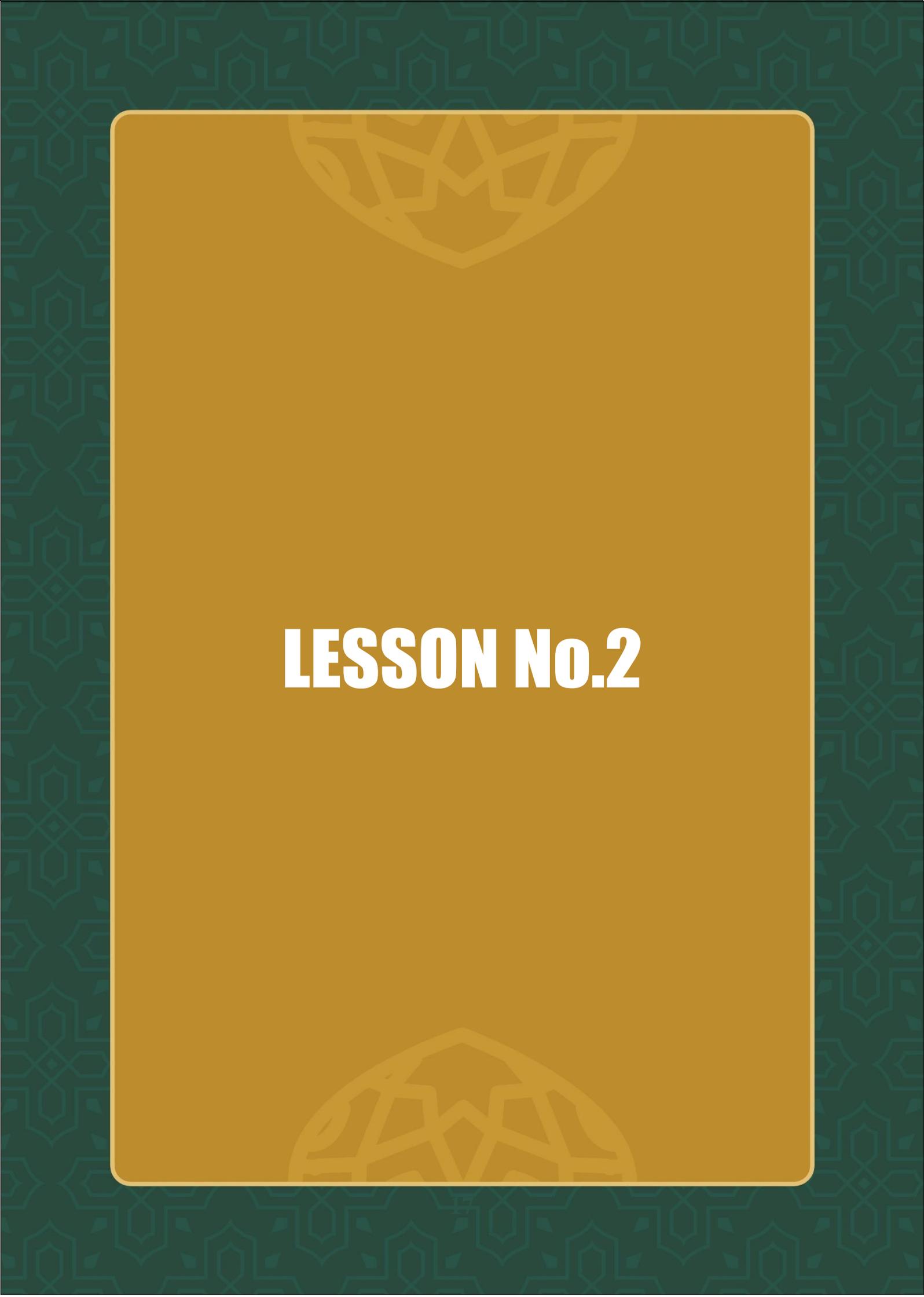
فهذا الحديث صحيح؛

(3) حكمه

وحكمه: وجوب العمل به بإجماع أهل الحديث، ومن يعتدُّ به من الأصوليين والفقهاء. فهو حجة من حجج الشرع. لا يسع المسلم ترك العمل به⁷.

6 لغت میں لفظ صحیح یہ "سقیم" کی ضد میں استعمال کیا جاتا ہے (سقیم کا معنی ہے بیمار) لفظ صحیح (یہ لغوی معنی یعنی صحت مند) "اجسام" میں حقیق معنی میں ہے جب کہ "حدیث" میں حقیقی معنی میں نہیں۔

7 صحیح حدیث کا حکم: معتبر اصولیین، فقہاء اور محدثین کے نزدیک یہ اجماع ہے کہ "صحیح" حدیث پر عمل کرنا واجب ہے اور "صحیح حدیث" شرعی حجت دلیل میں شمار ہے اور کسی مسلمان کے لیے بھی اس پر عمل ترک کرنے کی چھوٹ نہیں۔



LESSON No.2

نوٹ: صحیح لذاتہ کے بعد صحیح لغیرہ کا مقام و مرتبہ ہے، لیکن صحیح لغیرہ کو بہتر سمجھنے کے لئے پہلے حسن لذاتہ سمجھنا ضروری، حسن لذاتہ سمجھنے کے بعد صحیح لغیرہ سمجھنا آسان ہے، ان شاء اللہ۔

2- الصحیح لغیرہ

3- حسن لذاتہ

(نوٹ: حسن لذاتہ میں خفیف الضبط اور صدوق کی اصطلاح سمجھنے پر تریز فرمائیے)

الحسن لذاتہ: (تیسیر مصطلح الحدیث الشیخ محمود الطحان)

1- تعریفہ المختار: ویمكن أن يعرف الحسن بناء على ما عرفه به ابن حجر بما

یلي: "هو ما اتصل سنده بنقل العدل الذي خف ضبطه، عن مثله إلى منتهاه،

من غير شذوذ ولا علة⁸."

2 حُكْمُهُ:

هو كالصحيح في الاحتجاج به، وإن كان دونه في القوة، ولذلك احتج به جميع الفقهاء،

وعملوا به، وعلى الاحتجاج به معظم المحدثين والأصوليين،⁹

3- مثاله:

ما أخرجه الترمذي قال: "حدثنا قتيبة، حدثنا جعفر بن سليمان الضبعي، عن أبي عمران الجوني، عن

أبي بكر بن أبي موسى الأشعري قال: سمعت أبي بحضرة العدو يقول: قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم: "إن أبواب الجنة تحت ظلال السيوف" ... الحديث².

فهذا الحديث قال عنه الترمذي: "هذا حديث حسن غريب."

⁸ اس کا معنی شرح میں ملاحظہ فرمائیے۔

⁹ حسن لذاتہ، حجت میں صحیح کی طرح ہے اگرچہ قوت میں صحیح سے کم ہے۔ اسی لیے تمام فقہاء نے حسن لذاتہ کو دلیل

بنایا ہے اور اس پر عمل کیا ہے محدثین اور علماء اصول کی ایک بہت بڑی تعداد نے اس کو دلیل اور حجت بنایا ہے۔

قلت: وكان هذا الحديث حسنا؛ لأن رجال إسناده الأربعة ثقات إلا جعفر بن سليمان الضبعي فإنه حسن الحديث لذلك نزل الحديث عن مرتبة الصحيح إلى مرتبة الحسن

حسن کی تعریف کا خلاصہ یہ ہے کہ

- (1) متصل ہو
- (2) عدل ہو
- (3) (خفيف الضبط) ضبط میں کمی ہو
- (4) معلل نہ ہو اور 5
- (5) شاذ نہ ہو

خفيف الضبط: میموری پاور میں تھوڑی سی کمزوری آجاتی ہے، وہ کیسے؟

مثال میں نے حدیث سنائی اور آپ نے سیکھ لیا، اب نیند سے اٹھا کر رات یادن میں کہوں یادس سال کے بعد بھی بلا کر کہوں کہ اچھا اس وقت پر میں نے آپ کو کیا سکھایا تھا؟ تو آپ نے آسانی سے مذکورہ چیز سنائی یعنی بغیر کسی ایک ر کلکیشن کے تو یہ ہے صحیح درجہ کاراوی اور ایک طریقہ ہے سنانے کیلئے تھوڑا وقفہ لیتا ہے اور سناتا ہے، اب راوی نے صحیح بولایا نہیں؟ صحیح تو بولا ہے لیکن بولنے میں وقت لیا، اس کو کہتے ہیں ری کلکیشن، استحضار کے لئے وقت لیا، ری کلکٹ کرنے کے لئے تھوڑا سا وقت لے لیا اور رک رک کر سناتا ہے، اس کو کہتے ہیں خلل واقع ہوا اس کو خفيف الضبط کہتے ہیں، دیکھا جائے تو آج کے دور میں یہ عام بات ہے اور پورے خفيف الضبط ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ تھوڑی سی خفت آئی، ثقہ کے مقابلہ میں اسکے ضبط کے اندر اب یہ حسن درجہ کی ہو گئی۔ اللہ اکبر

نوٹ: میں نے یہاں ایک مثال دیکر سمجھایا صحیح اور حسن درجہ کے راوی میں فرق کے لئے اور بھی کئی طریقے ہیں جس کے ذریعہ محدثین فرق کرتے ہیں صحیح اور حسن درجہ کے راوی میں، 12 مراتب الرواة¹⁰ کا مستقل درس آنے والا

¹⁰ "تقريب التهذيب" الذي قرّب فيه ابن حجر كتابه "تهذيب التهذيب" الذي هدّب فيه ابن حجر كتاب الإمام الحافظ المزي "تهذيب الكمال" الذي هدّب فيه وكمال كتاب الإمام

ہے تفصیل کے ساتھ، اس میں اور فرق واضح ہو گا ان شاء اللہ۔

ما اتصل سنداً بنقل عدل خفيف الضبط یا خف ضبطه یعنی ضبط میں تھوڑی سے کمی آگئی ہو، راوی کے حافظہ و قوت ضبط کو جانچنے کے لئے اور صحیح درجہ کے راوی اور حسن درجہ کے راوی میں فرق کرنے کے لئے، محدثین کے پاس مختلف طریقے ہے۔

ابن قدامة "الکمال في معرفة أسماء الرجال"، وفيما يلي سنوردُ كلام ابن حجر رحمه الله في كل رتبة بما نصه في "التقريب."

فأولها: الصحابة : فأصرح بذلك لشرفهم. (المصدر : ملتنقى اهل الحديث)

الثانية : من أكد مدحه : إما : بأفعل : كأوثق الناس ، أو بتكرير الصفة لفظاً: كثقة ثقة، أو معنى: كثقة حافظ.

الثالثة: من أفردَ بصفةٍ , كثقةٍ , أو متقنٍ , أو ثبتٍ , أو عدل.

الرابعة : من قصر عن درجة الثالثة قليلاً , وإليه الإشارة : بصدوق , أو لا بأس به , أو ليس به بأس.

الخامسة : من قصر عن الرابعة قليلاً , وإليه الإشارة بصدوق سيء الحفظ , أو صدوق يهمل , أو له أوهام , أو يخطيء , أو تغير بأخرة / ويلتحق بذلك من رمي بنوع من البدعة , كالتشيع والقدر، والنصب , والإرجاء، والتهجم , مع بيان الداعية من غيره.

السادسة : من ليس له من الحديث إلا القليل , ولم يثبت فيه ما يترك حديثه من أجله , وإليه الإشارة بلفظ: مقبول , حيث يتابع , وإلا فلين الحديث.

السابعة : من روى عنه أكثر من واحد ولم يوثق , وإليه الإشارة بلفظ : مستور , أو مجهول الحال.

الثامنة : من لم يوجد فيه توثيق لمعتبر , ووجد فيه إطلاق الضعف , ولو لم يفسر , وإليه الإشارة بلفظ : ضعيف.

التاسعة : من لم يرو عنه غير واحد , ولم يوثق , وإليه الإشارة بلفظ : مجهول.

العاشرة : من لم يوثق البتة , وضعف مع ذلك بقادح , وإليه الإشارة : بمتروك , أو متروك الحديث , أو واهي الحديث , أو ساقط.

الحادية عشرة : من اتهم بالكذب.

الثانية عشرة : من أطلق عليه اسم الكذب , والوضع. (ملتنقى اهل الحديث)

صدوق او صدوق سی الحفظ، صدوق یحکم میں ابن حجر رحمہ اللہ نے کیا فرق پیش کیا ہے؟¹¹

حسن درجہ کے راوی کے لئے، ابن حجر رحمہ اللہ نے صدوق کا لقب استعمال کیا ہے، **صدوق** جس میں حدیث سنانے میں وہم ہونا اور خطا ہونا یا زیادہ وہم کا شکار ہونا ایسے الفاظ اور ایسی کمزوریوں کی نسبت نہیں کی گئی ہو اور وہ حسن درجہ کا راوی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ حسن درجہ کا راوی حدیث سنانے میں خطا کا شکار نہیں ہوتا لیکن صحیح درجہ کے راوی

11 هل يُحسِّن حديث الراوي الذي قال فيه الحافظ ابن حجر: صدوق يهم أو له أوهام؟

الشيخ محمد ناصر الالباني

السائل : قول ابن حجر - رحمه الله تعالى - فيمن يقول فيه: صدوق ربما وهم، صدوق له أوهام، صدوق في هذه المرتبة هل يحسن حديثه على الإطلاق؟

الشيخ : لا.

السائل : كيف؟

الشيخ : هذا إذا وقفنا عند قول الحافظ فإنما يعني أن حديثه دون الحسن، ولكنه ليس شديد الضعف بل هو مما يُستشهد به، مَنْ قال فيه: صدوق فقط فهو الذي يكون حديثه حسنًا، أما إذا قال فيه: صدوق سيء الحفظ، أو صدوق ربما وهم، أو صدوق له أوهام، فهذا حديثه ينزل عن مرتبة الحسن لكنه يُرثِّح أن يكون حسنًا بمجيئه من طريق أخرى مثل الطريق هذه، أقول: إذا وقفنا عند قول الحافظ هذا، لأن قول الحافظ في كتابه * التقريب * مثل هذا القول أو غيره هو اجتهاد في الغالب يكون على صواب، لكن أحيانًا يجانبه الصواب، لأنه كما نقول دائمًا: إنسان يخطئ ويصيب، فمن وقف عند قول الحافظ في راوٍ ما إنه صدوق يهم فلا ينبغي أن يحسن حديثه فضلًا عن أن يصححه.

ولكن أحيانًا يختلف وجهة نظر الباحثين عن قول ابن حجر العسقلاني في راوٍ ما بأنه صدوق يهم أو أنه مثلاً مستور أو مجهول أو ما شابه ذلك، يختلف الرأي، فقد يكون أحيانًا صدوق يهم كلمة: يهم الأرجح أن تُحذف، حينئذ يكون حديثه حسنًا، وقد يكون قوله أحيانًا في راوٍ ما إنه مستور، قد يكون الصواب أن يقال فيه صدوق وهكذا، إنما القصد أن الحافظ ابن حجر إذا قال في راوٍ ما: " صدوق يهم " وكان هذا مطابقًا للقول الراجح عند الأئمة الآخرين فيكون حديثه دون الحسن ولكنه يقبل التقوية بمثله وقد يرتقي حديثه بمثله إلى مرتبة الحسن، وقد يرتقي إذا كثرت أمثاله من الأسانيد إلى مرتبة الحديث الصحيح، وبهذا القدر كفاية، والحمد لله رب العالمين.

سے اسکے استحضار کی قوت کم رہتی ہے، جبکہ **صدق سیئ الحفظ** (ایسا صدوق جس میں حدیث سنانے میں وہم ہونا اور خطا ہونا یا زیادہ وہم کا شکار ہونا ایسی کمزوریاں ظاہر ہو جائے) کا مرتبہ حسن لذاتہ درجہ کے راوی سے کم ہو جاتا ہے اور حسن لغیرہ کے مرتبہ میں شمار ہو جاتا ہے۔

صحیح اور حسن کا فرق

صحیح اور حسن میں کیا فرق ہوتا ہے؟

جواب: حسن میں بھی یہ 5 اصول ہے کہ

1- سند متصل ہونی چاہیے اور

2- عدل ہونا چاہیے (اخلاق میں کوئی کمی بھی نہیں ہو اور جھوٹا ہونے کا سوال ہی نہیں اٹھتا، اخلاقی اعتبار سے کوئی بھی کمی نہیں ہے) لیکن

3- ضبط میں تھوڑی سی کمی ہوتی ہے، حسن کی تعریف خفیف الضبط ہے یعنی قوت حافظہ و ضبط میں کمی اور کمی کا مطلب وہ کمی نہیں کہ بھول جانا اور غلط یاد کر لینا، باقی کے اصول اور شرطیں وہی ہیں جو صحیح کی تعریف میں ہے

4- معلل نہ ہو اور

5- شاذ نہ ہو

صحیح لغیرہ اور حسن میں کیا فرق ہے؟

نوٹ: صحیح کے بعد حسن لذاتہ (خف ضبط) کہا گیا تھا، تام الضبط کے مقابلہ میں تھوڑا خفیف درجہ واقع ہوا، میموری پاور میں راوی کا حافظہ تھوڑا کم ہو تو درجہ گرا کر کہا گیا حسن لذاتہ، ایسے ہی جب کئی حسن لذاتہ درجہ کے اسانید جمع ہوں تو یہ پورے ملکر ہو جاتے ہیں صحیح لغیرہ اور رہا حسن لذاتہ اگر ایک سند ہو حسن کے درجہ میں تو حسن لذاتہ کہتے ہیں، کئی سندیں حسن لذاتہ کے لیول پر ہو تو تو اس کو صحیح لغیرہ کہتے ہیں بس اتنا ہی فرق ہے صحیح لغیرہ اور حسن لذاتہ میں۔

2. **الصحيح لغيره:**¹² (تيسير مصطلح الحديث الشيخ محمود الطحان)

1- تعريفه:

هو الحسن لذاته إذا روي من طريق آخر مثله أو أقوى منه. وسمي صحيحا لغيره؛ لأن الصحة لم تأت من ذات السند الأول، وإنما جاءت من انضمام غيره له. ويمكن تصوير ذلك بمعادلة رياضية على الشكل التالي:

حسن لذاته + حسن لذاته = صحيح لغيره

2- مرتبته:

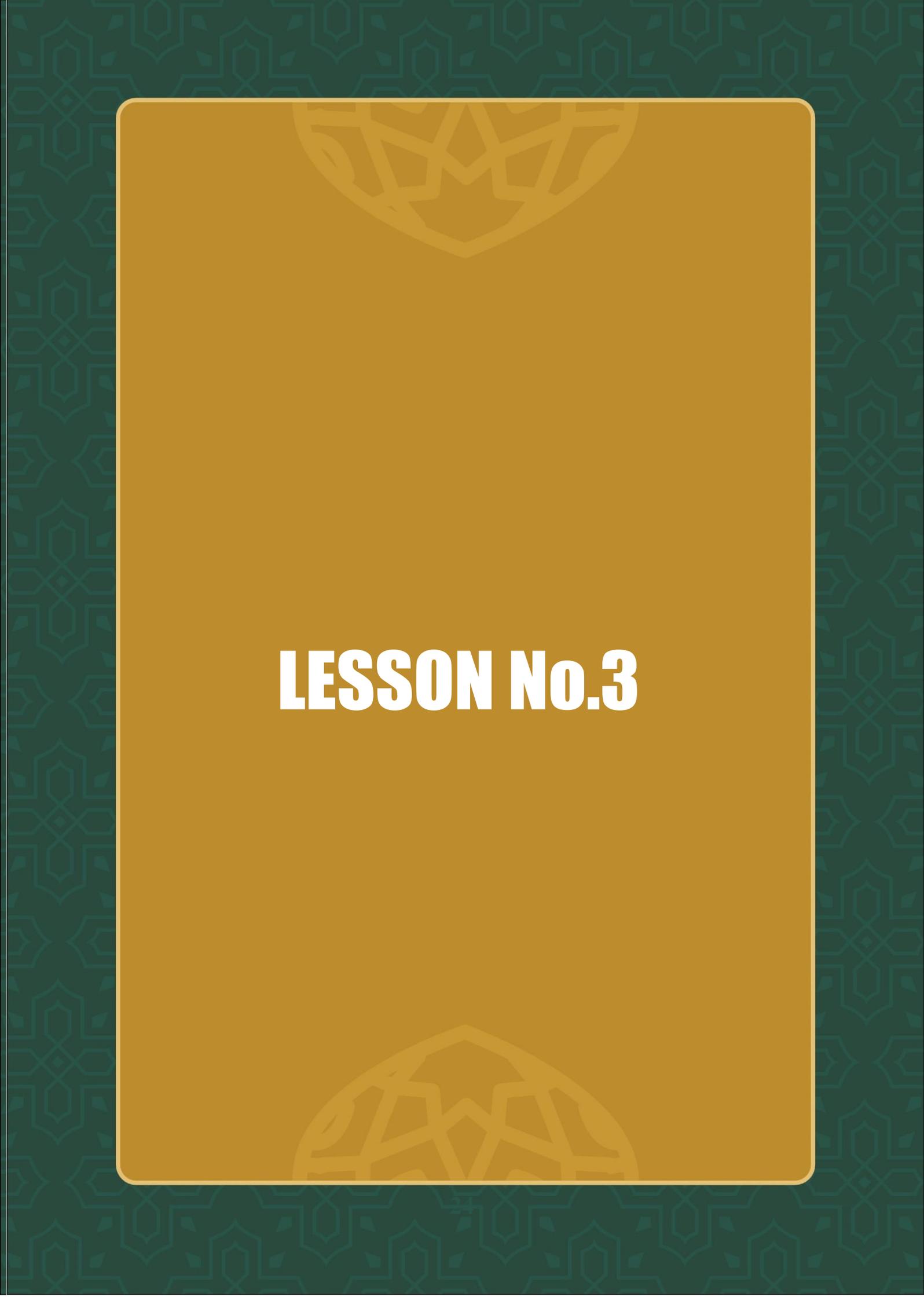
هو أعلى مرتبة من الحسن لذاته، ودون الصحيح لذاته.¹³

3- مثاله:

حديث محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلاة" قال ابن الصلاح: "فمحمد بن عمرو بن علقمة من المشهورين بالصدق والسيانة، لكنه لم يكن من أهل الإتقان، حتى ضعفه بعضهم من جهة سوء حفظه، ووثقه بعضهم لصدقه وجلالته، فحديثه من هذه الجهة حسن، فلما انضم إلى ذلك كونه روي من أوجه أخر زال بذلك ما كنا نخشاه عليه من جهة سوء حفظه، وانجبر به ذلك النقص اليسير، فصح هذا الإسناد، والتحق بدرجة الصحيح".

12 حسن لذاته حديث جس کو اسی جیسے یا اس سے بھی قوی کسی دوسرے طریق سے روایت کیا جائے اور اس حدیث کو "صحیح لغيره" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس حدیث کی صحت خود اس حدیث کی سند سے نہیں آتی بلکہ دوسری سند کے اس کے تائید کی وجہ سے ہے۔ ہم اس کو درج ذیل ریاضی حساب کے طریقہ سے سمجھ سکتے ہیں، حسن لذاته + حسن لذاته = صحیح لغيره

13 "صحیح لغيره" کا مرتبہ "حسن لذاته" سے اوپر اور "صحیح لذاته" سے کم ہے مرتبہ میں۔

The background features a repeating geometric pattern of interlocking hexagons and octagons in a teal color. A large, rounded rectangular area in the center is filled with a solid mustard yellow color. At the top and bottom of this yellow area, there are faint, stylized golden-yellow geometric patterns that resemble the top and bottom of a dome or a similar architectural element.

LESSON No.3

حسن لغيره کیا ہے؟¹⁴

الحسن لغيره:

١ - تعريفه:

14 هل يُحسِّن حديث الراوي الذي قال فيه الحافظ ابن حجر: صدوق يهمل أو له أوهام؟

الشيخ محمد ناصر الالباني

السائل: قول ابن حجر -رحمه الله تعالى- فيمن يقول فيه: صدوق ربما وهم، صدوق له أوهام،

صدوق في هذه المرتبة هل يحسن حديثه على الإطلاق؟

الشيخ: لا.

السائل: كيف؟

الشيخ: هذا إذا وقفنا عند قول الحافظ فإنما يعني أن حديثه دون الحسن، ولكنه ليس شديد الضعف بل هو مما يُستشهد به، مَنْ قال فيه: صدوق فقط فهو الذي يكون حديثه حسنًا، أما إذا قال فيه: صدوق سيء الحفظ، أو صدوق ربما وهم، أو صدوق له أوهام، فهذا حديثه ينزل عن مرتبة الحسن لكنه يُرَّشَّح أن يكون حسنًا بمجيئه من طريق أخرى مثل الطريق هذه، أقول: إذا وقفنا عند قول الحافظ هذا، لأن قول الحافظ في كتابه * التقريب * مثل هذا القول أو غيره هو اجتهادٌ في الغالب يكون على صواب، لكن أحيانًا يجانبه الصواب، لأنه كما نقول دائمًا: إنسان يخطئ ويصيب، فمن وقف عند قول الحافظ في راوٍ ما إنه صدوق يهمل فلا ينبغي أن يحسن حديثه فضلًا عن أن يصححه.

ولكن أحيانًا يختلف وجهة نظر الباحثين عن قول ابن حجر العسقلاني في راوٍ ما بأنه صدوق يهمل أو أنه مثلاً مستور أو مجهول أو ما شابه ذلك، يختلف الرأي، فقد يكون أحيانًا صدوق يهمل كلمة: يهمل الأرجح أن تُحذف، حينئذ يكون حديثه حسنًا، وقد يكون قوله أحيانًا في راوٍ ما إنه مستور، قد يكون الصواب أن يقال فيه صدوق وهكذا، إنما القصد أن الحافظ ابن حجر إذا قال في راوٍ ما: " صدوق يهمل " وكان هذا مطابقًا للقول الراجح عند الأئمة الآخرين فيكون حديثه دون الحسن ولكنه يقبل التقوية بمثله وقد يرتقي حديثه بمثله إلى مرتبة الحسن، وقد يرتقي إذا كثرت أمثاله من الأسانيد إلى مرتبة الحديث الصحيح، وبهذا القدر كفاية، والحمد لله رب العالمين.

هو الضعيف إذا تعددت طرقه، ولم يكن سبب ضعفه فسق الراوي أو كذبه¹⁵.
يستفاد من هذا التعريف أن الضعيف يرتقي إلى درجة الحسن لغيره بأمرين، هما:
أ- أن يروى من طريق آخر فأكثر، على أن يكون الطريق الآخر مثله أو أقوى منه.
ب- أن يكون سبب ضعف الحديث إما سوء حفظ راويه، وإما انقطاعاً في سنده، أو جهالة في رجاله.

٢- سبب تسميته بذلك¹⁶:

وسبب تسميته بذلك أن الحسن لم يأت من ذات السند الأول، وإنما أتى من انضمام غيره له.

ويمكن تصوير ارتقاء الحديث الضعيف إلى مرتبة "الحسن لغيره" بمعادلة رياضية على النحو التالي:

ضعيف + ضعيف = حسن لغيره

٣- مرتبته¹⁷:

15 ضعيف (منجبر) حديث جس کے طرق متعدد ہوں، جب کہ اس کی اسناد کا ضعف، راوی کا فسق یا کذب کے سبب نہ ہو اس تعریف سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ "ضعیف (منجبر)" دو اسباب کی وجہ سے "حسن" کے درجے تک پہنچ جاتی ہے

(1) ایک یہ کہ وہ ضعیف حدیث ایک یا اس سے زیادہ طرق سے بھی مروی ہو بشرطیکہ وہ دوسرا طریق یا تو اسی پہلے طریق جیسا ہو یا اس سے قوی ہو۔

(2) دوسری یہ کہ حدیث کے ضعف کا سبب 1 راوی کے حافظہ کی خرابی ہو، 2 یا اسناد میں انقطاع۔ 3 یا کسی راوی کا مجہول ہونا۔

16 "حسن لغيره" کی وجہ تسمیہ: اس حدیث کا یہ نام رکھے جانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ "حسن" حدیث اپنی سند کی وجہ سے حسن نہیں بنی بلکہ اپنے تائید میں ایک دوسری سند کے مل جانے سے "حسن" بنی ہے۔

ہم اس کو درج ذیل ریاضی حساب کے طریقہ سے سمجھ سکتے ہیں:

ضعیف (منجبر) + ضعیف (منجبر) = حسن لغيره۔

17 حسن لغيره "درجہ میں "حسن لذاتہ" سے کم ہوتی ہے۔ "حسن لغيره" کے حکم جاننے کا یہ فائدہ ہے کہ ہے کہ اگر

الحسن لغيره أدنى مرتبة من الحسن لذاته.

"وينبني على ذلك أنه لو تعارض الحسن لذاته مع الحسن لغيره قدم الحسن لذاته.

٤ - حكمه:

هو من المقبول الذي يحتج به.

٥ - مثاله:

"ما رواه الترمذي وحسنه، من طريق شعبة، عن عاصم بن عبيد الله، عن عبد الله بن عامر بن ربيعة، عن أبيه، أن امرأة من بني فزارة تزوجت على نعلين، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أرضيت من نفسك ومالك بنعلين؟" قالت: نعم، قال: فأجاز."

قال الترمذي: "وفي الباب عن عمر، وأبي هريرة، وسهل بن سعد، وأبي سعيد، وأنس، وعائشة، وجابر، وأبي حدرد الأسلمي."

قلت: فعاصم ضعيف لسوء حفظه، وقد حسن له الترمذي هذا الحديث لمجيئه من غير وجه

الشرح

حسن لغيره مرتبة کاراوی؟، صدوق سیئ الحفظ؟

صدوق سیئ الحفظ، وہ راوی جو استحضار کے لئے بہت وقت لیتا ہے اس کو کہتے صدوق سیئ الحفظ ہے، یاد کر لیتا ہے لیکن بہت زیادہ وقت لیتا ہے استحضار کے لئے اور ساتھ میں وہم (غلطی) کا اور بہت آخطاء کا شکار بھی ہوتا ہے، اس وجہ سے 1 ثقہ، 2 صدوق اور تیسری قسم (کیٹیگری) پیش آگئی یعنی 3 صدوق سیئ الحفظ (ایسا صدوق جس میں حدیث سنانے میں وہم ہونا اور خطا ہونا یا زیادہ وہم کا شکار ہونا ایسی کمزوریاں ظاہر ہو جائے) کی موافقت اور مدد کے لئے اگر کوئی اسی طرح کاراوی مل جاتا ہے تو اس کو کہتے ہیں حسن لغيره یعنی خود سے وہ حسن درجہ کی روایت ثابت نہ ہوئی، بلکہ کسی اور کی مدد سے حسن ہوگئی (اذ تعدت طرقہ) ¹⁸

"حسن لذاته" کا "حسن لغيره" کے ساتھ ٹکراؤ ہو جائے تو "حسن لذاته" مقدم ہوگی۔

¹⁸ مجهول الحال اور مستور ہے، بہت سارے ایسے راوی جمع ہو گئے جن کے بارے میں یہ پتہ چلے کہ وہ مجهول الحال ہے، اسی طرح بہت سارے مستور ہیں لیکن متن ایک جیسا آرہا ہے اب ظاہر بات ہے اتنے مستور جب جمع ہو

صدوق سنی الحفظ کی قبولیت کے لئے محدثین کیا شرط لگاتے ہیں؟

جواب ہے کہ محدثین کہتے ہیں کہ ضعیف منجبر ہونا چاہئے، اگر اسکی تائید میں اسی طرح کاراوی آجائے تو اس وقت قبول کیا جائے گا ورنہ اس وقت تک اس کو قبولیت کے درجہ سے روک دیا جائے گا اور اگر دوسرا راوی آگیا تائید میں تو اس سند کو کہتے ہیں حسن لغیرہ ہے۔¹⁹

جائیں اور یہ سب ایک جیسا متن پیش کر رہے ہیں تو فیصلہ یہ لیا جاتا ہے کہ اس کی کچھ نہ کچھ اصل تو ہوگی (مستور اذا تعددت طرقه)

نوٹ: یہاں مجہول العین کی بات نہیں ہو رہی ہے کیونکہ، مجہول العین کو تورد کر دیا ہے، علمائے کرام نے، لیکن مجہول الحال اور مستور کے بارے میں محدثین یہ تعریف پیش کرتے ہیں کہ (المرتبة السابعة: من روى عنه أكثر من واحد ولم يوثق، وإليه الإشارة بلفظ: مستور، أو مجهول الحال.

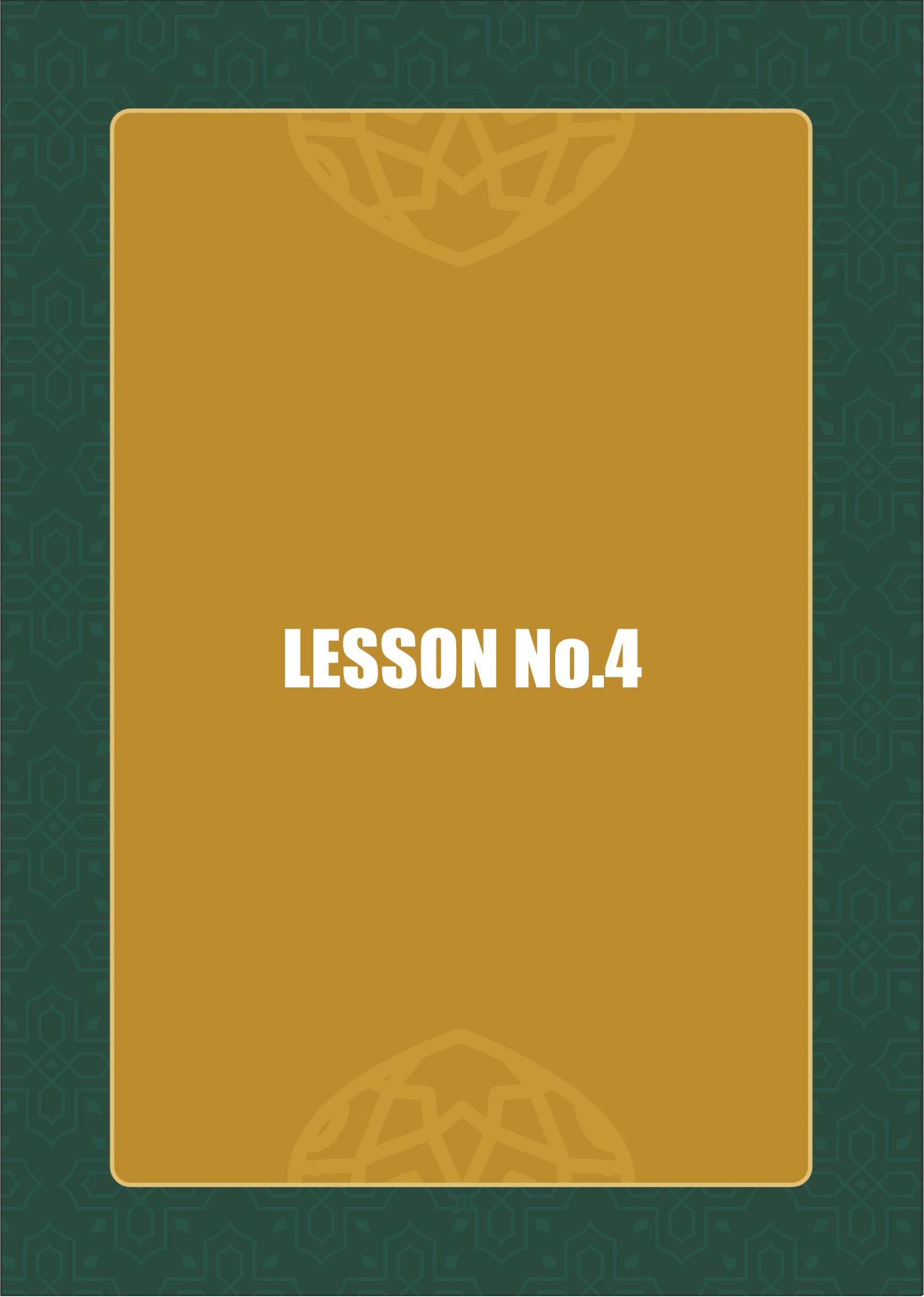
¹⁹ ابن حجر نے صحیح، حسن، ضعیف منجبر و ضعیف غیر منجبر میں فرق کیسے کیا؟

جواب: مندرجہ ذیل میں ابن حجر کے عربی عبارات ملاحظہ فرمائیے

الثالثة: من أفرد بصفة، كثقة، أو متقن، أو ثبت، أو عدل.

الرابعة: من قصر عن درجة الثالثة قليلا، وإليه الإشارة: بصدوق، أو لا بأس به، أو ليس به بأس.

الخامسة: من قصر عن الرابعة قليلا، وإليه الإشارة بصدوق سيء الحفظ، أو صدوق يهمل، أو له أوهام، أو يخطيء، أو تغير بأخرة / ويلتحق بذلك من رمي بنوع من البدعة، كالتشيع والقدر، والنصب، والإرجاء، والتهجم، مع بيان الداعية من غيره.

The background features a repeating geometric pattern of interlocking hexagons and octagons in a teal color. A large, rounded rectangular area in the center is filled with a solid mustard yellow color. At the top and bottom of this yellow area, there are faint, stylized golden-yellow geometric patterns that resemble the top and bottom of a dome or a similar architectural structure.

LESSON No.4

حسن لغيره

*ضعيف منجبر²⁰ *ضعيف غير منجبر

²⁰ المحدث الدكتور ماهر الفحل

متى يتقوى الحديث الضعيف ؟

ليس كل حديث ضعيف يتقوى بالمتابعات والشواهد ؛ فإنَّ بعض الأحاديث يتقوى بذلك ، إذا كان الضعف يسيراً ؛ مثل : الغفلة ، وكثرة الغلط لمن كان حديثه كثيراً ، وسوء الحفظ ، والاختلاط ، وغيرها من أسباب الضعف غير الشديدة.

ونستطيع أن نُقعد لذلك قاعدة ، وهو : أن كل ما كان ضعفه بسبب عدم ضبط راويه الصدوق الأمين _ الذي لم تثلّم عدالته _ فإنَّ كثرة الطرق تقويه ؛ فتنفعه المتابعات والشواهد ، و يجبر ضعفه بمجيئه من طريق آخر ، ونستفيد من تلك الطرق المقوية أن حفظ الراوي الأول لم يختل في هذا لحديث خاصة ، بل إنَّه حفظ هذا الحديث ؛ بدليل المتابعات ، أو الشواهد ، وبهذا يرتقي من درجة الضعيف إلى درجة الحسن لغيره.

ويضاف إلى هذا : ما كان ضعفه لإرسال ، أو عنعنة مدلس ، أو لجهالة حال بعض رواته ، أو لانقطاع يسير ؛ فإنَّ هذا الضعف يزول بمجيئه من طريق آخر ، ويصير الحديث حسناً لغيره ؛ بسبب العاضد الذي عضده.

أمّا إذا كان الضعف شديداً ، فهذا لا تنفعه المتابعات ولا الشواهد ، ولا يرتقي حديثه عن درجة الضعيف ، ومثل هذا : من وصف بالكذب ، أو اتهم فيه ، وكذلك من وصف بالفسق ، وكذلك الهلكى ، والمتروكين ، وشديدي الضعف ، فمن كان ضعفه هكذا لا تؤثر فيه كثرة الطرق ، ولا يرتقي عن درجة الضعيف ؛ لشدة سوء أسباب هذا الضعف ، وتقاعد الجابر عن جبره ، وهذه تفاصيل تدرك بالمباشرة ، قال الحافظ ابن حجر في النزهة : ((ومتى توبع السيء الحفظ بمعتبر كأن يكون فوقه أو مثله ، لا دونه ، وكذا المختلط الذي لم يتميز والمستور ، والإسناد المرسل وكذا المدلس إذا لم يعرف المحذوف منه ، صار حديثهم حسناً ، لا لذاته بل وصفه بذلك باعتبار المجموع من المتابع والمتابع لأن مع كل واحد منهم احتمال كون روايته صواباً ، أو غير صواب على حدٍ سواء)) .

(محاضرات في علوم الحديث) محاضرة 4

اگر راوی صدوق سیئ الحفظ ہے لیکن جب اس کی تائید میں الگ الگ طرق جمع ہو جاتے ہیں تو یہ حسن ہے غیر کے ساتھ، اس کو کہتے ہیں حسن لغیرہ۔

حسن لغیرہ کا درجہ کب ملتا ہے؟

اس میں سیئ الحفظ درجہ کاراوی ہوتا ہے اور اس سند کے تین شرط پورے ہونا ضروری ہے۔
ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ

(1) 1- ضعیف منجبر ہو یعنی کے سدھرنے کے قابل ہوں، ضعیف یسیر ہو، بہت معمولی سا

ضعف ہو، پرلے درجے کی ضعیف نہ ہو، یعنی متروک نہ ہو، ضعیف غیر منجبر نہ ہوں

یعنی اگر منجبر ہونے کے لائق ہی نہیں ہے تو وہ ضعیف درجہ کی ہو جائے گی۔

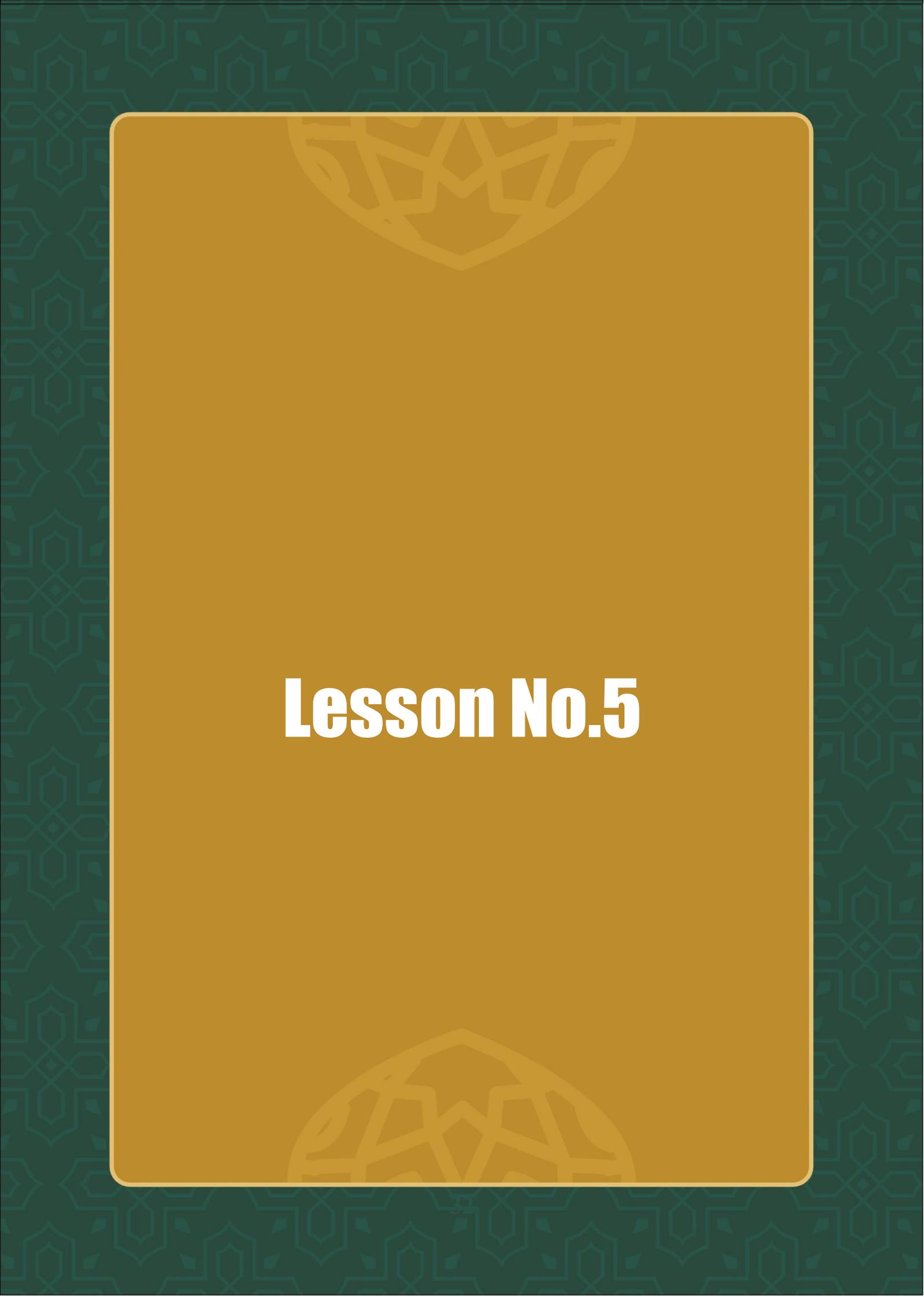
(2) یہ کمزوری عدالت میں نہ ہو بلکہ ضبط سے متعلق ہو۔

(3) 3- وہ اس سے زیادہ اوثق سے نہ ٹکرائے۔

یہ سب شرطیں لگا کر علمائے کرام نے حسن لغیرہ کی اجازت دیتے ہیں۔ (تقریب مصطلح الحدیث
للجربوعی نے مختلف علماء کی تعریفات نقل کرنے بعد یہ خلاصہ درج کیا ہے)

کیا حسن لغیرہ محدثین کے پاس مقبول نہیں؟

بعض لوگوں نے اختلاف کیا اور کہا کہ حسن لغیرہ کوئی قسم ہی نہیں ہے، بلکہ مبتدع قسم ہے نعوذ باللہ نعوذ باللہ، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن لغیرہ کو استعمال کیا ہے اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حسن لغیرہ کو استعمال کیا ہے اور امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا فتح المغیث میں کہ اکثر محدثین، اکثر فقہاء نے اعتماد کیا ہے حسن لغیرہ کو، بلکہ انہوں نے جمہور اور اکثر کا دعویٰ کیا ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے حسن لغیرہ کا ثبوت پیش کیا ہے اور علل ترمذی پڑھیے آپ اس میں پائیں گے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہاں پر حسن لغیرہ کو قبول کیا ہے اور اس کا سبب بھی ملتا ہے، تو بعض لوگ جلدی میں آکر حسن لغیرہ کا انکار کر دیتے ہیں۔ **فتدبر**



Lesson No.5

مراتب الرواة

مراتب الرواة کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ راویوں کے الگ الگ مراتب ہوتے ہیں کچھ راوی ہوتے ہیں جن کی بات فوراً قبول کر لی جاتی ہے اور کچھ ایسے راوی ہوتے ہیں کہ جن کو مددگار (سپورٹر) کی ضرورت ہوتی ہے اور کچھ ایسے راوی ہوتے ہیں کہ جن کی روایت قبول نہیں کی جاتی، محدثین نے جو قوانین بنائے وہ (فہم عام) common sense کے مطابق ہے کہ کس کی بات قبول کی جائے اور کس کی بات قبول کی نہ جائے، محدثین نے کافی اس پر محنت کی ہے اور انہوں نے جو گفتگو کی ہے میں اس کو آپ کے سامنے رکھوں گا۔

ابن حاتم نے مراتب الجرح والتعديل میں کہا کہ۔ راوی پر جرح کی جاتی ہے یا تعديل کی جاتی ہے، ابن ابی حاتم نے کافی اس پر محنت کی ہے اور امام ذہبی نے اس میں توسع کیا اور امام سخاوی کہتے ہیں کہ بعد کے لوگوں نے ایسا کوئی اضافہ نہیں کیا کہ جس سے ابن ابی حاتم پر حرف آئے، امام ذہبی نے تفصیلی کام کیا یہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ ایسا کام کیا کہ جس کی وجہ سے وضاحت مل جاسکتی ہے سپورٹ کے انداز میں کام کیا کوئی ایسا اعتراض یا تضاد والا معاملہ نہیں ہے، تو ابن ابی حاتم کے لئے تو فضل ہے کہ انہوں نے اس بارے میں کافی محنت کی، ابن ابی حاتم نے اور ان کے بعد امام ذہبی اور ان کے بعد علامہ عراقی نے کافی محنت کی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ عراقی کے بہت سارے شاگرد ہوئے ہیں، اس میں سے جو ابرز شاگرد ہے ان کا نام ہے ابن حجر پھر ابن حجر کے بعد امام سیوطی اور ان کے بعد امام سخاوی انہوں نے فتح المغیث میں یہ ساری تاریخ جمع کی ہے کہ راویوں کو کب لیا جاتا ہے؟ اور کب نہیں لیا جاتا ہے اور ابن حجر نے اس بارے میں جب تقریب التہذیب کتاب کی ترتیب دی تو انہوں نے امام مزنی کی کتاب کو بنیاد بنایا، اور یہ امام مزنی کون ہے؟ یہ سسرے ہے ابن کثیر کے یعنی کے امام ابن کثیر داماد ہے امام مزنی کے، امام مزنی، ابن تیمیہ کے معاصر مع شاگرد ہے، امام مزنی نے کمال کیا کہ کتب ستہ کے راویوں پر تفصیلی طور پر 50 جلدوں میں کتاب لکھ ڈالی اس کا نام ہے تہذیب الکمال، ابن حجر نے دیکھا کہ 50 جلدوں میں لکھنا اور عام لوگوں کو یاد رکھنا مشکل ہے تو اس کے لئے انہوں نے خلاصہ و اختصار کا انداز اپنایا، ایک راوی کے بارے میں کہ وہ جرح کے درجہ میں ہے یا تعديل کے درجہ میں ہے؟ آخر کیا لیول پر ہے، تو انہوں نے راویوں کے 12 درجات بنائے اس کو کہتے ہیں مراتب الجرح والتعديل جو مراتب الرواة راویوں کے انہوں نے درجہ بندی کی ہے اس میں انہوں نے پہلے اعلیٰ مرتبہ کے کون ہے اور اسکے بعد کے کم مرتبہ اور اس کے بعد اور تھوڑے کم مرتبہ کے ہوتے ہیں، ہوتے ہوتے آخر میں 12 میں سب سے خطرناک یا بیکار راوی یا جس کو رد کر دیا جائیگا تو یہ جو درجات ہوتے ہیں انکو ابن حجر نے سامنے رکھ کر تہذیب التہذیب جب کتاب لکھی تو یہ 6 جلدوں میں چھپی ہے تو اس کے بعد پھر ابن حجر نے یہ بھی سوچا کہ ایسا ہونا چاہئے کہ ایک راوی کے بارے میں ایک دو سطر میں لکھ دیا

جائے کہ یہ قبول میں ہے یا نہیں ہے اگر ہے تو کیا لیول پر ہے؟ تو ابن حجر نے تقریب التہذیب کتاب لکھی اور انہوں نے اس کے اندر اور اسی طریقہ سے نخبہ / نزہۃ النظر میں مراتب الرواۃ پر گفتگو کی ہے، نخبہ / نزہۃ النظر ابن حجر کی مصطلحات الحدیث کے باب میں مایہ ناز کتاب ہے، ابن حجر رحمۃ اللہ کی تحقیق کے مطابق محدثین کے تعامل کے حساب سے، رواۃ کے بارہ درجات و مراتب (level) آتے ہیں۔

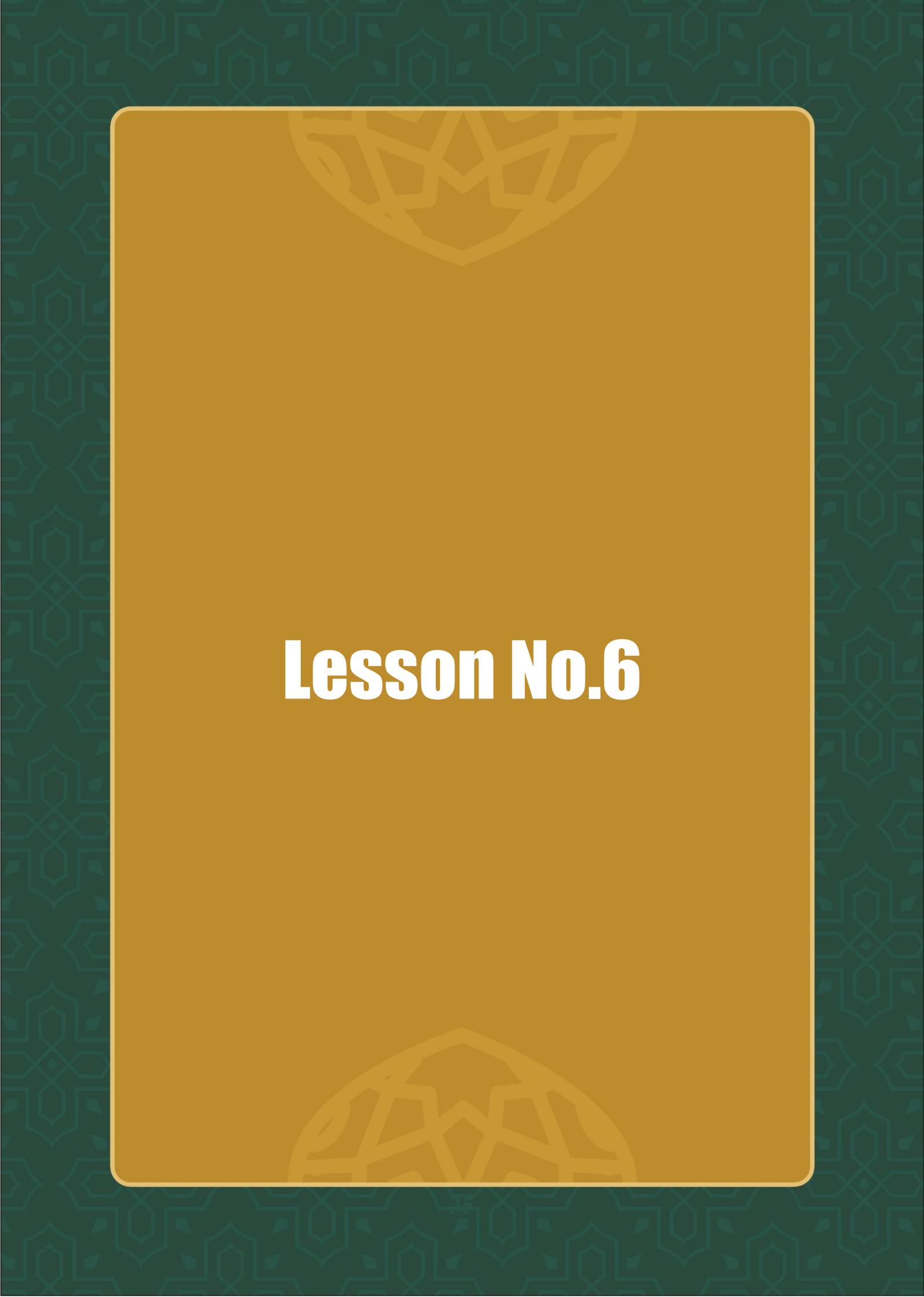
نوٹ: ان شاء اللہ اگلے دورہ یا Course، میں مراتب الرواۃ (12 مراتب) پر تفصیل سے

ہم پڑھیں گے ان شاء اللہ

نوٹ: حدیث صحیح اور ضعیف بھی ہوتی ہے جیسا کہ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ اذا صح الحدیث فھو مذہبی، صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے، مطلب صحیح اور ضعیف میں فرق کرنا چاہئے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت پہلے یہ جملہ کہا تھا، اور محدثین بھی یہی کرتے ہیں اور احادیث کو صحیح اور ضعیف میں بانٹتے ہیں۔

اگر آپ غور کر کے دیکھیں گے تو محدثین کا بڑا عظیم کارنامہ نظر آتا ہے، مستشرقین نے کافی محدثین پر ریسرچ کیا اور آخر میں انہوں نے طے کیا اور کہا کہ ہم محدثین پر کئی سالوں سے ریسرچ کر رہے ہیں تاکہ کچھ غلطی نکالی جائے لیکن غلطی نکال نہیں پائے کیوں کہ محدثین نے اس طریقہ سے تاریخ کو محفوظ کیا کہ ویسے انداز میں کسی قوم نے تاریخ کو محفوظ نہیں کیا۔ (مقدمہ الاصابہ بزبان انگریزی۔ اسپرنگر مستشرق)

ASK ISLAM PEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

The background features a repeating geometric pattern of interlocking lines forming various shapes, primarily hexagons and octagons, in a teal color. A large, semi-circular, golden-yellow decorative element is positioned at the top and bottom of the page, partially overlapping the teal background. This element contains a complex, interlocking geometric design in a lighter shade of gold.

Lesson No.6

ضعیف (غیر منجبر)

نوٹ: اس سبق میں ترکیز کیجئے ان اصطلاحات پر 1- مردود ضعیف 2- غیر منجبر ضعیف

۱- **تعریفہ: الضعیف:** (تیسیر مصطلح الحدیث، محمود الطحان)

أ- لغة: ضد القوي، والضعف حسي ومعنوي، والمراد به هنا الضعف المعنوي²¹.

ب- اصطلاحاً: هو ما لم يجمع صفة الحسن، بفقد شرط من شروطه²².

قال البيهقي في منظومته:

وكل ما عن رتبة الحُسنِ قَصُرُ ... فهو الضعیف وهو أقسام كُثُرُ²³

۲- **تفاوتہ:**

ويتفاوت ضعفه بحسب شدة ضعف رواته وخفته، كما يتفاوت الصحيح. فمنه الضعیف، ومنه

الضعیف جداً، ومنه الواهي، ومنه المنكر، وشر أنواعه الموضوع²⁴

۴- **مثالہ:**

ما أخرجه الترمذي من طريق "حكيم الأثرم" عن أبي تميمه الهجيمي، عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "من أتى حائضاً أو امرأة في دبرها أو كاهناً فقد كفر بما أنزل

21 لغوی تعریف: لغت میں ضعیف قوی کی ضد میں مستعمل ہے۔ یعنی کمزور اور کمزوری حسی بھی ہوتی ہے اور معنوی بھی۔ مگر یہاں معنوی کمزوری مراد ہے۔

22 یہ وہ حدیث (غیر منجبر) ہے جس میں حدیث حسن کی کوئی شرط مفقود ہو اور صفت حسن سے محروم ہو۔

23 ہر وہ حدیث (غیر منجبر) جو "حسن" کے مرتبہ سے کم ہو، وہ ضعیف ہے اور اس کی بے شمار اقسام ہیں

24 مردود و غیر منجبر ضعیف میں بھی مراتب (درجہ بندی) ہیں، راویوں میں ضعف کی شدت اور کمی کے اعتبار سے، جیسے صحیح میں مراتب ہوتے ہیں، مردود و غیر منجبر میں کچھ "ضعیف" کچھ بہت ضعیف اور کوئی "واہی" کہلاتی ہے اور منکر ہے اور سب سے بدتر قسم کا نام "موضوع" ہے۔

علی محمد، ثم قال الترمذي بعد إخراجہ: "لا نعرف هذا الحديث إلا من حديث حكيم الأثرم عن أبي تميمه الهجيمي عن أبي هريرة" ثم قال: "ضعف محمد هذا الحديث من قبل إسناده" قلت: لأن في إسناده حكيم الأثرم، وقد ضعفه العلماء، فقد قال عنه الحافظ ابن حجر في تقريب التهذيب: "فيه لين."

حدیث ضعیف کب ہو جاتی ہے؟ اور اسکا کیا حکم ہے؟

مختصر ایہ کہ یا تو راوی پر طعن یا تو سند میں کچھ کمی ہوتی ہے،

1- راوی پر طعن:

راوی پر جرح و تعدیل کے احکامات سے واقفیت ضروری ہے گویا کہ آپ کو 12 درجات یاد رکھنا ہے یہ درجہ بنے کیسے؟ جیسے جیسے راوی میں کمزوری آتی جاتی ہے تو مرتبہ میں کمی آتی جاتی ہے اور ایک وقت پر مردود ہو جاتا ہے اور جو مردود ہے اس کے بھی کئی درجات ہیں لیکن ہر ایک اپنے درجہ کے حساب سے رد کر دیا جاتا ہے تو کامن سنس بتاتا ہے کہ واقعی ایک ایسی درجہ بندی ہونی چاہئے اگر کوئی 90 نمبر لایا اور کوئی 100 لایا اور کوئی 70 تو کوئی 60 اور 0 کوئی لایا اور پھر آپ نے سب کو برابر کر دیا تو یہ انصاف کے خلاف ہے، قرآن میں کہا اللہ نے **وان جاءكم فاسق بنباء فتبينوا** اگر فاسق کوئی بھی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کرو، (جاءکم) آنا یعنی اس سے سند کی اہمیت ثابت ہوئی اگر خبر لانے والا ہے تو عدالت اور ضبط کو چیک کیا جائے گا، اور سند و متن کو کراس چیک کرو تو ظاہر ہے کہ علت اور شاذ کا پتہ چل جاتا ہے،

ابن حجر نے راویوں کو بارہ درجات میں بانٹا ہے یا تو تعریف کی جاتی ہے تب وہ قبول کے درجہ میں آنے لگتا ہے اور اگر راوی کے بارے میں اس کی کمزوری بتادی جاتی ہے تو اس کی سند اور روایت کو رد کر دیا جاتا ہے اس کمزوری کے بھی مراتب ہیں، لہذا قبول اور رد کئے جانا کا معاملہ کے اعتبار سے ابن حجر نے راویوں کے بارہ درجات بتائے ہیں۔

2- سندوں میں جو عیب ہوتا ہے یا نقص یا طعن یعنی کمزوری ثابت ہوتی ہو تو یہ بھی ایک سبب

ہے ضعف حدیث کے لئے

اس پر بھی شیخ ابن عثیمین نے آسان طریقے سے سمجھایا ہے کہ اتصال السند کی کمی کا مطلب کیا ہے؟،

جواب: جیسے ہی سند ٹوٹ جاتی ہے اگر شروع میں ٹوٹتی ہے تو ایسے کو کہتے ہیں کہ معلق ہے، اگر سند آخر میں ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو کہتے ہیں مرسل ہے، اگر سند درمیان میں کہی سے بھی ٹوٹ جائے تو اس کو کہتے ہیں منقطع اور اگر سند کے درمیان میں سے لگاتار دو راوی ٹوٹ جاتے ہیں اور درمیان میں لگاتار گر جاتے ہیں تو اس کو معضل کہتے ہیں اور مدلس کس کو کہتے ہیں؟: دھوکہ کی ایک شکل ہے، دیکھنے میں سنا چھپی لگ رہی لیکن راوی نے چھپا کر اندر سے کوئی سند کو توڑ دیتا ہے ظاہر طور پر نہیں لیکن تلاش کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ راوی نے چھپا دیا ہے یا توڑ دیا ہے سند کو اور راوی کے نام کو کوئی اور لقب ڈال کر یا اس طریقہ سے گفتگو کی ہے کہ ملا تو ہے روایت بھی کی ہے لیکن یہ معین حدیث نہیں سنا ہے، (دیکھئے محدثین کا کارنامہ کہ ملا ہے لیکن سنا نہیں ہے یہاں تک بھی محدثین دیکھتے ہیں)، معلل اور مدلس پر مستقل درس آنے والا ہے ان شاء اللہ۔

نوٹ: تدلیس کی ایک قسم میں، سماع کی تصریح کی اہمیت پر مستقل درس آنے والا ہے، ان شاء اللہ)

حدیثِ ضعیف پر عمل اور اس سے استدلال سے متعلق فتاویٰ جات اردو:

قول اول :

مطلق جائز

قول ثانی :

جائز ہے، چند شروط کے ساتھ

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ضعیف حدیث پر عمل کرنے کی شروط کا خلاصہ بیان کیا ہے جو درج ذیل ہے:

- (1) ضعیف زیادہ شدید نہ ہو، اس لیے کسی ایسی حدیث پر عمل نہیں کیا جائیگا جسے کسی ایک کذاب یا متہم بالکذب یا نخش غلط راوی نے انفرادی طور پر بیان کیا ہو۔
- (2) وہ حدیث معمول بہ اصول کے تحت مندرج ہو۔
- (3) اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس کے ثابت ہونے کا اعتقاد نہ رکھا جائے، بلکہ احتیاط کا اعتقاد ہو۔

قول ثالث :

مطلق ناجائز:

نوٹ: شیخ البانی اور شیخ مشہور حسن نے کہا کہ دوسرا قول صرف نظریاتی طور پر صحیح ہے جہاں تک عمل کا معاملہ اس لحاظ سے تیسرا قول راجح ہے اور عوام کے لئے اور ہر علم والے کے لئے ممکن نہیں کہ وہ ان شروط کو تطبیق دے اور صحیح میں اتنا علم اور فضائل موجود ہیں کہ ہم مستغنی ہے، مردود و غیر منجبر ضعیف سے یہی بات ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ اپنے اخیر فتویٰ میں کہی ہے، اہل علم نے یہ بھی کہا کہ ضعیف مردود کو فضائل میں تسابیل برتتے ہوئے اجازت دینے سے دو خرابیاں جنم لیتی ہیں 1- بدعات کی ترویج 2- صحیح احادیث کی ترویج میں کمی بلکہ بعض اہل علم نے کہا حقیقت میں تین شرطوں پر کوئی مردود ضعیف منطبق نہیں ہوتی، اور شیخ البانی نے یہ بھی کہا کہ فضائل میں ضعیف کو قبول کرنے سے ایک اور خرابی جنم لیتی ہے جو کہ شرعی اعتبار سے غیر مقبول ہے وہ یہ کہ فضیلت کا عقیدہ بندہ اپنے دل میں بٹھا لیتا ہے تو کیا ضعیف حدیث کی بنیاد پر فضیلت کا عقیدہ رکھ لینا درست ہے؟ اور مستحب سمجھ لینا اس فضیلت کی بنیاد پر کیا یہ صحیح ہے؟ اسی طرح مردود ضعیف حدیث کی بنیاد پر جو علم حاصل ہوتا ہے اس علم کو مردود ظنی علم ہے کیا مردود ظنی علم کی ترویج کی اجازت دی جاسکتی ہے ان الظن لا یغنی من الحق شئیئا، ابن حجر رحمہ اللہ نے عوام میں اس کو عام نہ کرنے اور ضعف واضح کرنے کی شرط لگائی اس سے ابن حجر کا موقف واضح ہوتا ہے کہ شرط ذکر کرنے کے باوجود عملی طور پر تیسرے قول کی طرف ہی میلان ظاہر ہو رہا، بار بار ان کی عبارات کو جمع کر کے تدبر کرنے کی نصیحت کی ہے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ واللہ اعلم

نوٹ: میں نے اگلے صفحات میں عربی عبارات اسی لئے نقل کی ہیں تاکہ شیخ البانی کا موقف اور سبب ترجیح سمجھنے میں آسانی ہو ان شاء اللہ۔ تفصیل کے لئے شیخ البانی کی کتاب، تمام المزمعہ کا مقدمہ ضرور پڑھئے

ضعیف پر عمل سے متعلق علماء کے تین موقف اور اقوال عربی عبارت کے اقتباسات کی شکل میں:

القول الاول :

الجواز مطلقا

القول الثانى :

يجوز الاستدلال بالشروط

الشيخ محمد بن صالح العثيمين

السائل : هل يُستدل بالأحاديث الضعيفة؟

1. فتوى ابن عثيمين

هل يستدل بالأحاديث الضعيفة؟

الشيخ : الأحاديث الضعيفة لا يُستدل بها ولا يجوز أن تنسب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا على وجه يُبين فيه أنها ضعيفة ومن حدّث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بحديث يرى أنه كذب فهو أحد الكاذبين وقد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال : من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار فلا يجوز العمل بالحديث الضعيف. لكن بعض أهل العلم رخص في ذكر الحديث الضعيف بشروط ثلاثة، الشرط الأول: ألا يكون ضعفه شديداً.

والشرط الثاني: أن يكون له أصل.

والشرط الثالث: أن لا يعتقد أن النبي صلى الله عليه وسلم قاله فإن كان الضعف شديداً فإنه لا يجوز ذكر الضعيف أبداً إلا إذا كان الإنسان يريد أن يبين ضعفه وإذا كان ليس له أصل فإنه لا يجوز ذكره أيضاً.

مثال الذي له أصل أن يأتي حديث في فضل صلاة الجماعة مثلاً وهو ضعيف فلا حرج من ذكره هنا للترغيب في صلاة الجماعة لأنه يرغب في صلاة الجماعة ولا يضر لأنه إن كان صحيحاً فقد نال الثواب المرتب عليه وإن لم يكن صحيحاً فقد استعان به على طاعة الله لكن مع ذلك يأتي الشرط الثالث أن لا تعتقد أن النبي صلى الله عليه وسلم قاله ولكن ترجو أن

يكون قوله من أجل ما ذكر فيه من الثواب.

السائل : طيب.

الشيخ : على أن بعض أهل العلم قال: إن الحديث الضعيف لا يجوز ذكره مطلقاً إلا مقروناً ببيان ضعفه وهذا القول لا شك أنه أحوط وأسلم للذمة ومسألة الترغيب أو التهيب يكفي فيها الأحاديث الصحيحة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

2- فتوى شيخ بن باز

السؤال:

قد يكون الحديث ضعيف السند لكن معناه صحيح، فهل يُعمل به؟

الجواب:

يُعمل بالأصل، الأصل ما دل عليه القرآن والأحاديث الصحيحة.

س: الشيخ ناصر الألباني حفظه الله يقول إن الحديث الضعيف مبني على الظن، ولهذا لا يرى العمل به؛ لأنه مبني على الظن، وأن الظن أكذب الحديث؟
الشيخ: لا لا، الأحاديث الضعيفة تُستعمل في الترغيب والتهيب، ويُستعمل في التي ثبت أصلها.

س: رد على هذا قال إن الأحاديث الصحيحة مليئة بأحاديث الترغيب والتهيب، فلماذا يُستغنى عنها؟

الشيخ: لا بأس، ذكُرَها من باب الترغيب والتهيب، رُوي عن النبي ﷺ، مثل ما قال العلماء، روي يذكر من غير جزم.

Free Online Islamic Encyclopedia

القول الثالث:

وقال أبو بكر بن العربي بعدم جواز العمل بالحديث الضعيف مطلقاً لا في فضائل الأعمال ولا في غيرها .. انظر في ذلك تدريب الراوي. (1/252)

قال الألباني " :والذي أدين الله به، وأدعو الناس إليه أن الحديث الضعيف لا يعمل به مطلقاً، لا في الفضائل والمستحبات، ولا في غيرهما [صحيح الجامع الصغير 1/ 45]

فتوى الشيخ الالبانى :

كلام الشيخ حول العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال وأقوال العلماء فيه، مع ذكر بعض الأمثلة على ذلك

الشيخ محمد ناصر الالبانى

الشيخ :اشتهر عند العلماء القول بجواز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال وهي مسألة في الحقيقة فيها خلاف بين المحدثين فالمشهور عندهم أو عند جمهورهم أنه يجوز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال وعند آخرين وهم وإن كانوا قليلين لكن يعتقد أن الصواب معهم يقولون لا يجوز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال وتوسط آخرون بين هؤلاء وهؤلاء فقالوا يجوز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال بشروط ثلاثة: من هذه الشروط ألا يشتد ضعف الحديث وهم في الواقع يعنون بهذه الكلمة ألا يكون في سند الحديث راو شديد الضعف وهو الذي يقال في مثله متروك أو متهم بالكذب أو من باب أولى إذا قيل فيه كذاب أو وضاع فإذا كان في السند هذا الضعف الشديد فلا يجوز العمل عند هؤلاء الذين توسطوا بين الأولين والآخرين فهذا من الشروط ومنها أن يكون للحديث علاقة بالأصول العامة أو بمعنى آخر ألا يخالف الأصول العامة في الشريعة مثاله حديث صلاة التسابيح فلكم يعلم أن هذه الصلاة تختلف في هيئتها وفي كيفيتها عن كل الصلوات المعهودة فهذا الحديث عند من يقول بضعفه يدخل في القاعدة المذكورة آنفاً ألا يخالف المبادئ والقواعد العامة فمثل هذه الصلاة ليس لها صورة بخلاف مثلاً أي صلاة أخرى مبنية على ركعتين يقرأ فيها كذا في الركعة الأولى كذا والركعة الثانية كذا لكن لا تخالف صلاة ركعتين سنة الفجر فرض الفجر إلى آخره الذي يأتي بهذا التفصيل ويشترط هذا الشرط لا يعمل بحديث صلاة التسابيح لأنه ليس له مثل يعني في الشريعة هذا من الشروط أو هو الشرط الثاني

الشرط الثالث والأخير ألا يلتزم العمل بهذا الحديث الضعيف وإنما تارة وتارة حتى لا يتوهم بأنه سنة ثابتة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم.

قلت آنفاً بأن القول الثاني الذين يسدون الباب سداً محكماً ولا يجيزون العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال قلت إن قولهم هو الصواب فيما أرى والسبب في ذلك يعود في رأيي إلى أمرين اثنين وهذا من فضل الله عز وجل علينا أننا فهمناه من ملاحظتنا لشيء درسناه في السنة أولاً ثم لشيء آخر درسناه في واقع أولئك الذين يتبون العمل بالحديث الضعيف

ثانيا ذلك أن العلماء الذين قالوا من قبل كما يروى عن الإمام أحمد أو غيره أنه إذا كان الحديث في الفضائل تساهلنا وإذا كان في الأحكام تشددنا يعنون في الأسانيد ما يعنون أن يروي الراوي الحديث قال رسول الله ثم هو يعمل به فيقال له لماذا تعمل به فيقول هذا حديث ضعيف لا إنما يعنون أنهم إذا رروا الحديث عن رسول الله بالسند وفي السند رجل مضعف فقد أدوا الأمانة هكذا وصلنا الحديث فهو إذا كان الحديث عنده في السند ضعيف لا يمنعه من أن يعمل به احتياطا لكن فيما بعد تتطور الموضوع في القرن الرابع وأنت نازل لم يبق هناك أحاديث تذكر بالأسانيد وإنما مفصلة الأسانيد عنها وحينئذ لم يبق هناك مجال لمعرفة الصحيح من الضعيف إلا بتنصيب علماء الحديث أنه هذا صحيح وهذا ضعيف حينئذ إذا عرف الواحد منهم أنه هذا الحديث ضعيف وعمل به فهو إما أن يكون مع القول الأول أو الثاني أما القول الثالث فهو يقول لا يجوز لك أن تعمل بالحديث الضعيف فبناء على القول الأول والقول الثاني أنا بلا حظ ما يأتي هم قالوا يجوز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال يعني إذا عرفت أنه هذا الحديث ضعيف يجوز لك العمل به والواقع الذي أشرت إليه آنفا والذي لاحظته بنفسي وكان ذلك من دواعي ترجيحي للقول المانع من العمل بالحديث الضعيف مطلقا أن الذين يعملون بالأحاديث الضعيفة لا يلتفتون إطلاقا ليعرفوا أنه هذا الحديث ضعيف ولا لا لأننا فاجأناهم مرارا يا شيخ هو رجل عالم فاضل لماذا أنت تعمل بهذا الحديث وهو ضعيف؟ يقول لك يا أخي يعمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال لكن هل أنت عارف أنه هذا الحديث ضعيف ما عنده خبر خاصة بالنسبة للقول الوسط بقول لك ينبغي أن تعرف أنه هذا الحديث ضعيف حتى لا تتأثر على العمل به كما لو كان الحديث صحيحا ولهذه الغفلة عن هذه الشروط انتشر العمل بالأحاديث الضعيفة بين المسلمين بكثرة رهبة جدا وكان من آثار ذلك أن اختلط الحابل بالنابل كما يقال والصحيح في السقيم فلم يعد المتعبد العالم الصالح منهم يميز بين السنة الصحيحة والسنة الضعيفة خذوا مثلا صلاة التراويح عشرين ركعة ليس هناك حديث صحيح إطلاقا فيه حديث ضعيف لكن كمان يشفع لهم للعمل بهذا هذه القاعدة يعلم بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال طيب أنتم بتعملوا دائما وأبدا بتصلوا التراويح عشرين ركعة ما عمركم صليتم التراويح على السنة الصحيحة إحدى عشر ركعة كيف يقال إنه يجوز العمل بهذا الحديث أنت مأذون لك.

السائل: نعم نعم.

الشيخ: أخطأت.

الشيخ والحضور : يضحكون

الشيخ : ذكرت آنفا أن من الأمور التي تحول بين الناس والعمل بالحديث الضعيف أنهم يقعون في العمل بأحاديث ضعيفة وهم لا يعلمون بها والأئمة الذين أجازوا العمل بالحديث الضعيف قالوا إذا كان الحديث الضعيف تساهلنا في الفضائل وإذا كان في الأحكام تشددنا فهم يتكلمون كلام العالم المميز بين الصحيح وبين الضعيف أما جماهير المسلمين اليوم حتى العلماء منهم غير المتخصصين في علم الحديث هم لا يعلمون الفرق بين العمل بحديث صحيح والعمل بين حديث ضعيف فأبي حديث بلغهم انطلقوا إلى العمل به هذا من محاذير إطلاق القول بجواز العمل بالحديث الضعيف وهو المذهب الأول أما المذهب الثاني فهو المنع وقلنا هو الصواب لماذا؟ لأن المذهب الوسط الذي وضع شروطاً هذه الشروط نظرية غير عملية ولذلك سيعود القول الوسط من الناحية العملية إلى القول الثاني المقابل للقول الأول لأنهم يقولون ينبغي يجوز العمل بالحديث الضعيف كما ذكرت آنفاً وأعيد لكي أبنى عليه ملاحظتي الأخرى وهي التي تعتمد على دراستي في السنة يقولون أول شرط معرفة كون الحديث ضعيفاً من الذي يعرف من المسلمين أنه أي حديث ضعيف يعمل به في فضائل الأعمال الذين يعرفون هذا أقل من القليل بكثير إذا بالنسبة لجماهير المسلمين الأولى بهم أن يتبنوا المذهب الثاني لا يجوز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال هذا الشرط الأول الشرط الثاني أن يكون داخلاً في عمومات من الشريعة هذه من يعرفها لا يعرفها إلى خاصة العلماء خاصة الناس الشرط الثالث ينبغي على الشرط الأول والثاني وهو عدم المواظبة عليه فتبقى هذه الشروط التي وضعت لتجوز العمل بالحديث الضعيف شروطاً نظرية لا يمكن تطبيقها عملياً.

Free Online Islamic Encyclopedia

فتوى الشيخ الالباني

الأخذ بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال.

الشيخ محمد ناصر الالباني

السائل :

هناك بعض الأحاديث الضعيفة تكون ضعيفة جداً

الشيخ :

تقصد هل كل حديث ضعيف مهما كانت مرتبته في الضعف هكذا تقصد ، أولاً كما ذكرنا
آنفا

العلماء مختلفون في الأخذ بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال والصحيح أنه لا يؤخذ به
مطلقاً الذين ذهبوا إلى الأخذ بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال انقسموا إلى قسمين
منهم من

أطلق الأخذ بالحديث في فضائل الأعمال ولم يعطي لهذا الحديث صفة معينة ومنهم من قيد
ووضح وبين ولو كان الصواب الأخذ بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال لكان هذا المذهب
الذي فصل الحديث الضعيف وقيده هو المذهب الصحيح فقال يؤخذ بالحديث الضعيف
بشروط

ثلاثة - الشرط الأول أن لا يشتد ضعفه ، الشرط الثاني أن يكون مطابقاً لأصل من أصول
الشريعة أو قاعدة من قواعدها والشرط الثالث أن لا يتخذ ذلك عادة للتفريق بين ما هو سنة
ثابتة

وما ليس بسنة وهذا التفصيل نقله الحافظ ابن حجر في رسالته تبين العجب فيما ورد في
فضل

رجب ونقله عنه تلميذه الحافظ السخاوي في كتاب من كتبه منها فتح المغيبي في شرح
علوم

الحديث ... الاجزاء نقلها عنه واعتمدها ، هذا التفصيل هو الصواب فيما لو كان الأخذ
بالحديث

الضعيف هو الصواب لكن الصواب أنه لا يجوز الأخذ بالحديث الضعيف مطلقاً لأنه باتفاق
العلماء هؤلاء الذين اختلفوا لا يفيد الحديث الضعيف إلا الظن المرجوح والله عز وجل ذم
قوماً

يأخذون بالظن ووصف هذا الظن بأنه لا يغني من الحق شيئاً والرسول عليه السلام قال فيما
رواه البخاري ومسلم إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث فكما لا يجوز للمسلم أن يظن
بأخيه

المسلم شراً كذلك لا يجوز أن ينسب إلى النبي صلى الله عليه وسلم بالظن شيئاً لأنه أمر
كما

قال
عليه السلام إن كذباً علي ليس كالكذب على أحدكم فمن كذب علي متعمداً فل يتبوا مقعده

من

النار لعلني أجبنتك عن سؤالك ؟

وقال العلامة الكنوي

”ويُحرم التساهل في (الحديث الضعيف) سواءً كان في الأحكام أو القصص أو الترغيب أو الترهيب أو غير ذلك“ [آثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة (ص21)].

وقال المحدث أحمد شاكر

”والذي أراه أن بيان الضعف في الحديث واجب على كل حال ، ولا فرق بين الأحكام وبين فضائل الأعمال ونحوها في عدم الأخذ بالرواية الضعيفة ، بل لا حُجة لأحد إلا بما صح عن رسول الله من حديث صحيح أو حسن“ [الباعث الحثيث (ص101)]

المحدث محمد ناصر الدين الألباني [أنظر صحيح الترغيب والترهيب(1/47)].
وقال رحمه الله ”العمل بالضعيف فيه خلاف عند العلماء ، والذي أدينُ الله به ، وأدعوا الناس إليه ، أنَّ الحديث الضعيف لا يُعمل به مُطلقاً لا في الفضائل ولا المُستحبات ولا غيرها“
[صحيح الجامع الصغير وزيادته(1/49)]

وقال أيضاً ”وختلاصة القول أنَّ العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال لا يجوز القول به على التفسير المرجوح هو لا أصل له ، ولا دليل عليه“ [تمام المنة (ص38)].
وقال أيضاً ”فلا يجوز العمل بالحديث الضعيف لأنه تشريع ، ولا يجوز بالحديث الضعيف لأنه لا يُفيد إلا الظن المرجوح إتفاقاً ؛ فكيف يجوز العمل بعلته“ [سلسلة الأحاديث الضعيفة (2/52)].

وقال المحدث مُقبل بن هادي الوادعي ”والعلماء الذين فصلوا بين الحديث الضعيف في فضائل الأعمال وبينه في الأحكام والعقائد ، يقول الإمام الشوكاني رحمه الله في كتابه (الفوائد المجموعة) : ((إنه شرع ، ومن أدعى التفصيل فعليه بالبرهان)) ، والأمر كما يقول الشوكاني رحمه الله ، والنبي صلى الله عليه وسلم يقول ((من حدَّث عني بحديث يرى أنه كذب فهو أحد الكذابين))“ [المقترح في أجوبة أسئلة المصطلح (السؤال 213)(ص108)].
وقال العلامة الشيخ ابن عثيمين في شرح البيقونية ”والحمد لله فإن في القرآن الكريم والسنة

المُطهرة الصحيحة ما يُغني عن هذه الأحاديث“

قال الحافظ ابن حجر العسقلاني

”ولا فرق في العمل بالحديث الضعيف في الأحكام أو الفضائل إذ الكُلُّ شرع“ [تبيين العجب (ص04)].

قال العلامة الألباني: **”ويبدو لي أن الحافظ رحمه الله يميل إلى عدم جواز العمل**

بالضعيف بالمعنى المرجوح لقوله فيما تقدم: “...ولا فرق في العمل بالحديث في الأحكام أو في الفضائل إذ الكل شرع”. [تبيين العجب (ص04)]. (تمام المنة)

وقال الحافظ ابن حجر في "تبيين العجب" ص 3 - 4: "اشتهر أن أهل العلم يتساهلون في إيراد الأحاديث في الفضائل وإن كان فيها ضعف ما لم تكن موضوعة وينبغي مع ذلك اشتراط أن يعتقد العامل كون ذلك الحديث ضعيفا وأن لا يشهر ذلك لئلا يعمل المرء بحديث ضيف فيشرع ما ليس بشرع أو يراه بعض الجهال فيظن أنه سنة صحيحة وقد صرح بمعنى ذلك الأستاذ أبو محمد بن عبد السلام وغيره وليحذر المرء من دخوله تحت قوله صلى الله عليه وسلم: "من حدث عني بحديث يرى أنه كذب فهو أحد الكاذبين" فكيف بمن عمل به؟! ولا فرق في العمل بالحديث في الأحكام أو في الفضائل إذ الكل شرع". (تمام المنة للألباني) وقال الحافظ ابن حجر العسقلاني "تجوز رواية الحديث الضعيف إن كان بهذا الشرطين : ألا يكون فيه حكم ، وأن تشهد له الأصول" [الإصابة في تمييز الصحابة(5/690)].

وكان الحافظ ابن حجر لما اشترط هذه الشروط إنما أراد بذلك أغلق الباب

أصلا ولكن لم يفهم كلامه إلا من رحم الله فاشترطه بأن لا يكون الحديث شديد الضعف و أن يكون ضعفه يسيرا فهذا شرط غلق الباب أمام العوام على الأقل فهم لا يعرفون ما معنى الضعيف حتى يدركوا يسيره من شديده فيكون هذا خاصا بأهل الحديث دون غيرهم.

والراجع من أقوال أهل العلم

قال الشيخ الدكتور عبدالكريم الخضير حفظه الله في كتابه (الحديث الضعيف وحكم الاحتجاج به) بعد ذكر الخلاف في هذه المسألة ”ومن خلال ما تقدم يترجح عدم الأخذ بالحديث الضعيف مُطلقاً لا في الأحكام ولا في غيرها لما يلي

أولاً : لاتفاق علماء الحديث على تسمية الضعيف بالمردود
ثانياً : لأن الضعيف لا يُفيد إلا الظن المرجوح ، والظن لا يُغني عن الحق شيئاً
ثالثاً : لما ترتب على تجويز الاحتجاج به من ترك البحث عن الأحاديث الصحيحة والاكتفاء
بالضعيفة
رابعاً : لما ترتب عليه نشؤ البدع والخرافات والبعد عن المنهج الصحيح“

سبب ترجيح الشيخ مشهور حسن ال سلمان تلميذ الشيخ الالباني

أما الشروط التي ذكرها ابن حجر للعمل في الحديث الضعيف كما نقلها عنه السخاوي في
(القول البديع) فذكر شروطاً لو فحصنا هذه الشروط لوجدناها نظرية، ولا قيمة لها من
العملية، فقال : يشترط للعمل في الحديث الضعيف في فضائل الأعمال شروط:
الأول : ألا يكون ضعفه شديداً، فأغلب الأحاديث التي يذكرها الناس هذه الأيام سقطت.
والثاني : أن يبين من يحتج بالحديث أنه ضعيف.
والثالث : أن يقوم مقام هذا الحديث الضعيف أصل صحيح في الدين، فماذا بقي؟.
فالنتيجة أن الحديث الضعيف لا يعمل به في فضائل الأعمال ومثال ذلك : صلاة الضحى قام
في الشرع ما يأذن بمشروعيتها، فيأتينا حديث فيه ضعف؛ أن لها من الأجور والفضائل كذا
وكذا، فأنا أصلي الضحى من أجل الأصل الموجود في الشرع، لا من أجل الحديث في الأجور،
فالحديث الضعيف أصبح لا فائدة منه.
فالصواب أن الحديث لا يعمل به، وفي الصحيح غنية عن الضعيف، ولا يوجد في ديننا حديث
ضعفه يسير على الشروط المذكورة، إلا وقد قام أصل في الشرع من أجله نعمل بالطاعة.

توجيه قول الامام أحمد

قال العلامة محدث وادي النيل الشيخ أبو الأشبال أحمد شاکر - رحمه الله - في ((الباعث
الحديث)) [ص/101:]

((وأما ما قاله أحمد بن حنبل ، عبد الرحمن بن مهدي ، وعبدالله بن المبارك:

((إذا روينا في الحلال والحرام شددنا ، وإذا روينا في الفضائل ونحوه تساهلنا)):
فإنما يريدون به - فيما أرجح ، والله أعلم - أن التساهل إنما هو في الأخذ بالحديث الحسن الذي لم يصل إلى درجة الصّحة ؛ فإن الاصطلاح في التفرقة بين الصحيح والحسن لم يكن في عصرهم مستقرّاً واضحاً ؛ بل كان أكثر المتقدّمين لا يصفّ الحديث إلا بالصحة أو الضعف فقط))

قال ابن مفلح في «الآداب الشرعية» () . (304/2): "وعن الإمام أحمد ما يدل على أنه لا يعمل بالحديث الضعيف في الفضائل والمستحبات، ولهذا لم يستحب صلاة التسبيح؛ لضعف خبرها عنده، مع أنه خبر مشهور عمل به، وصححه غير واحد من الأئمة، ولم يستحب أيضاً التيمم بضربتين على الصحيح عنه، مع أن فيه أخباراً وآثاراً"
وقال ابن مفلح في " الفروع " _ 1 / 268
"وعدم قول أحمد بها - أي : صلاة التسبيح - يدل على أنه لا يرى العمل بالخبر الضعيف في الفضائل. "

المصدر:

<https://www.kulalsalafiyeen.com/vb/showthread.php?t=32065>

<https://www.ajurry.com/vb/forum/%D9%85%D9%86%D8%A7%D8%A8%D8%B1-%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%AA%D9%88%D9%86-%D8%A7%D9%84%D8%B9%D9%84%D9%85%D9%8A%D8%A9-%D9%88%D8%B4%D8%B1%D9%88%D8%AD%D9%87%D8%A7%D9%85%D9%86%D8%A8%D8%B1-%D8%A7%D9%84%D9%81%D9%82%D9%87-%D9%88%D8%A3%D8%B5%D9%88%D9%84%D9%87/940-%D9%84%D8%A7-%D9%8A%D8%AC%D9%88%D8%B2-%D8%A7%D9%84%D8%B9%D9%85%D9%84-%D8%A8%D8%A7%D9%84%D8%A3%D8%AD%D8%A7%D8%AF%D9%8A%D8%AB-%D8%A7%D9%84%D8%B6%D8%B9%D9%8A%D9%81%D8%A9-%D9%85%D8%B7%D9%84%D9%82%D9%8B%D8%A7-%D9%88%D9%84%D9%88-%D9%81%D9%8A-%D9%81%D8%B6%D8%A7%D8%A6%D9%84-%D8%A7%D9%84%D8%A3%D8%B9%D9%85%D8%A7%D9%84-%D8%A3%D9%88-%D8%A7%D9%84%D8%AA%D8%B1%D8%BA%D9%8A%D8%A8-%D9%88%D8%A7%D9%84%D8%AA%D8%B1%D9%87%D9%8A%D8%A8>

Free Online Islamic Encyclopedia

اسی طرح صحیحین کے بعد سنن اربعہ کا درجہ ہے ان کتابوں میں صحیح اور ضعیف دونوں موجود ہیں اور ہر دور میں ان کے صحیح اور ضعیف پر تحقیق چلتی رہی ہے اور آج کے دور میں ان کتابوں پر تحقیقی کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے البتہ علم کے متلاشی ہر دور میں اپنی اپنی تحقیقات پیش کرتے چلے آ رہے ہیں۔

صحیح اور ضعیف احادیث کے پہچان کی اہمیت:

دین کی تفہیم: صحیح احادیث کے ذریعے ہم اسلامی تعلیمات کو درست طریقے سے سمجھ سکتے ہیں، جبکہ ضعیف احادیث کی شناخت سے ہم غلط فہمیوں سے بچ سکتے ہیں۔ عام آدمی صحیح اور ضعیف کی پہچان کیسے کرے؟ اس موضوع پر ممبر اخطبہ یوتیوب پر ملاحظہ فرمائیے، علمنی اللہ وایاکم علما نافعاً

حدیث کے موضوع پر ابھی تک آن لائن شائع ہونے والی میری کتب کا مختصر تعارف

(1) مصطلح الحدیث مرحلہ اولی تا مرحلہ ثالثہ ہے

علوم الحدیث جزء اول:

اس کتاب میں حدیث کے مصطلحات پر مختصر تعریفات پیش کی گئی

علوم الحدیث جزء ثانی:

اس کتاب میں اقسام مقبول و مردود احادیث پر مفصل شرح ہے، جیسے صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ و حسن لغیرہ و ضعیف غیر منجبر و موضوع

(2) علم اسماء الرجال (Course-4)

یہ میری کتاب ہے، 2018ء سے اس موضوع پر کتاب لکھنے کی شروعات کی گئی جبکہ اس موضوع پر نوٹس کی شکل میں لکھنے کی شروعات 2005 میں ہوئی تھی، یہ کتاب 115 صفحات پر مشتمل ہے۔

(4) علم الرواة (Course-5, & 6)

یہ کتاب 2023ء میں آن لائن شائع ہو چکی ہے اس میں خلفائے راشدین کے حالات بیان کئے گئے ہیں نیز

عشرہ مکثرہ اور ان کی تفصیلات بیان کی گئی اور 26 تابعین کے حالات کا تذکرہ ہے اور 40 تابع تابعین کے حالات کا تذکرہ ہے

(5) کتب حدیث اور محدثین: مفصل کتب الحدیث کا تذکرہ ہے (Course-7)

(6) شرح جامع العلوم الحکم

(7) احادیث مختارہ للحفظ۔

(7) شرح الکلمات (حدیث کے کلمات کی تشریح)

اس کتاب میں حدیث کے کلمات کی نحوی اور صرفی بحث کی جائے گی یہ کتاب تقریباً 5000 سے زائد کلمات حدیث پر مشتمل ہوگی، ان شاء اللہ۔

(9) اسباق حدیث

- A. حدیث انما الاعمال بالنیات کے 100 اسباق شائع ہو چکی ہے الحمد للہ۔
B. حدیث جبریل علیہ السلام پر 360 اسباق پر مشتمل کتاب منظر عام پر آچکی ہے الحمد للہ۔
C. حدیث الدین النصیحہ زیر ترتیب۔ الحمد للہ
D. مزید 47 احادیث پر کام جاری ہے، ان شاء اللہ۔

(10) 41 منتخب احادیث سے منتخب کلمات کی تشریح 500 صفحات پر مشتمل کتاب آن لائن شائع ہو گئی الحمد للہ

کتاب ہذا:

خصوصیت کے ساتھ اس کتاب میں یعنی علوم الحدیث جزء ثانی میں اقسام مقبول و مردود احادیث پر مفصل شرح ہے

جیسے صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ و حسن لغیرہ و ضعیف غیر منجبر و موضوع اور اس بارے میں علمائے کرام کے اقوال بھی نقل کئے گئے دراصل یہ کتاب (2018ء) کے آڈیو دروس کی شکل میں موجود ہے، طلبہ کے اصرار پر اس کو کتابچہ کی شکل دی گئی ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس چھوٹی سے کوشش کو قبول فرمائے اور طلبہ کے لئے مشعل راہ بنائے، آمین، والحمد للہ رب العالمین۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دکتور ارشد بشیر مدنی و فقہ اللہ

تاریخ: 11 / ستمبر / 2024ء

مطابق: 7 / ربیع الاول / 1446ھ



نوٹ

یہ نوٹس کا تعلق، مفرغات کے قبیل سے ہے، اسلوبِ خطاب اور اسلوبِ نثر نگاری میں فرق ہوتا ہے، جگہ جگہ اسلوبِ خطاب کا غلبہ محسوس ہوگا، اس لئے قارئین سے پیشگی معذرت پیش کرتا ہوں، والعدر عند الکرام مقبول۔ ان شاء اللہ۔ و شکر ا

ASKISLAM.PEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

The background features a repeating geometric pattern of interlocking hexagons and octagons in a teal color. A large, rounded rectangular area in the center is filled with a solid gold color. At the top and bottom of this gold area, there are faint, stylized golden arches or domes with intricate geometric patterns inside them.

LESSON No.1

صحیح لذاتہ

ما اتصل سندہ بنقل عدل تام الضبط من غیر شاذ ولا معل

حسن لذاتہ

ما اتصل سندہ بنقل عدل خفیف الضبط من غیر شاذ ولا معل

تمہیدی کلمات

علوم الحدیث سے متعلق اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ

1. مرتبہ اولی صحیح لذاتہ کیا ہے؟
2. مرتبہ ثانیہ صحیح لغیرہ کیا ہے؟
3. مرتبہ ثالثہ حسن لذاتہ؟
4. مرتبہ رابعہ حسن لغیرہ کیا ہے؟

صحیح لذاتہ اور حسن لذاتہ میں فرق: حسن لذاتہ اور صحیح لذاتہ میں کیا فرق ہے؟ اور حسن لذاتہ اور صحیح لغیرہ میں کیا فرق

ہے؟

پہلے صحیح اور حسن کیا ہے؟ جانتے ہیں پھر دونوں میں فرق جانتے ہیں ان شاء اللہ۔

ASKISLAMEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

صحیح کی تعریف

صحیح کی تعریف (definition) میں محدثین کہتے

ہیں:

(1) ما اتصل سندہ (2) بنقل عدل

(3) تام الضبط

(4) من غیر شاذ (5) ولا معلل

پانچ کلمات پر غور کیجئے

(1) اتصال السند - Ittasalussanad (2) عدالة / عدل

(3) تام الضبط - Tammuzzabt

(4) غیر شاذ - Gair Shaz (5) غیر معلل - Gair

Muallal

الشرح

مارواه عدل تام الضبط ، (جسکو روایت کرے عدل راوی اور تام الضبط راوی) عدل یعنی اخلاق (دل کا بھی اچھا ہو) اور **تام الضبط** یعنی مضبوط حافظہ والا (میموری کا بھی اچھا ہو)، اور تام الضبط کی شرط کی وجہ سے خفیف الضبط والا راوی خارج ہو گیا صحیح لذاتہ کی تعریف سے، ایک ہوتا ہے خفیف الضبط تھوڑا سا کم میموری والا، تھوڑی سی ہلکی میموری، اور اس کے اخلاق تو اچھے ہوں جیسا کہ جھوٹ نہ بولے، بدعتی نہ رہے، کافر نہ رہے، فاسق نہ رہے اور اسی طریقہ سے مخالف خوارم المروءۃ¹ یعنی کہ انسانیت کے خلاف بھی ایسی حرکت نہ ہو کہ جس کی وجہ سے اعتبار کھو جائے، عام زندگی کے اندر بھی یہ جھوٹ بولنے والا متہم بالکذب نہ ہو جائے یا ایسے کوئی کام جس کی وجہ سے معاشرے میں انسانیت کے خلاف شمار کیا جائے، اگر وہ جانوروں کو تکلیف دیتا ہو مذاق میں یا فلاں کے ساتھ بد تمیزی سے بات کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ممکن ہے کہ یہ آدمی حدیث میں بھی جھوٹ بول سکتا ہے اور یہ شک پیدا ہو سکتا ہے، لہذا انسانیت و مروءت سے ٹکرانے والی باتوں اور حرکات سے وہ پرہیز کرے۔

الصحيحُ لِذَاتِهِ : بنقلِ عدلٍ تامٍ الضبطِ، متصلِ السندِ، غيرِ مُعَلَّلٍ ولا شاذِّ (نزهة النظر لابن حجر)

الصحيح: (محمود الطحان)

تعريفه:

الصحيحُ لِذَاتِهِ : بنقلِ عدلٍ تامٍ الضبطِ، متصلِ السندِ، غيرِ مُعَلَّلٍ ولا شاذِّ (نزهة النظر لابن حجر)

الصحيحُ لِذَاتِهِ : ما اتصل سنده بنقل العدل الضابط، عن مثله إلى منتهاه، من غير شذوذ، ولا علة. (تيسير مصطلح الحديث لمحمود الطحان)

1 مروءت یا مروءت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک بڑا محدث ہے اور ایک بچہ کو لیکر روڈ پر کھیل رہا ہے اور لوگوں کو تکلیف دے رہا ہے یعنی اس کے اندر انسانیت نہیں، لوگوں کو تکلیف پہنچا رہا ہے اور حالانکہ نماز تک بھی روڈ پر نہیں پڑھتا ہے، مومن تو وہ ہوتا ہے کہ جو تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے تو لہذا ایسے راوی کی حدیث کو مروءت کی بنیاد پر رد کرتے ہیں۔

حدیث پر صحیح کا حکم لگانے کے لئے پانچ نکات کا خیال رکھنا چاہیے اس میں سے تین چیزیں ہونی چاہیے اور دو چیزیں نہیں ہونی چاہیے، تین چیزیں جو ہونی چاہیے

(1) اس میں ایک یہ ہے کہ **سند متصل** ہونا چاہیے یعنی راویوں کی جو چین chain ہے ٹوٹی ہوئی نہیں ہونا چاہئے، بالکل متصل ہونا چاہئے۔

(2) **العدل**: اس کا دل یعنی سچائی و اخلاق والا ہو اور جھوٹ نہ بولے، اخلاقی اعتبار سے بلند درجہ پر ہو اور

(3) **تام الضبط**: زیادہ ضبط یعنی میموری کے اعتبار سے قوی ہو، بعض کی میموری اچھی نہیں ہوتی ہے، ترس کھا کر حدیث نہیں لیں گے، کہ بڑا متقی ہے کیونکہ یہاں عمل کے اعتبار سے جنت اور جہنم کا فیصلہ نہیں ہو رہا ہے بلکہ حدیث محفوظ ہے یا نہیں؟ اس بات کا فیصلہ ہو رہا ہے لہذا تقویٰ کی بنیاد پر صحیح حدیث اور ضعیف حدیث کا فیصلہ نہیں ہوتا اور اسی طریقہ سے ایک آدمی کا حافظہ بہت زبردست ہے لیکن وہ داعی الی البدعہ (بدعتی) یا کذاب ہے تو بھی مقبول نہیں۔

(4) **شاذ** اور

(5) **معلل** نہ ہو

سند میں یہ دو چیزیں نہ ہوں معلل نہ ہو اور شاذ نہ ہو، معلل نہ ہو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ سند حدیث کے اندر کسی بھی قسم کی چھپی ہوئی **علۃ خفیۃ قادحۃ** چھپی ہوئی اور جرح کرنے والی اس کے اندر کوئی بیماری (کمزوری) نہ ہو، خلاصہ یہ ہے کہ مختلف سندیں جمع کرنے سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ کمزوری کہاں پر ہے۔²

² اب یہ کیسے معلوم ہوتا ہے؟ جواب: کئی سندیں اگر جمع کر لیں تو پتہ چل جاتا ہے، علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ باب اذا لم تجمع طرفہ لم یتبین خطئہ جب تک پورے طرق اور سندیں جمع نہیں ہو جاتی اور جمع نہیں کرتے، اس کے اندر کی غلطی واضح نہیں ہوتی، ایک سند و متن کے اندر ایک بات بتائی جا رہی ہے اور دوسری سند و متن کے اندر اس سے بالکل ٹکراتی ہوئی بات آجائے، کبھی تیسری سند و متن کے اندر مزید اس سے ٹکراتی ہوئی کوئی بات ہو، اور متن آپس میں ٹکرا رہا ہو تو ایسی صورت میں پتہ لگانا ہے کہ غلطی کس راوی سے صادر ہو رہی ہے، معلل کی بحث کے اندر محدثین، متن کا خیال کرتے ہیں اور متن دیکھتے ہی کہا کرتے تھے کہ یہ متن ٹکراؤ والا ہے؟، حدیث موقوف ہے یا مرفوع؟ سند الگ الگ کیوں ہو رہی ہے؟ تو اس کا مطلب یہ نکلا کہ اس میں کچھ چھپی ہوئی کمزوری ہے، پتہ لگانے سے پتہ چل جاتا ہے کہ ایک راوی ہے اس نے کچھ گڑبڑ کی ہے، محدثین کیسے پتہ لگاتے ہیں؟ جواب: کئی

مثال العلة الخفية القادحة؟³

أن تقع العلة في الإسناد وتقدح فيه وفي المتن معاً، وذلك مثل إبدال راو ضعيف براو ثقة، كحماد بن أسامة كان يروي عن شيخه عبد الرحمن بن يزيد بن تميم، وكان يعرف من اسمه عبد الرحمن بن يزيد فقط، **فغلب على ظنه أن اسمه عبد الرحمن بن يزيد بن جابر فكان يقول من عند نفسه**؛ حدثنا عبد الرحمن بن يزيد بن جابر، وهو في الحقيقة ابن تميم، فهنا يضعف الحديث رغم أن العلة لحقت بالإسناد؛ لأن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر ضعيف وابن تميم ثقة، فهو أبدال الراوي الثقة براو ضعيف، فهذه العلة تقدح في السند وال متن معاً؛ لأن الراوي ضعيف.

شاذ: شاذ كما مطلب هو تارة **مخالفة الثقة لمن هو اوثق منه** یعنی کہ ایک ثقہ راوی ہے اس نے روایت

سندوں کو جمع کر کے معلوم کرتے ہیں کئی سندوں کو جمع کرنے کو مصطلح الحدیث میں معرفۃ الاعتبار للمتابعات والشواہد متابعات اور شواہد کو جمع کرنے کا کام جو ہوتا ہے اس کو کہتے ہیں اعتبار، تدبر کرنے کی ایک شکل کو اعتبار کہا جاتا ہے، عبرة کہتے ہیں غور کر کے نصیحت حاصل کرنا یہ ایک اصطلاح ہے، یعنی پوری سندوں کو جمع کرنا محدثین کا ایک عظیم مشغلہ ہے اس کو شغل فاکہ کہہ لیجئے بڑا مزیدار ایک فن ہے، بڑی مزیدار مشغولیت ہے اور امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ انکی جو کتاب العلل ہے اس کے بارے میں ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے حکایت ملی ہے کہ ان کے شاگرد نے کہا کہ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے علل یعنی کئی سندیں ایک متن کے لیے جمع کیں اور وہ لکھتے تھے اپنے حافظے سے، ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہہ رہے ہیں کہ اگر یہ بات صحیح ہو جائے کہ انہوں نے اپنے حافظے سے علل کی کئی سندیں ایک متن کے لیے لکھوادی ہے تو میں کہنا چاہوں گا احفظ اهل الدنيا پوری دنیا میں سب سے بڑا حافظ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ ہے لیکن ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انسان ہونے کے ناطے مجھے پلہ پڑھتا ہے کہ پوری کتاب نہیں ہو سکتی ہے کچھ کتاب انہوں نے لکھائی ہوگی پوری کتاب لکھنا ایک انسان کے بس کی بات نہیں ہے ایک غیر معمولی چیز ہے اگر ہے تو وہ احفظ اهل الدنيا ہے، تو دیکھا آپ نے، اتنا باریک علم پر علی بن مدینی اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ جیسے بڑے بڑے جہازہ (ماہرین) کو اللہ نے پیدا فرمایا۔

³ علة غير قادحة کی مثال عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ صحیح مسلم کی حدیث جبریل ہے، صحیح بخاری میں حدیث مذکور نہیں بروایت عمر کیونکہ اس میں ارسال کا شبہ ہے اور ابن بریدہ سے مراد عبد اللہ اور سلیمان کا بھی کا بھی اشکال تھا لیکن سب اشکالات کے تشفی بخش جوابات موجود ہے اس لئے اسکو علت غیر قادحہ میں شمار کیا گیا

بیان کی لیکن اس سے بھی زیادہ پاور فل، اوثق ہے، اگر یہ ثقہ کی بات اوثق سے ٹکرا جائے تو ایسے وقت پر اوثق کی بات لے لیتے ہے اور ثقہ کی بات کو چھوڑ دیتے ہے یہ جو مخالفت ہوئی اور اس بنا پر جو چھوڑ دیا گیا اور مقبول نہ ہوئی اس کو کہتے ہے شاذ۔

خلاصہ یہ نکلا کہ پانچ چیزوں میں سے تین چیزیں ہونی چاہئے یعنی کہ **سند متصل** ہو اور **راوی عادل** ہو (اخلاق کا اچھا ہو) اور اسی طرح سے ضبط کے اعتبار سے تمام الضبط ہو کمپلیٹ میموری ہونی چاہئے اور دو چیزیں نہیں ہونی چاہیے **معلل نہ ہو اور شاذ نہ ہو**۔



شاذ کا مطلب اور اسکی مثال؟ 4

4 نوٹ: بعض لوگ جو محدثین پر طعنہ دیتے ہیں کہ یہ لوگ صرف روایت و اسناد کو دیکھتے ہیں اور درایت نہیں، تو ایسی بات نہیں ہے بلکہ متن کو بھی تو دیکھ رہے ہیں، متن مضطرب ہے یا نہیں؟ اور اسی طریقے سے مقلوب، متن آگے پیچھے ہوا ہے یا نہیں؟ اس کا مطلب ہے کہ محدثین متن پر غور کرتے ہیں، محدثین کے بارے میں زیادہ نہیں پڑھ کر اعتراض کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ سینگ والا بکرا جا کر ایک پہاڑ کو اپنے سینگوں سے مارتا ہے تو سینگ ٹوٹیں گے یا پہاڑ ٹوٹے گا؟ جواب یہ ہے کہ سینگ ٹوٹیں گے اور اس طریقے سے وہ لوگ جو محدثین کی محنت اور مناجح کو نہیں پڑھ کر محدثین پر اعتراضات کرتے ہیں تو ہمیں ڈر ہے کہ اعتراض کرنے والے کے سینگ ٹوٹ جائیں گے لہذا اپنے سینگوں کو بچانے کی کوشش اور حفاظت کیجئے جن کے قلعہ شیشے کے ہوتے ہیں وہ پتھر والے قلعوں پر حملہ نہیں کرتے، تو ایسے بھولا پن کا ثبوت نہ دیں تو بہتر ہے ورنہ محدثین کو چاہنے والے ہم جیسے طالب علم زندہ ہیں اور ایسے لوگوں کا ہر زمانے میں مجبین محدثین پیچھا کریں گے ان شاء اللہ، سارے محدثین کے راستے پر چلنے والے طلباء کی اللہ حفاظت کرے اور اعتراض کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ حفاظت کرے اور ہدایت دے میں نے مطالعہ کے دوران یہ پایا کہ وہ لوگ بھی بڑے اچھے ہوتے ہیں کیونکہ میں نے تاریخ میں دیکھا ہے علامہ رشید رضا تھے اعتراضات کیے اعتراضات کیے ایک وقت آیا کہ وہ پلٹ گئے اور جب وہ پلٹ گئے تو المنار ایک ایسی میگزین نکالی، جس کے اندر انہوں نے حدیث کے دفاع میں کافی کام کیا ہے یہاں تک کہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آج میں محدث بنا ہوں تو علامہ رشید رضا رحمۃ اللہ علیہ کے مقالے پڑھ پڑھ کر محدث بنا ہوں تو دیکھا آپ نے بعض منکرین حدیث پر اعتراضات کرتے ہیں تو مجھے ان پر ترس آتا ہے کہ اگر یہ لوگ بدل جائیں گے تو ان شاء اللہ اگرچہ کہ ان کا عمل نفرت والا ہے، غلط چیز ہے لیکن ان کی عقل اچھی ہوتی ہے اگر ان کو صحیح تعلیم دی جائے اور سدھار دیا جائے تو یہ لوگ تبدیل ہو کر حدیث کی خدمت کرنے والے بہترین ثابت ہو سکتے ہیں لیکن یہ لوگوں کی باتوں میں آکر، شہرت کی خاطر یا ان کو کل جدید لذیذ نئے نئے چیزیں بولنے کا شوق پڑھ جاتا ہے اور واہ واہ گری مل جاتی ہے یا فتنہ گر لوگ ان کو کافی پروموٹ کرتے ہیں اور وقتی طور پر بھٹک جاتے ہیں لیکن جب ان کی یہی عقل ان کا صحیح استعمال کیا جائے تو حدیث کے دفاع کے لئے استعمال میں آسکتی ہے، لہذا منکرین حدیث کو بھی حکمت سے سمجھایا جائے تو ان شاء اللہ حدیث کی حفاظت کا ایک بڑا کام ہوگا، تبدیل ہو کر انکار حدیث سے توبہ کرنے والے اور طلباء علم حدیث دونوں مل کر کام کریں گے تو علم حدیث کا کام آگے بڑھے گا ان شاء اللہ، یہ میری امید اور تمنا اور دعا ہے ان شاء اللہ۔

مثال کے طور پر اذان کے بعد کی دعاء میں ایک روایت میں ثقہ راوی انک لا تخلف الميعاد کہہ رہا ہے اور ایک روایت میں اوثق راوی انک لا تخلف الميعاد بیان نہیں کر رہا ہے تو کہتے ہیں کہ یہاں پر چونکہ اوثق (زیادہ پاور فل) راوی انک لا تخلف الميعاد نہیں کہہ رہا ہے اور اس سے کم درجہ کا ثقہ راوی، انک لا تخلف الميعاد کہہ رہا ہے تو محدثین کہتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے اور شاذ ہے،

اگر کوئی یہ دیکھے کہ انک لا تخلف الميعاد کا راوی ثقہ ہے تو ایک آدمی کہے گا زیادۃ الثقة مقبولہ، ثقہ نے زیادہ کیا ہے لہذا مقبول ہونا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ، پورا مکمل اصول یہ ہے زیادۃ الثقة مقبولہ مالم تخالف الا وثق منہ، یہ ہے مکمل اصول جو ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا بلکہ شیخ البانی رحمۃ اللہ رد کرتے ہیں ان لوگوں پر جو کہتے ہیں کہ زیادۃ الثقة مقبولہ ثقہ نے زیادہ کیا ہے تو مقبول ہے، حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ کب مقبول ہے؟ اس پر بھی غور کرنا ضروری ہے!! قبول کرنے کے لئے ایک شرط ہے کہ مالم تخالف الا وثق منہ یعنی ثقہ اس سے بھی زیادہ اوثق سے نہ ٹکرائے تو توبہ جا کر مقبول ہو جائے گی ورنہ اوثق کی بات لیں گے اور ثقہ کی بات چھوڑ دی جائے گی اس لئے اذان کے بعد کی دعاء ہے انک لا تخلف الميعاد نہیں پڑھیں گے، تو دیکھا آپ نے اصل کے جاننے سے کتنا فرق ہو جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حدیث پر صحیح کا حکم لگانے کے لئے پانچ نکات کا خیال رکھنا چاہیے اس میں سے تین چیزیں ہونی چاہیے (1- اتصال السند 2- العدل 3- تام الضبط) اور دو چیزیں نہیں ہونی چاہیے (4- معمل، 5- شاذ)

ASKISLAMEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

شرح تعریف الحدیث الصحیح :

صحیح کی تعریف؟ اور صحیح کی تعریف سے کیا کیا اقسام خارج ہو جاتے ہیں؟

- (1) **سند متصل ہو:** تو اس کا مطلب ہے کہ اس قید سے منقطع، مرسل، معضل اور مدلس نکل گئی۔
- (2) **عدل ہو:** تو اس کا مطلب ہے کہ اس قید سے جھوٹا نکل گیا، کذاب نکل گیا ہے، فاسق یہ سارے نکل گئے متمہم بالکذب نکل گئے۔
- (3) **تام الضبط ہو:** تو اس کا مطلب ہے کہ اس قید سے خفیف الضبط، شدید الغفلہ اور اسی طریقہ سے سی الحفظ بہت زیادہ ضعیف جس کے اچھا ہونے کا چانس نہیں ہے، بہت ہی فاحش الغلط، پر لے درجے کی غلطیاں کرنے والا یہ سب نکل گئے اور اسی طریقہ سے
- (4) **معلل نہ ہو اور 5 شاذ نہ ہو**

صحیح آپ نے سمجھ لیا ہے تو حسن سمجھنا آسان ہے ان شاء اللہ

نوٹ: ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ صحیح درجہ کا راوی وہ ہوتا ہے جو حدیث سنتے وقت غافل نہیں رہتا اور دوسروں کو پہنچاتے وقت اسکو دقت نہ ہو استحضار میں (دماغ سے یاد کی ہوئی بات حاضر کرنے میں)، اور اسکو استحضار میں بڑی آسانی ہوتی ہو اور اسے آسانی سے سناتا ہو لیکن حسن درجہ کے راوی کا مرتبہ صحیح کے راوی سے کم ہوتا ہے ضبط (حفظ)⁵ میں۔

⁵ حفظ و ضبط کی دو قسمیں ہیں

1 ضبط کتاب

2 ضبط صدر

اس پر تفصیلات پہلے لیول میں گذر گئی اور مستقبل میں پھر اعادہ ہو گا ان شاء اللہ

خلاصہ عربی عبارات کی شکل میں

1- الصحيح : (تیسیر مصطلح الحديث الشيخ محمود الطحان)

(1) تعریفہ

- A. لغة: الصحيح: ضد السقيم. وهو حقيقة في الأجسام، مجاز في الحديث، وسائر المعاني⁶.
- B. اصطلاحاً: ما اتصل سنده بنقل العدل الضابط، عن مثله إلى منتهاه، من غير شذوذ، ولا علة.

(2) مثالہ

ما أخرجه البخاري في صحيحه، قال: "حدثنا عبد الله بن يوسف، قال: أخبرنا مالك، عن ابن شهاب، عن محمد بن جبير بن مطعم، عن أبيه، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في المغرب بالطور."

فهذا الحديث صحيح؛

(3) حکمہ

وحكمه: وجوب العمل به بإجماع أهل الحديث، ومن يعتد به من الأصوليين والفقهاء. فهو حجة من حجج الشرع. لا يسع المسلم ترك العمل به⁷.

6 لغت میں لفظ صحیح یہ "سقیم" کی ضد میں استعمال کیا جاتا ہے (سقیم کا معنی ہے بیمار) لفظ صحیح (یہ لغوی معنی یعنی صحت مند) "اجسام" میں حقیق معنی میں ہے جب کہ "حدیث" میں حقیقی معنی میں نہیں۔

7 صحیح حدیث کا حکم: معتبر اصولیین، فقہاء اور محدثین کے نزدیک یہ اجماع ہے کہ "صحیح" حدیث پر عمل کرنا واجب ہے اور "صحیح حدیث" شرعی حجت دلیل میں شمار ہے اور کسی مسلمان کے لیے بھی اس پر عمل ترک کرنے کی چھوٹ نہیں۔



LESSON No.2

نوٹ: صحیح لذاتہ کے بعد صحیح لغیرہ کا مقام و مرتبہ ہے، لیکن صحیح لغیرہ کو بہتر سمجھنے کے لئے پہلے حسن لذاتہ سمجھنا ضروری، حسن لذاتہ سمجھنے کے بعد صحیح لغیرہ سمجھنا آسان ہے، ان شاء اللہ۔

2- الصحیح لغیرہ

3- حسن لذاتہ

(نوٹ: حسن لذاتہ میں خفیف الضبط اور صدوق کی اصطلاح سمجھنے پر تریز فرمائیے)

الحسن لذاتہ: (تیسیر مصطلح الحدیث الشیخ محمود الطحان)

1- تعریفہ المختار: ویمكن أن يعرف الحسن بناء على ما عرفه به ابن حجر بما

یلي: "هو ما اتصل سنده بنقل العدل الذي خف ضبطه، عن مثله إلى منتهاه،

من غير شذوذ ولا علة⁸."

2 حُكْمُهُ:

هو كالصحيح في الاحتجاج به، وإن كان دونه في القوة، ولذلك احتج به جميع الفقهاء،

وعملوا به، وعلى الاحتجاج به معظم المحدثين والأصوليين،⁹

3- مثاله:

ما أخرجه الترمذي قال: "حدثنا قتيبة، حدثنا جعفر بن سليمان الضبعي، عن أبي عمران الجوني، عن

أبي بكر بن أبي موسى الأشعري قال: سمعت أبي بحضرة العدو يقول: قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم: "إن أبواب الجنة تحت ظلال السيوف" ... الحديث².

فهذا الحديث قال عنه الترمذي: "هذا حديث حسن غريب."

⁸ اس کا معنی شرح میں ملاحظہ فرمائیے۔

⁹ حسن لذاتہ، حجت میں صحیح کی طرح ہے اگرچہ قوت میں صحیح سے کم ہے۔ اسی لیے تمام فقہاء نے حسن لذاتہ کو دلیل

بنایا ہے اور اس پر عمل کیا ہے محدثین اور علماء اصول کی ایک بہت بڑی تعداد نے اس کو دلیل اور حجت بنایا ہے۔

قلت: وكان هذا الحديث حسنا؛ لأن رجال إسناده الأربعة ثقات إلا جعفر بن سليمان الضبعي فإنه حسن الحديث لذلك نزل الحديث عن مرتبة الصحيح إلى مرتبة الحسن

حسن کی تعریف کا خلاصہ یہ ہے کہ

- (1) متصل ہو
- (2) عدل ہو
- (3) (خفيف الضبط) ضبط میں کمی ہو
- (4) معلل نہ ہو اور 5
- (5) شاذ نہ ہو

خفيف الضبط: میموری پاور میں تھوڑی سی کمزوری آجاتی ہے، وہ کیسے؟

مثال میں نے حدیث سنائی اور آپ نے سیکھ لیا، اب نیند سے اٹھا کر رات یادن میں کہوں یادس سال کے بعد بھی بلا کر کہوں کہ اچھا اس وقت پر میں نے آپ کو کیا سکھایا تھا؟ تو آپ نے آسانی سے مذکورہ چیز سنائی یعنی بغیر کسی ایک ر کلکیشن کے تو یہ ہے صحیح درجہ کاراوی اور ایک طریقہ ہے سنانے کیلئے تھوڑا وقفہ لیتا ہے اور سناتا ہے، اب راوی نے صحیح بولا یا نہیں؟ صحیح تو بولا ہے لیکن بولنے میں وقت لیا، اس کو کہتے ہیں ری کلکیشن، استحضار کے لئے وقت لیا، ری کلکٹ کرنے کے لئے تھوڑا سا وقت لے لیا اور رک رک کر سناتا ہے، اس کو کہتے ہیں خلل واقع ہوا اس کو خفيف الضبط کہتے ہیں، دیکھا جائے تو آج کے دور میں یہ عام بات ہے اور پورے خفيف الضبط ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ تھوڑی سی خفت آئی، ثقہ کے مقابلہ میں اسکے ضبط کے اندر اب یہ حسن درجہ کی ہو گئی۔ اللہ اکبر

نوٹ: میں نے یہاں ایک مثال دیکر سمجھایا صحیح اور حسن درجہ کے راوی میں فرق کے لئے اور بھی کئی طریقے ہیں جس کے ذریعہ محدثین فرق کرتے ہیں صحیح اور حسن درجہ کے راوی میں، 12 مراتب الرواة¹⁰ کا مستقل درس آنے والا

¹⁰ "تقريب التهذيب" الذي قرّب فيه ابن حجر كتابه "تهذيب التهذيب" الذي هدّب فيه ابن حجر كتاب الإمام الحافظ المزي "تهذيب الكمال" الذي هدّب فيه وكمال كتاب الإمام

ہے تفصیل کے ساتھ، اس میں اور فرق واضح ہو گا ان شاء اللہ۔

ما اتصل سنداً بنقل عدل خفيف الضبط یا خف ضبطه یعنی ضبط میں تھوڑی سے کمی آگئی ہو، راوی کے حافظہ و قوت ضبط کو جانچنے کے لئے اور صحیح درجہ کے راوی اور حسن درجہ کے راوی میں فرق کرنے کے لئے، محدثین کے پاس مختلف طریقے ہے۔

ابن قدامة "الکمال في معرفة أسماء الرجال"، وفيما يلي سنوردُ كلام ابن حجر رحمه الله في كل رتبة بما نصه في "التقريب."

فأولها: الصحابة : فأصرح بذلك لشرفهم. (المصدر : ملتنقى اهل الحديث)

الثانية : من أكد مدحه : إما : بأفعل : كأوثق الناس ، أو بتكرير الصفة لفظاً: كثقة ثقة، أو معنى: كثقة حافظ.

الثالثة: من أفردَ بصفةٍ , كثقةٍ , أو متقنٍ , أو ثبتٍ , أو عدل.

الرابعة : من قصر عن درجة الثالثة قليلاً , وإليه الإشارة : بصدوق , أو لا بأس به , أو ليس به بأس.

الخامسة : من قصر عن الرابعة قليلاً , وإليه الإشارة بصدوق سيء الحفظ , أو صدوق يهيم , أو له أوهام , أو يخطيء , أو تغير بأخرة / ويلتحق بذلك من رمي بنوع من البدعة , كالتشيع والقدر، والنصب , والإرجاء، والتهجم , مع بيان الداعية من غيره.

السادسة : من ليس له من الحديث إلا القليل , ولم يثبت فيه ما يترك حديثه من أجله , وإليه الإشارة بلفظ: مقبول , حيث يتابع , وإلا فلين الحديث.

السابعة : من روى عنه أكثر من واحد ولم يوثق , وإليه الإشارة بلفظ : مستور , أو مجهول الحال.

الثامنة : من لم يوجد فيه توثيق لمعتبر , ووجد فيه إطلاق الضعف , ولو لم يفسر , وإليه الإشارة بلفظ : ضعيف.

التاسعة : من لم يرو عنه غير واحد , ولم يوثق , وإليه الإشارة بلفظ : مجهول.

العاشرة : من لم يوثق البتة , وضعف مع ذلك بقادح , وإليه الإشارة : بمتروك , أو متروك الحديث , أو واهي الحديث , أو ساقط.

الحادية عشرة : من اتهم بالكذب.

الثانية عشرة : من أطلق عليه اسم الكذب , والوضع. (ملتنقى اهل الحديث)

صدوق او صدوق سبى الحفظ، صدوق بھم میں ابن حجر رحمۃ اللہ نے کیا فرق پیش کیا ہے؟¹¹

حسن درجہ کے راوی کے لئے، ابن حجر رحمہ اللہ نے صدوق کا لقب استعمال کیا ہے، **صدوق** جس میں حدیث سنانے میں وہم ہونا اور خطا ہونا یا زیادہ وہم کا شکار ہونا ایسے الفاظ اور ایسی کمزوریوں کی نسبت نہیں کی گئی ہو اور وہ حسن درجہ کا راوی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ حسن درجہ کا راوی حدیث سنانے میں خطا کا شکار نہیں ہوتا لیکن صحیح درجہ کے راوی

11 هل يُحسِّن حدیث الراوي الذي قال فيه الحافظ ابن حجر: صدوق يهم أو له أوهام؟

الشيخ محمد ناصر الالباني

السائل: قول ابن حجر - رحمه الله تعالى - فيمن يقول فيه: صدوق ربما وهم، صدوق له أوهام، صدوق في هذه المرتبة هل يحسن حديثه على الإطلاق؟

الشيخ: لا.

السائل: كيف؟

الشيخ: هذا إذا وقفنا عند قول الحافظ فإنما يعني أن حديثه دون الحسن، ولكنه ليس شديد الضعف بل هو مما يُستشهد به، من قال فيه: صدوق فقط فهو الذي يكون حديثه حسنًا، أما إذا قال فيه: صدوق سيء الحفظ، أو صدوق ربما وهم، أو صدوق له أوهام، فهذا حديثه ينزل عن مرتبة الحسن لكنه يُرثِّح أن يكون حسنًا بمجيئه من طريق أخرى مثل الطريق هذه، أقول: إذا وقفنا عند قول الحافظ هذا، لأن قول الحافظ في كتابه * التقريب * مثل هذا القول أو غيره هو اجتهاد في الغالب يكون على صواب، لكن أحيانًا يجانبه الصواب، لأنه كما نقول دائمًا: إنسان يخطئ ويصيب، فمن وقف عند قول الحافظ في راوٍ ما إنه صدوق يهم فلا ينبغي أن يحسن حديثه فضلًا عن أن يصححه.

ولكن أحيانًا يختلف وجهة نظر الباحثين عن قول ابن حجر العسقلاني في راوٍ ما بأنه صدوق يهم أو أنه مثلاً مستور أو مجهول أو ما شابه ذلك، يختلف الرأي، فقد يكون أحيانًا صدوق يهم كلمة: يهم الأرجح أن تُحذف، حينئذ يكون حديثه حسنًا، وقد يكون قوله أحيانًا في راوٍ ما إنه مستور، قد يكون الصواب أن يقال فيه صدوق وهكذا، إنما القصد أن الحافظ ابن حجر إذا قال في راوٍ ما: " صدوق يهم " وكان هذا مطابقًا للقول الراجح عند الأئمة الآخرين فيكون حديثه دون الحسن ولكنه يقبل التقوية بمثله وقد يرتقي حديثه بمثله إلى مرتبة الحسن، وقد يرتقي إذا كثرت أمثاله من الأسانيد إلى مرتبة الحديث الصحيح، وبهذا القدر كفاية، والحمد لله رب العالمين.

سے اسکے استحضار کی قوت کم رہتی ہے، جبکہ **صدوق سیئ الحفظ** (ایسا صدوق جس میں حدیث سنانے میں وہم ہونا اور خطا ہونا یا زیادہ وہم کا شکار ہونا ایسی کمزوریاں ظاہر ہو جائے) کا مرتبہ حسن لذاتہ درجہ کے راوی سے کم ہو جاتا ہے اور حسن لغیرہ کے مرتبہ میں شمار ہو جاتا ہے۔

صحیح اور حسن کا فرق

صحیح اور حسن میں کیا فرق ہوتا ہے؟

جواب: حسن میں بھی یہ 5 اصول ہے کہ

1- سند متصل ہونی چاہیے اور

2- عدل ہونا چاہیے (اخلاق میں کوئی کمی بھی نہیں ہو اور جھوٹا ہونے کا سوال ہی نہیں اٹھتا، اخلاقی اعتبار سے کوئی بھی کمی نہیں ہے) لیکن

3- ضبط میں تھوڑی سی کمی ہوتی ہے، حسن کی تعریف خفیف الضبط ہے یعنی قوت حافظہ و ضبط میں کمی اور کمی کا مطلب وہ کمی نہیں کہ بھول جانا اور غلط یاد کر لینا، باقی کے اصول اور شرطیں وہی ہیں جو صحیح کی تعریف میں ہے

4- معلل نہ ہو اور

5- شاذ نہ ہو

صحیح لغیرہ اور حسن میں کیا فرق ہے؟

نوٹ: صحیح کے بعد حسن لذاتہ (خف ضبط) کہا گیا تھا، تام الضبط کے مقابلہ میں تھوڑا خفیف درجہ واقع ہوا، میموری پاور میں راوی کا حافظہ تھوڑا کم ہو تو درجہ گرا کر کہا گیا حسن لذاتہ، ایسے ہی جب کئی حسن لذاتہ درجہ کے اسانید جمع ہوں تو یہ پورے ملکر ہو جاتے ہیں صحیح لغیرہ اور رہا حسن لذاتہ اگر ایک سند ہو حسن کے درجہ میں تو حسن لذاتہ کہتے ہیں، کئی سندیں حسن لذاتہ کے لیول پر ہو تو تو اس کو صحیح لغیرہ کہتے ہیں بس اتنا ہی فرق ہے صحیح لغیرہ اور حسن لذاتہ میں۔

2. **الصحيح لغيره:**¹² (تيسير مصطلح الحديث الشيخ محمود الطحان)

1- تعريفه:

هو الحسن لذاته إذا روي من طريق آخر مثله أو أقوى منه. وسمي صحيحا لغيره؛ لأن الصحة لم تأت من ذات السند الأول، وإنما جاءت من انضمام غيره له. ويمكن تصوير ذلك بمعادلة رياضية على الشكل التالي:

حسن لذاته + حسن لذاته = صحيح لغيره

2- مرتبته:

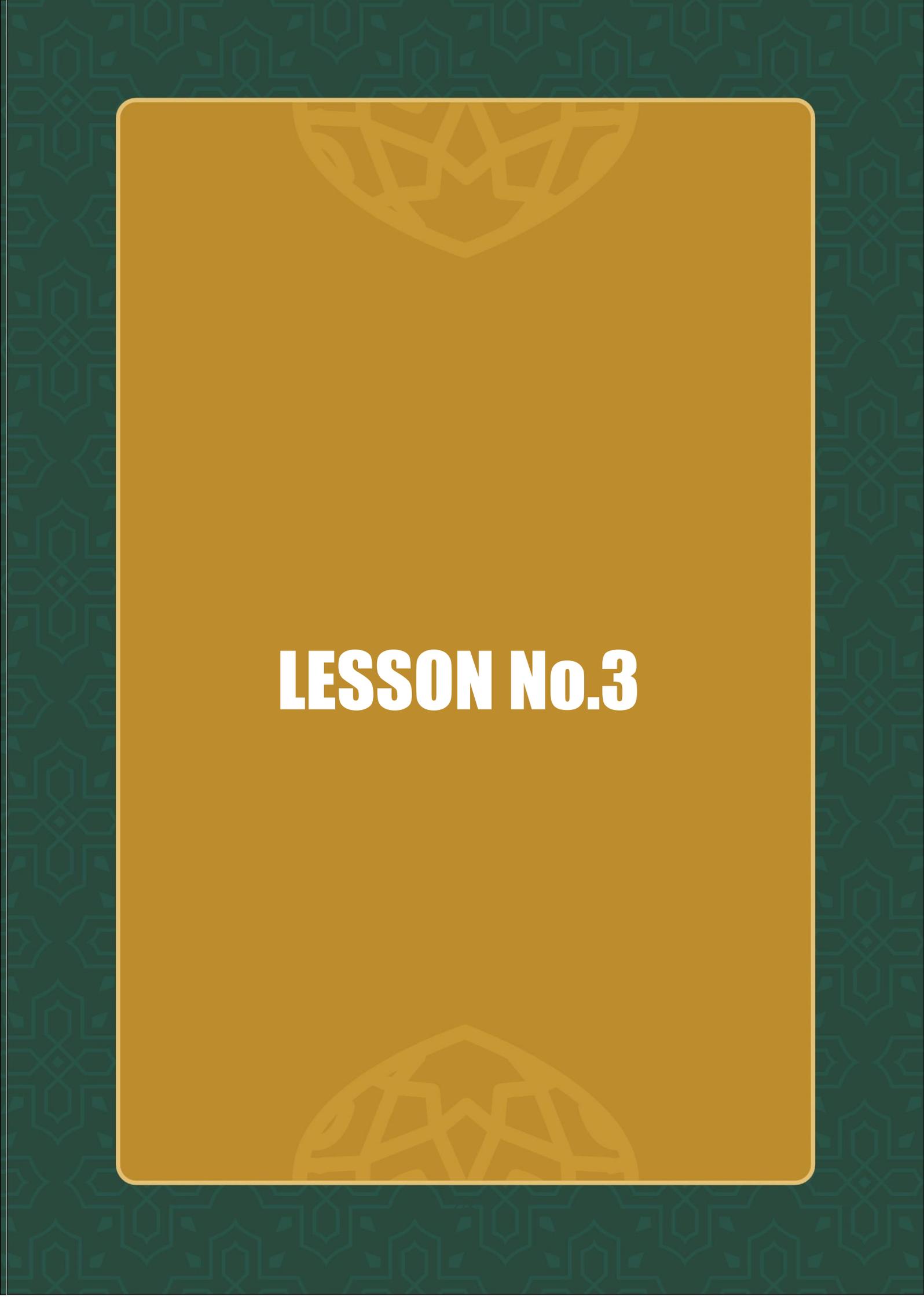
هو أعلى مرتبة من الحسن لذاته، ودون الصحيح لذاته.¹³

3- مثاله:

حديث محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلاة" قال ابن الصلاح: "فمحمد بن عمرو بن علقمة من المشهورين بالصدق والسيانة، لكنه لم يكن من أهل الإتقان، حتى ضعفه بعضهم من جهة سوء حفظه، ووثقه بعضهم لصدقه وجلالته، فحديثه من هذه الجهة حسن، فلما انضم إلى ذلك كونه روي من أوجه أخر زال بذلك ما كنا نخشاه عليه من جهة سوء حفظه، وانجبر به ذلك النقص اليسير، فصح هذا الإسناد، والتحق بدرجة الصحيح".

12 حسن لذاته حديث جس کو اسی جیسے یا اس سے بھی قوی کسی دوسرے طریق سے روایت کیا جائے اور اس حدیث کو "صحیح لغيره" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس حدیث کی صحت خود اس حدیث کی سند سے نہیں آتی بلکہ دوسری سند کے اس کے تائید کی وجہ سے ہے۔ ہم اس کو درج ذیل ریاضی حساب کے طریقہ سے سمجھ سکتے ہیں، حسن لذاته + حسن لذاتہ = صحیح لغيره

13 "صحیح لغيره" کا مرتبہ "حسن لذاتہ" سے اوپر اور "صحیح لذاتہ" سے کم ہے مرتبہ میں۔

The background features a repeating geometric pattern of interlocking hexagons and octagons in a teal color. A large, semi-transparent golden-yellow rectangle with rounded corners is centered on the page. At the top and bottom of this rectangle, there are faint, stylized golden-yellow arches that resemble architectural elements like domes or arches.

LESSON No.3

حسن لغيره کیا ہے؟¹⁴

الحسن لغيره:

١ - تعريفه:

14 هل يُحسِّن حديث الراوي الذي قال فيه الحافظ ابن حجر: صدوق يهمل أو له أوهام؟

الشيخ محمد ناصر الالباني

السائل: قول ابن حجر - رحمه الله تعالى - فيمن يقول فيه: صدوق ربما وهم، صدوق له أوهام،

صدوق في هذه المرتبة هل يحسن حديثه على الإطلاق؟

الشيخ: لا.

السائل: كيف؟

الشيخ: هذا إذا وقفنا عند قول الحافظ فإنما يعني أن حديثه دون الحسن، ولكنه ليس شديد الضعف بل هو مما يُستشهد به، مَنْ قال فيه: صدوق فقط فهو الذي يكون حديثه حسنًا، أما إذا قال فيه: صدوق سيء الحفظ، أو صدوق ربما وهم، أو صدوق له أوهام، فهذا حديثه ينزل عن مرتبة الحسن لكنه يُرشَّح أن يكون حسنًا بمجيئه من طريق أخرى مثل الطريق هذه، أقول: إذا وقفنا عند قول الحافظ هذا، لأن قول الحافظ في كتابه * التقريب * مثل هذا القول أو غيره هو اجتهادٌ في الغالب يكون على صواب، لكن أحيانًا يجانبه الصواب، لأنه كما نقول دائمًا: إنسان يخطئ ويصيب، فمن وقف عند قول الحافظ في راوٍ ما إنه صدوق يهمل فلا ينبغي أن يحسن حديثه فضلًا عن أن يصححه.

ولكن أحيانًا يختلف وجهة نظر الباحثين عن قول ابن حجر العسقلاني في راوٍ ما بأنه صدوق يهمل أو أنه مثلاً مستور أو مجهول أو ما شابه ذلك، يختلف الرأي، فقد يكون أحيانًا صدوق يهمل كلمة: يهمل الأرجح أن تُحذف، حينئذ يكون حديثه حسنًا، وقد يكون قوله أحيانًا في راوٍ ما إنه مستور، قد يكون الصواب أن يقال فيه صدوق وهكذا، إنما القصد أن الحافظ ابن حجر إذا قال في راوٍ ما: " صدوق يهمل " وكان هذا مطابقًا للقول الراجح عند الأئمة الآخرين فيكون حديثه دون الحسن ولكنه يقبل التقوية بمثله وقد يرتقي حديثه بمثله إلى مرتبة الحسن، وقد يرتقي إذا كثرت أمثاله من الأسانيد إلى مرتبة الحديث الصحيح، وبهذا القدر كفاية، والحمد لله رب العالمين.

هو الضعيف إذا تعددت طرقه، ولم يكن سبب ضعفه فسق الراوي أو كذبه¹⁵.
يستفاد من هذا التعريف أن الضعيف يرتقي إلى درجة الحسن لغيره بأمرين، هما:
أ- أن يروى من طريق آخر فأكثر، على أن يكون الطريق الآخر مثله أو أقوى منه.
ب- أن يكون سبب ضعف الحديث إما سوء حفظ راويه، وإما انقطاعاً في سنده، أو جهالة في رجاله.

٢ - سبب تسميته بذلك¹⁶:

وسبب تسميته بذلك أن الحسن لم يأت من ذات السند الأول، وإنما أتى من انضمام غيره له.

ويمكن تصوير ارتقاء الحديث الضعيف إلى مرتبة "الحسن لغيره" بمعادلة رياضية على النحو التالي:

ضعيف + ضعيف = حسن لغيره

٣ - مرتبته¹⁷:

15 ضعيف (منجبر) حديث جس کے طرق متعدد ہوں، جب کہ اس کی اسناد کا ضعف، راوی کا فسق یا کذب کے سبب نہ ہو اس تعریف سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ "ضعیف (منجبر)" دو اسباب کی وجہ سے "حسن" کے درجے تک پہنچ جاتی ہے

(1) ایک یہ کہ وہ ضعیف حدیث ایک یا اس سے زیادہ طرق سے بھی مروی ہو بشرطیکہ وہ دوسرا طریق یا تو اسی پہلے طریق جیسا ہو یا اس سے قوی ہو۔

(2) دوسری یہ کہ حدیث کے ضعف کا سبب 1 راوی کے حافظہ کی خرابی ہو، 2 یا اسناد میں انقطاع۔ 3 یا کسی راوی کا مجہول ہونا۔

16 "حسن لغيره" کی وجہ تسمیہ: اس حدیث کا یہ نام رکھے جانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ "حسن" حدیث اپنی سند کی وجہ سے حسن نہیں بنی بلکہ اپنے تائید میں ایک دوسری سند کے مل جانے سے "حسن" بنی ہے۔

ہم اس کو درج ذیل ریاضی حساب کے طریقہ سے سمجھ سکتے ہیں:

ضعیف (منجبر) + ضعیف (منجبر) = حسن لغيره۔

17 حسن لغيره "درجہ میں "حسن لذاتہ" سے کم ہوتی ہے۔ "حسن لغيره" کے حکم جاننے کا یہ فائدہ ہے کہ ہے کہ اگر

الحسن لغيره أدنى مرتبة من الحسن لذاته.

"وينبني على ذلك أنه لو تعارض الحسن لذاته مع الحسن لغيره قدم الحسن لذاته.

٤ - حكمه:

هو من المقبول الذي يحتج به.

٥ - مثاله:

"ما رواه الترمذي وحسنه، من طريق شعبة، عن عاصم بن عبيد الله، عن عبد الله بن عامر بن ربيعة، عن أبيه، أن امرأة من بني فزارة تزوجت على نعلين، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أرضيت من نفسك ومالك بنعلين؟" قالت: نعم، قال: فأجاز."

قال الترمذي: "وفي الباب عن عمر، وأبي هريرة، وسهل بن سعد، وأبي سعيد، وأنس، وعائشة، وجابر، وأبي حدرد الأسلمي."

قلت: فعاصم ضعيف لسوء حفظه، وقد حسن له الترمذي هذا الحديث لمجيئه من غير وجه

الشرح

حسن لغيره مرتبة کاراوی؟، صدوق سیئ الحفظ؟

صدوق سیئ الحفظ، وہ راوی جو استحضار کے لئے بہت وقت لیتا ہے اس کو کہتے صدوق سیئ الحفظ ہے، یاد کر لیتا ہے لیکن بہت زیادہ وقت لیتا ہے استحضار کے لئے اور ساتھ میں وہم (غلطی) کا اور بہت آخطاء کا شکار بھی ہوتا ہے، اس وجہ سے 1 ثقہ، 2 صدوق اور تیسری قسم (کیٹیگری) پیش آگئی یعنی 3 صدوق سیئ الحفظ (ایسا صدوق جس میں حدیث سنانے میں وہم ہونا اور خطا ہونا یا زیادہ وہم کا شکار ہونا ایسی کمزوریاں ظاہر ہو جائے) کی موافقت اور مدد کے لئے اگر کوئی اسی طرح کاراوی مل جاتا ہے تو اس کو کہتے ہیں حسن لغيره یعنی خود سے وہ حسن درجہ کی روایت ثابت نہ ہوئی، بلکہ کسی اور کی مدد سے حسن ہوگئی (اذ تعدت طرقہ) ¹⁸

"حسن لذاته" کا "حسن لغيره" کے ساتھ ٹکراؤ ہو جائے تو "حسن لذاته" مقدم ہوگی۔

¹⁸ مجہول الحال اور مستور ہے، بہت سارے ایسے راوی جمع ہو گئے جن کے بارے میں یہ پتہ چلے کہ وہ مجہول الحال ہے، اسی طرح بہت سارے مستور ہیں لیکن متن ایک جیسا آرہا ہے اب ظاہر بات ہے اتنے مستور جب جمع ہو

صدوق سیی الحفظ کی قبولیت کے لئے محدثین کیا شرط لگاتے ہیں؟

جواب ہے کہ محدثین کہتے ہیں کہ ضعیف منجبر ہونا چاہئے، اگر اسکی تائید میں اسی طرح کاراوی آجائے تو اس وقت قبول کیا جائے گا ورنہ اس وقت تک اس کو قبولیت کے درجہ سے روک دیا جائے گا اور اگر دوسرا راوی آگیا تائید میں تو اس سند کو کہتے ہیں حسن لغیرہ ہے۔¹⁹

جائیں اور یہ سب ایک جیسا متن پیش کر رہے ہیں تو فیصلہ یہ لیا جاتا ہے کہ اس کی کچھ نہ کچھ اصل تو ہوگی (مستور اذا تعددت طرقه) نوٹ: یہاں مجہول العین کی بات نہیں ہو رہی ہے کیونکہ، مجہول العین کو تورد کر دیا ہے، علمائے کرام نے، لیکن مجہول الحال اور مستور کے بارے میں محدثین یہ تعریف پیش کرتے ہیں کہ (المرتبة السابعة: من روى عنه أكثر من واحد ولم يوثق، وإليه الإشارة بلفظ: مستور، أو مجهول الحال.

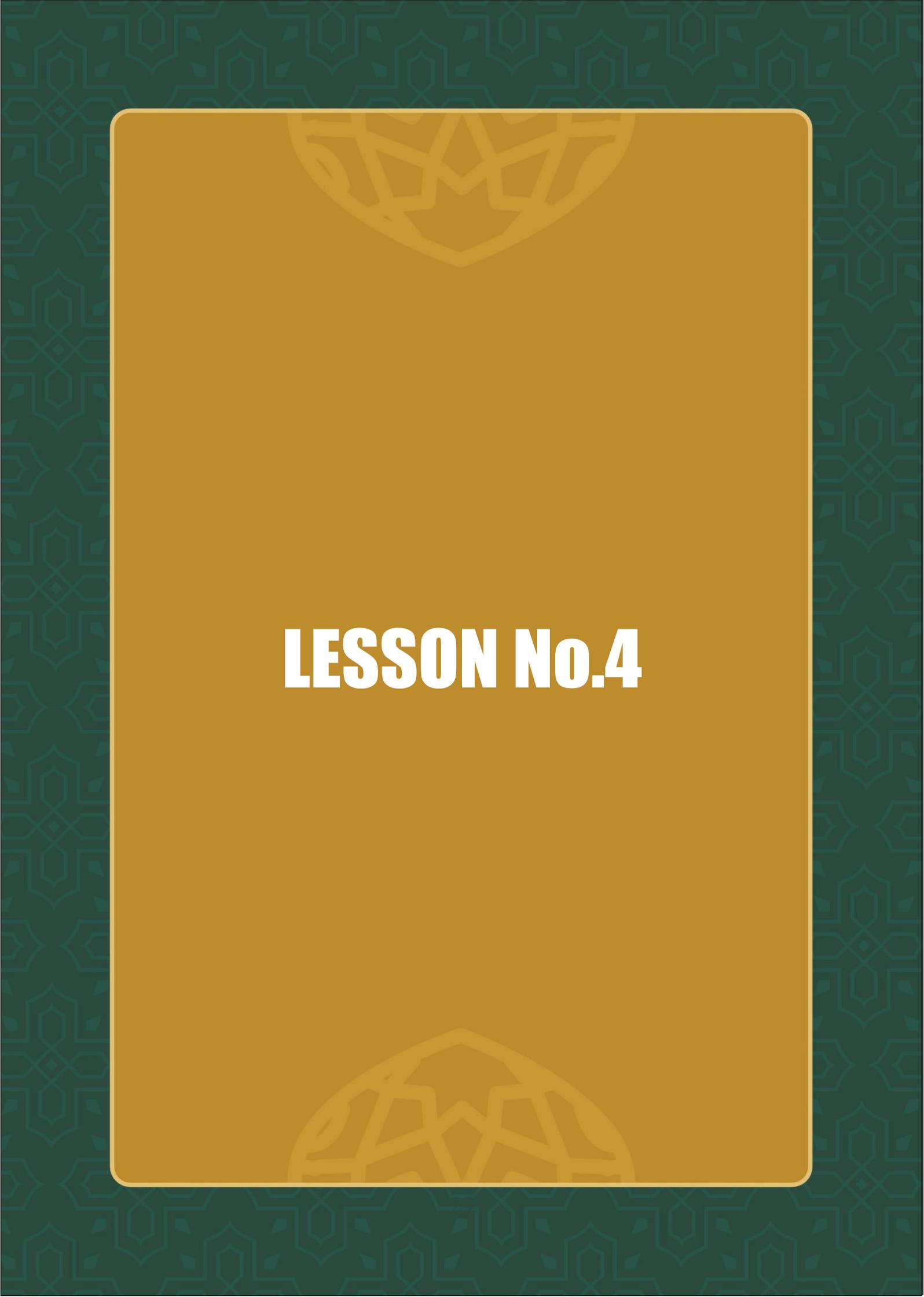
¹⁹ ابن حجر نے صحیح، حسن، ضعیف منجبر و ضعیف غیر منجبر میں فرق کیسے کیا؟

جواب: مندرجہ ذیل میں ابن حجر کے عربی عبارات ملاحظہ فرمائیے

الثالثة: من أفرد بصفة، كثقة، أو متقن، أو ثبت، أو عدل.

الرابعة: من قصر عن درجة الثالثة قليلا، وإليه الإشارة: بصدوق، أو لا بأس به، أو ليس به بأس.

الخامسة: من قصر عن الرابعة قليلا، وإليه الإشارة بصدوق سيء الحفظ، أو صدوق يهيم، أو له أوهام، أو يخطيء، أو تغير بأخرة / ويلتحق بذلك من رمي بنوع من البدعة، كالتشيع والقدر، والنصب، والإرجاء، والتهجم، مع بيان الداعية من غيره.

The background features a repeating geometric pattern of interlocking hexagons and octagons in a teal color. A large, rounded rectangular area in the center is filled with a solid mustard yellow color. At the top and bottom of this yellow area, there are faint, stylized golden-yellow geometric patterns that resemble the top and bottom of a dome or a similar architectural structure.

LESSON No.4

حسن لغيره

*ضعيف منجبر²⁰ *ضعيف غير منجبر

²⁰ المحدث الدكتور ماهر الفحل

متى يتقوى الحديث الضعيف ؟

ليس كل حديث ضعيف يتقوى بالمتابعات والشواهد ؛ فإنَّ بعض الأحاديث يتقوى بذلك ، إذا كان الضعف يسيراً ؛ مثل : الغفلة ، وكثرة الغلط لمن كان حديثه كثيراً ، وسوء الحفظ ، والاختلاط ، وغيرها من أسباب الضعف غير الشديدة.

ونستطيع أن نُقعد لذلك قاعدة ، وهو : أن كل ما كان ضعفه بسبب عدم ضبط راويه الصدوق الأمين _ الذي لم تثلّم عدالته _ فإنَّ كثرة الطرق تقويه ؛ فتنفعه المتابعات والشواهد ، و يجبر ضعفه بمجيئه من طريق آخر ، ونستفيد من تلك الطرق المقوية أن حفظ الراوي الأول لم يختل في هذا لحديث خاصة ، بل إنَّه حفظ هذا الحديث ؛ بدليل المتابعات ، أو الشواهد ، وبهذا يرتقي من درجة الضعيف إلى درجة الحسن لغيره.

ويضاف إلى هذا : ما كان ضعفه لإرسال ، أو عنعنة مدلس ، أو لجهالة حال بعض رواته ، أو لانقطاع يسير ؛ فإنَّ هذا الضعف يزول بمجيئه من طريق آخر ، ويصير الحديث حسناً لغيره ؛ بسبب العاضد الذي عضده.

أمّا إذا كان الضعف شديداً ، فهذا لا تنفعه المتابعات ولا الشواهد ، ولا يرتقي حديثه عن درجة الضعيف ، ومثل هذا : من وصف بالكذب ، أو اتهم فيه ، وكذلك من وصف بالفسق ، وكذلك الهلكى ، والمتروكين ، وشديدي الضعف ، فمن كان ضعفه هكذا لا تؤثر فيه كثرة الطرق ، ولا يرتقي عن درجة الضعيف ؛ لشدة سوء أسباب هذا الضعف ، وتقاعد الجابر عن جبره ، وهذه تفاصيل تدرك بالمباشرة ، قال الحافظ ابن حجر في النزهة : ((ومتى توبع السيء الحفظ بمعتبر كأن يكون فوقه أو مثله ، لا دونه ، وكذا المختلط الذي لم يتميز والمستور ، والإسناد المرسل وكذا المدلس إذا لم يعرف المحذوف منه ، صار حديثهم حسناً ، لا لذاته بل وصفه بذلك باعتبار المجموع من المتابع والمتابع لأن مع كل واحد منهم احتمال كون روايته صواباً ، أو غير صواب على حدٍ سواء)) .

(محاضرات في علوم الحديث) محاضرة 4

اگر راوی صدوق سیئ الحفظ ہے لیکن جب اس کی تائید میں الگ الگ طرق جمع ہو جاتے ہیں تو یہ حسن ہے غیر کے ساتھ، اس کو کہتے ہیں حسن لغیرہ۔

حسن لغیرہ کا درجہ کب ملتا ہے؟

اس میں سیئ الحفظ درجہ کاراوی ہوتا ہے اور اس سند کے تین شرط پورے ہونا ضروری ہے۔
ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ

(1) 1- ضعیف منجبر ہو یعنی کے سدھرنے کے قابل ہوں، ضعیف یسیر ہو، بہت معمولی سا

ضعف ہو، پرلے درجے کی ضعیف نہ ہو، یعنی متروک نہ ہو، ضعیف غیر منجبر نہ ہوں

یعنی اگر منجبر ہونے کے لائق ہی نہیں ہے تو وہ ضعیف درجہ کی ہو جائے گی۔

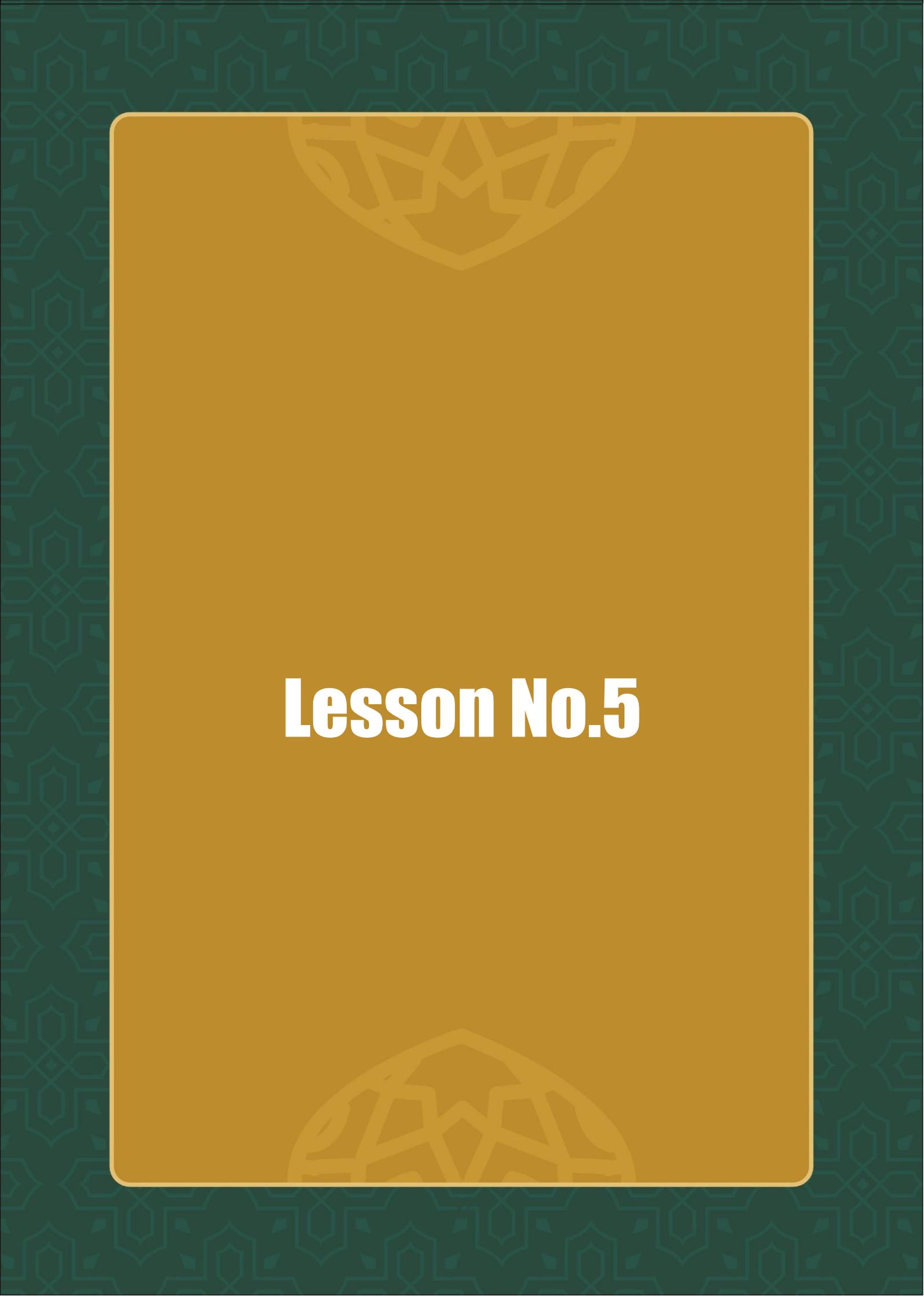
(2) یہ کمزوری عدالت میں نہ ہو بلکہ ضبط سے متعلق ہو۔

(3) 3- وہ اس سے زیادہ اوثق سے نہ ٹکرائے۔

یہ سب شرطیں لگا کر علمائے کرام نے حسن لغیرہ کی اجازت دیتے ہیں۔ (تقریب مصطلح الحدیث
للجربوعی نے مختلف علماء کی تعریفات نقل کرنے بعد یہ خلاصہ درج کیا ہے)

کیا حسن لغیرہ محدثین کے پاس مقبول نہیں؟

بعض لوگوں نے اختلاف کیا اور کہا کہ حسن لغیرہ کوئی قسم ہی نہیں ہے، بلکہ مبتدع قسم ہے نعوذ باللہ نعوذ باللہ، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن لغیرہ کو استعمال کیا ہے اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حسن لغیرہ کو استعمال کیا ہے اور امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا فتح المغیث میں کہ اکثر محدثین، اکثر فقہاء نے اعتماد کیا ہے حسن لغیرہ کو، بلکہ انہوں نے جمہور اور اکثر کا دعویٰ کیا ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے حسن لغیرہ کا ثبوت پیش کیا ہے اور علل ترمذی پڑھیے آپ اس میں پائیں گے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہاں پر حسن لغیرہ کو قبول کیا ہے اور اس کا سبب بھی ملتا ہے، تو بعض لوگ جلدی میں آکر حسن لغیرہ کا انکار کر دیتے ہیں۔ **فتدبر**

The background features a repeating geometric pattern of interlocking hexagons and octagons in a teal color. A large, faint, golden-yellow geometric design is centered on the page, partially obscured by the text.

Lesson No.5

مراتب الرواة

مراتب الرواة کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ راویوں کے الگ الگ مراتب ہوتے ہیں کچھ راوی ہوتے ہیں جن کی بات فوراً قبول کر لی جاتی ہے اور کچھ ایسے راوی ہوتے ہیں کہ جن کو مددگار (سپورٹر) کی ضرورت ہوتی ہے اور کچھ ایسے راوی ہوتے ہیں کہ جن کی روایت قبول نہیں کی جاتی، محدثین نے جو قوانین بنائے وہ (فہم عام) common sense کے مطابق ہے کہ کس کی بات قبول کی جائے اور کس کی بات قبول کی نہ جائے، محدثین نے کافی اس پر محنت کی ہے اور انہوں نے جو گفتگو کی ہے میں اس کو آپ کے سامنے رکھوں گا۔

ابن حاتم نے مراتب الجرح والتعديل میں کہا کہ۔ راوی پر جرح کی جاتی ہے یا تعديل کی جاتی ہے، ابن ابی حاتم نے کافی اس پر محنت کی ہے اور امام ذہبی نے اس میں توسع کیا اور امام سخاوی کہتے ہیں کہ بعد کے لوگوں نے ایسا کوئی اضافہ نہیں کیا کہ جس سے ابن ابی حاتم پر حرف آئے، امام ذہبی نے تفصیلی کام کیا یہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ ایسا کام کیا کہ جس کی وجہ سے وضاحت مل جاسکتی ہے سپورٹ کے انداز میں کام کیا کوئی ایسا اعتراض یا تضاد والا معاملہ نہیں ہے، تو ابن ابی حاتم کے لئے تو فضل ہے کہ انہوں نے اس بارے میں کافی محنت کی، ابن ابی حاتم نے اور ان کے بعد امام ذہبی اور ان کے بعد علامہ عراقی نے کافی محنت کی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ عراقی کے بہت سارے شاگرد ہوئے ہیں، اس میں سے جو ابرز شاگرد ہے ان کا نام ہے ابن حجر پھر ابن حجر کے بعد امام سیوطی اور ان کے بعد امام سخاوی انہوں نے فتح المغیث میں یہ ساری تاریخ جمع کی ہے کہ راویوں کو کب لیا جاتا ہے؟ اور کب نہیں لیا جاتا ہے اور ابن حجر نے اس بارے میں جب تقریب التہذیب کتاب کی ترتیب دی تو انہوں نے امام مزنی کی کتاب کو بنیاد بنایا، اور یہ امام مزنی کون ہے؟ یہ سسرے ہے ابن کثیر کے یعنی کے امام ابن کثیر داماد ہے امام مزنی کے، امام مزنی، ابن تیمیہ کے معاصر مع شاگرد ہے، امام مزنی نے کمال کیا کہ کتب ستہ کے راویوں پر تفصیلی طور پر 50 جلدوں میں کتاب لکھ ڈالی اس کا نام ہے تہذیب الکمال، ابن حجر نے دیکھا کہ 50 جلدوں میں لکھنا اور عام لوگوں کو یاد رکھنا مشکل ہے تو اس کے لئے انہوں نے خلاصہ و اختصار کا انداز اپنایا، ایک راوی کے بارے میں کہ وہ جرح کے درجہ میں ہے یا تعديل کے درجہ میں ہے؟ آخر کیا لیول پر ہے، تو انہوں نے راویوں کے 12 درجات بنائے اس کو کہتے ہیں مراتب الجرح والتعديل جو مراتب الرواة راویوں کے انہوں نے درجہ بندی کی ہے اس میں انہوں نے پہلے اعلیٰ مرتبہ کے کون ہے اور اسکے بعد کے کم مرتبہ اور اس کے بعد اور تھوڑے کم مرتبہ کے ہوتے ہیں، ہوتے ہوتے آخر میں 12 میں سب سے خطرناک یا بیکار راوی یا جس کو رد کر دیا جائیگا تو یہ جو درجات ہوتے ہیں انکو ابن حجر نے سامنے رکھ کر تہذیب التہذیب جب کتاب لکھی تو یہ 6 جلدوں میں چھپی ہے تو اس کے بعد پھر ابن حجر نے یہ بھی سوچا کہ ایسا ہونا چاہئے کہ ایک راوی کے بارے میں ایک دو سطر میں لکھ دیا

جائے کہ یہ قبول میں ہے یا نہیں ہے اگر ہے تو کیا لیول پر ہے؟ تو ابن حجر نے تقریب التہذیب کتاب لکھی اور انہوں نے اس کے اندر اور اسی طریقہ سے نخبہ / نزہۃ النظر میں مراتب الرواۃ پر گفتگو کی ہے، نخبہ / نزہۃ النظر ابن حجر کی مصطلحات الحدیث کے باب میں مایہ ناز کتاب ہے، ابن حجر رحمۃ اللہ کی تحقیق کے مطابق محدثین کے تعامل کے حساب سے، رواۃ کے بارہ درجات و مراتب (level) آتے ہیں۔

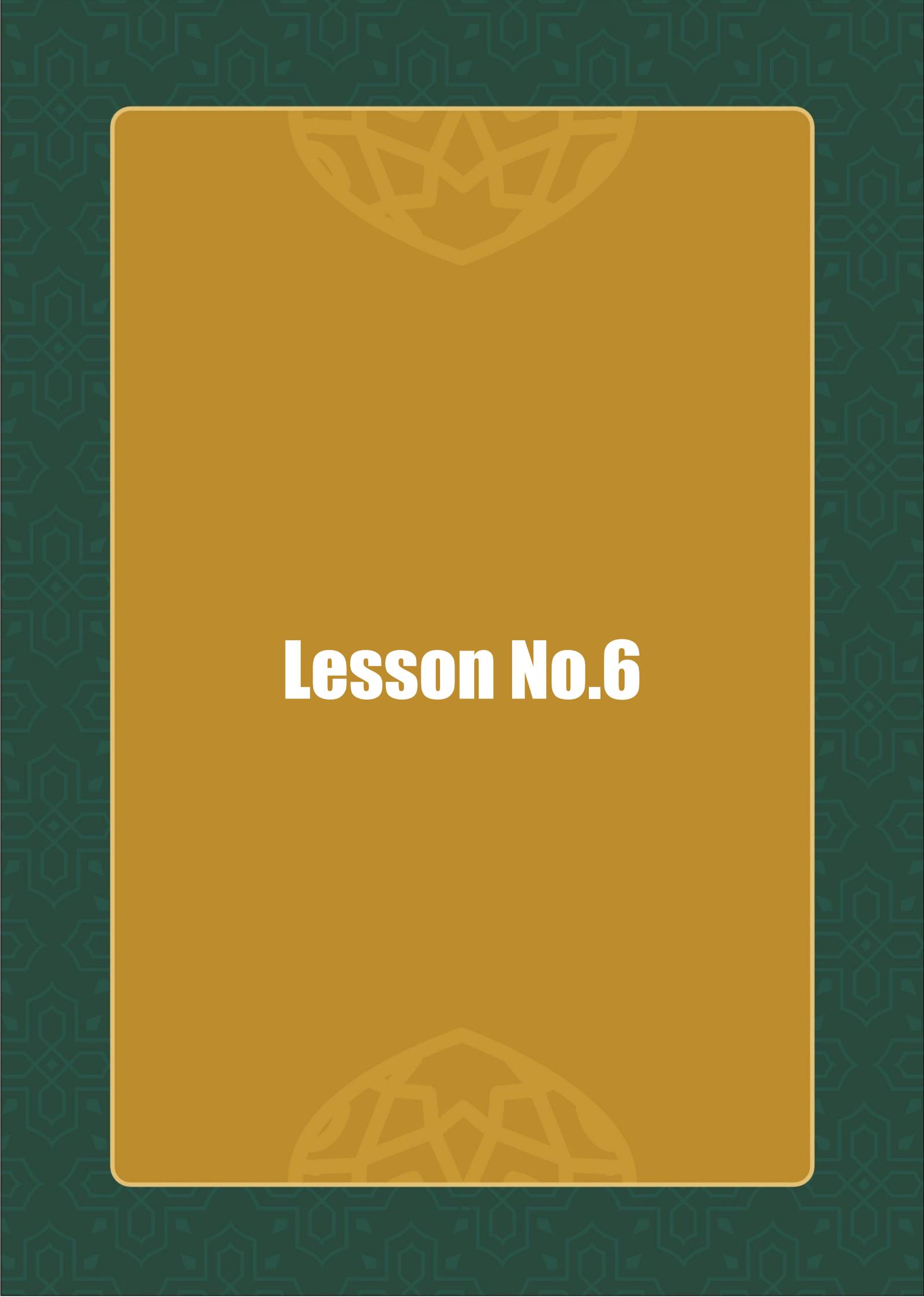
نوٹ: ان شاء اللہ اگلے دورہ یا Course، میں مراتب الرواۃ (12 مراتب) پر تفصیل سے

ہم پڑھیں گے ان شاء اللہ

نوٹ: حدیث صحیح اور ضعیف بھی ہوتی ہے جیسا کہ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ اذا صح الحدیث فھو مذہبی، صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے، مطلب صحیح اور ضعیف میں فرق کرنا چاہئے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت پہلے یہ جملہ کہا تھا، اور محدثین بھی یہی کرتے ہیں اور احادیث کو صحیح اور ضعیف میں بانٹتے ہیں۔

اگر آپ غور کر کے دیکھیں گے تو محدثین کا بڑا عظیم کارنامہ نظر آتا ہے، مستشرقین نے کافی محدثین پر ریسرچ کیا اور آخر میں انہوں نے طے کیا اور کہا کہ ہم محدثین پر کئی سالوں سے ریسرچ کر رہے ہیں تاکہ کچھ غلطی نکالی جائے لیکن غلطی نکال نہیں پائے کیوں کہ محدثین نے اس طریقہ سے تاریخ کو محفوظ کیا کہ ویسے انداز میں کسی قوم نے تاریخ کو محفوظ نہیں کیا۔ (مقدمہ الاصابہ بزبان انگریزی۔ اسپرنگر مستشرق)

ASK ISLAM PEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia



Lesson No.6

ضعیف (غیر منجبر)

نوٹ: اس سبق میں ترکیز کیجئے ان اصطلاحات پر 1- مردود ضعیف 2- غیر منجبر ضعیف

۱- **تعریفہ: الضعیف:** (تیسیر مصطلح الحدیث، محمود الطحان)

أ- لغة: ضد القوي، والضعف حسي ومعنوي، والمراد به هنا الضعف المعنوي²¹.

ب- اصطلاحاً: هو ما لم يجمع صفة الحسن، بفقد شرط من شروطه²².

قال البيهقي في منظومته:

وكل ما عن رتبة الحُسنِ قَصُرُ ... فهو الضعیف وهو أقسام كُثُرُ²³

۲- **تفاوتہ:**

ويتفاوت ضعفه بحسب شدة ضعف رواته وخفته، كما يتفاوت الصحيح. فمنه الضعیف، ومنه

الضعیف جداً، ومنه الواهي، ومنه المنكر، وشر أنواعه الموضوع²⁴

۴- **مثالہ:**

ما أخرجه الترمذي من طريق "حكيم الأثرم" عن أبي تميمه الهجيمي، عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "من أتى حائضاً أو امرأة في دبرها أو كاهناً فقد كفر بما أنزل

21 لغوی تعریف: لغت میں ضعیف قوی کی ضد میں مستعمل ہے۔ یعنی کمزور اور کمزوری حسی بھی ہوتی ہے اور معنوی بھی۔ مگر یہاں معنوی کمزوری مراد ہے۔

22 یہ وہ حدیث (غیر منجبر) ہے جس میں حدیث حسن کی کوئی شرط مفقود ہو اور صفت حسن سے محروم ہو۔

23 ہر وہ حدیث (غیر منجبر) جو "حسن" کے مرتبہ سے کم ہو، وہ ضعیف ہے اور اس کی بے شمار اقسام ہیں

24 مردود و غیر منجبر ضعیف میں بھی مراتب (درجہ بندی) ہیں، راویوں میں ضعف کی شدت اور کمی کے اعتبار سے، جیسے صحیح میں مراتب ہوتے ہیں، مردود و غیر منجبر میں کچھ "ضعیف" کچھ بہت ضعیف اور کوئی "واہی" کہلاتی ہے اور منکر ہے اور سب سے بدتر قسم کا نام "موضوع" ہے۔

علی محمد، ثم قال الترمذي بعد إخراجہ: "لا نعرف هذا الحديث إلا من حديث حكيم الأثرم عن أبي تميمه الهجيمي عن أبي هريرة" ثم قال: "ضعف محمد هذا الحديث من قبل إسناده" قلت: لأن في إسناده حكيم الأثرم، وقد ضعفه العلماء، فقد قال عنه الحافظ ابن حجر في تقريب التهذيب: "فيه لين."

حدیث ضعیف کب ہو جاتی ہے؟ اور اسکا کیا حکم ہے؟

مختصر ایہ کہ یا تو راوی پر طعن یا تو سند میں کچھ کمی ہوتی ہے،

1- راوی پر طعن:

راوی پر جرح و تعدیل کے احکامات سے واقفیت ضروری ہے گویا کہ آپ کو 12 درجات یاد رکھنا ہے یہ درجہ بنے کیسے؟ جیسے جیسے راوی میں کمزوری آتی جاتی ہے تو مرتبہ میں کمی آتی جاتی ہے اور ایک وقت پر مردود ہو جاتا ہے اور جو مردود ہے اس کے بھی کئی درجات ہیں لیکن ہر ایک اپنے درجہ کے حساب سے رد کر دیا جاتا ہے تو کا من سنس بتاتا ہے کہ واقعی ایک ایسی درجہ بندی ہونی چاہئے اگر کوئی 90 نمبر لایا اور کوئی 100 لایا اور کوئی 70 تو کوئی 60 اور 0 کوئی لایا اور پھر آپ نے سب کو برابر کر دیا تو یہ انصاف کے خلاف ہے، قرآن میں کہا اللہ نے **وان جاءكم فاسق بنباء فتبينوا** اگر فاسق کوئی بھی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لو، (جاء کم) آنا یعنی اس سے سند کی اہمیت ثابت ہوئی اگر خبر لانے والا ہے تو عدالت اور ضبط کو چیک کیا جائے گا، اور سند و متن کو کراس چیک کرو تو ظاہر ہے کہ علت اور شاذ کا پتہ چل جاتا ہے،

ابن حجر نے راویوں کو بارہ درجات میں بانٹا ہے یا تو تعریف کی جاتی ہے تب وہ قبول کے درجہ میں آنے لگتا ہے اور اگر راوی کے بارے میں اس کی کمزوری بتادی جاتی ہے تو اس کی سند اور روایت کو رد کر دیا جاتا ہے اس کمزوری کے بھی مراتب ہیں، لہذا قبول اور رد کئے جانا کا معاملہ کے اعتبار سے ابن حجر نے راویوں کے بارہ درجات بتائے ہیں۔

2- سندوں میں جو عیب ہوتا ہے یا نقص یا طعن یعنی کمزوری ثابت ہوتی ہو تو یہ بھی ایک سبب

ہے ضعف حدیث کے لئے

اس پر بھی شیخ ابن عثیمین نے آسان طریقے سے سمجھایا ہے کہ اتصال السند کی کمی کا مطلب کیا ہے؟،

جواب: جیسے ہی سند ٹوٹ جاتی ہے اگر شروع میں ٹوٹتی ہے تو ایسے کو کہتے ہیں کہ معلق ہے، اگر سند آخر میں ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو کہتے ہیں مرسل ہے، اگر سند درمیان میں کہی سے بھی ٹوٹ جائے تو اس کو کہتے ہیں منقطع اور اگر سند کے درمیان میں سے لگاتار دو راوی ٹوٹ جاتے ہیں اور درمیان میں لگاتار گر جاتے ہیں تو اس کو معضل کہتے ہیں اور مدلس کس کو کہتے ہیں؟: دھوکہ کی ایک شکل ہے، دیکھنے میں سنا چھٹی لگ رہی لیکن راوی نے چھپا کر اندر سے کوئی سند کو توڑ دیتا ہے ظاہر طور پر نہیں لیکن تلاش کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ راوی نے چھپا دیا ہے یا توڑ دیا ہے سند کو اور راوی کے نام کو کوئی اور لقب ڈال کر یا اس طریقہ سے گفتگو کی ہے کہ ملا تو ہے روایت بھی کی ہے لیکن یہ معین حدیث نہیں سنا ہے، (دیکھئے محدثین کا کارنامہ کہ ملا ہے لیکن سنا نہیں ہے یہاں تک بھی محدثین دیکھتے ہیں)، معلل اور مدلس پر مستقل درس آنے والا ہے ان شاء اللہ۔

نوٹ: تدلیس کی ایک قسم میں، سماع کی تصریح کی اہمیت پر مستقل درس آنے والا ہے، ان شاء اللہ)

حدیثِ ضعیف پر عمل اور اس سے استدلال سے متعلق فتاویٰ جات اردو:

قول اول :

مطلق جائز

قول ثانی :

جائز ہے، چند شروط کے ساتھ

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ضعیف حدیث پر عمل کرنے کی شروط کا خلاصہ بیان کیا ہے جو درج ذیل ہے:

- (1) ضعیف زیادہ شدید نہ ہو، اس لیے کسی ایسی حدیث پر عمل نہیں کیا جائیگا جسے کسی ایک کذاب یا متہم بالکذب یا فحش غلط راوی نے انفرادی طور پر بیان کیا ہو۔
- (2) وہ حدیث معمول بہ اصول کے تحت مندرج ہو۔
- (3) اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس کے ثابت ہونے کا اعتقاد نہ رکھا جائے، بلکہ احتیاط کا اعتقاد ہو۔

قول ثالث :

مطلق ناجائز:

نوٹ: شیخ البانی اور شیخ مشہور حسن نے کہا کہ دوسرا قول صرف نظریاتی طور پر صحیح ہے جہاں تک عمل کا معاملہ اس لحاظ سے تیسرا قول راجح ہے اور عوام کے لئے اور ہر علم والے کے لئے ممکن نہیں کہ وہ ان شروط کو تطبیق دے اور صحیح میں اتنا علم اور فضائل موجود ہیں کہ ہم مستغنی ہے، مردود وغیر منجبر ضعیف سے یہی بات ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ اپنے اخیر فتویٰ میں کہی ہے، اہل علم نے یہ بھی کہا کہ ضعیف مردود کو فضائل میں تسابیل برتتے ہوئے اجازت دینے سے دو خرابیاں جنم لیتی ہیں 1- بدعات کی ترویج 2- صحیح احادیث کی ترویج میں کمی بلکہ بعض اہل علم نے کہا حقیقت میں تین شرطوں پر کوئی مردود ضعیف منطبق نہیں ہوتی، اور شیخ البانی نے یہ بھی کہا کہ فضائل میں ضعیف کو قبول کرنے سے ایک اور خرابی جنم لیتی ہے جو کہ شرعی اعتبار سے غیر مقبول ہے وہ یہ کہ فضیلت کا عقیدہ بندہ اپنے دل میں بٹھا لیتا ہے تو کیا ضعیف حدیث کی بنیاد پر فضیلت کا عقیدہ رکھ لینا درست ہے؟ اور مستحب سمجھ لینا اس فضیلت کی بنیاد پر کیا یہ صحیح ہے؟ اسی طرح مردود ضعیف حدیث کی بنیاد پر جو علم حاصل ہوتا ہے اس علم کو مردود ظنی علم ہے کیا مردود ظنی علم کی ترویج کی اجازت دی جاسکتی ہے ان الظن لا یغنی من الحق شئیئا، ابن حجر رحمہ اللہ نے عوام میں اس کو عام نہ کرنے اور ضعف واضح کرنے کی شرط لگائی اس سے ابن حجر کا موقف واضح ہوتا ہے کہ شرط ذکر کرنے کے باوجود عملی طور پر تیسرے قول کی طرف ہی میلان ظاہر ہو رہا، بار بار ان کی عبارات کو جمع کر کے تدبر کرنے کی نصیحت کی ہے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ واللہ اعلم

نوٹ: میں نے اگلے صفحات میں عربی عبارات اسی لئے نقل کی ہیں تاکہ شیخ البانی کا موقف اور سبب ترجیح سمجھنے میں آسانی ہو ان شاء اللہ۔ تفصیل کے لئے شیخ البانی کی کتاب، تمام المزمعہ کا مقدمہ ضرور پڑھئے

ضعیف پر عمل سے متعلق علماء کے تین موقف اور اقوال عربی عبارت کے اقتباسات کی شکل میں:

القول الاول :

الجواز مطلقا

القول الثانى :

يجوز الاستدلال بالشروط

الشيخ محمد بن صالح العثيمين

السائل : هل يُستدل بالأحاديث الضعيفة؟

1. فتوى ابن عثيمين

هل يستدل بالأحاديث الضعيفة؟

الشيخ : الأحاديث الضعيفة لا يُستدل بها ولا يجوز أن تنسب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا على وجه يُبين فيه أنها ضعيفة ومن حدّث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بحديث يرى أنه كذب فهو أحد الكاذبين وقد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال : من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار فلا يجوز العمل بالحديث الضعيف.

لكن بعض أهل العلم رخص في ذكر الحديث الضعيف بشروط ثلاثة، الشرط الأول: ألا يكون ضعفه شديداً.

والشرط الثاني: أن يكون له أصل.

والشرط الثالث: أن لا يعتقد أن النبي صلى الله عليه وسلم قاله فإن كان الضعف شديداً فإنه لا يجوز ذكر الضعيف أبداً إلا إذا كان الإنسان يريد أن يبين ضعفه وإذا كان ليس له أصل فإنه لا يجوز ذكره أيضاً.

مثال الذي له أصل أن يأتي حديث في فضل صلاة الجماعة مثلاً وهو ضعيف فلا حرج من ذكره هنا للترغيب في صلاة الجماعة لأنه يرغب في صلاة الجماعة ولا يضر لأنه إن كان صحيحاً فقد نال الثواب المرتب عليه وإن لم يكن صحيحاً فقد استعان به على طاعة الله لكن مع ذلك يأتي الشرط الثالث أن لا تعتقد أن النبي صلى الله عليه وسلم قاله ولكن ترجو أن

يكون قاله من أجل ما ذكر فيه من الثواب.

السائل : طيب.

الشيخ : على أن بعض أهل العلم قال: إن الحديث الضعيف لا يجوز ذكره مطلقاً إلا مقروناً ببيان ضعفه وهذا القول لا شك أنه أحوط وأسلم للذمة ومسألة الترغيب أو التهيب يكفي فيها الأحاديث الصحيحة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

2- فتوى شيخ بن باز

السؤال:

قد يكون الحديث ضعيف السند لكن معناه صحيح، فهل يُعمل به؟

الجواب:

يُعمل بالأصل، الأصل ما دل عليه القرآن والأحاديث الصحيحة.

س: الشيخ ناصر الألباني حفظه الله يقول إن الحديث الضعيف مبني على الظن، ولهذا لا يرى العمل به؛ لأنه مبني على الظن، وأن الظن أكذب الحديث؟
الشيخ: لا لا، الأحاديث الضعيفة تُستعمل في الترغيب والتهيب، ويُستعمل في التي ثبت أصلها.

س: رد على هذا قال إن الأحاديث الصحيحة مليئة بأحاديث الترغيب والتهيب، فلماذا يُستغنى عنها؟

الشيخ: لا بأس، ذكُرْها من باب الترغيب والتهيب، رُوي عن النبي ﷺ، مثل ما قال العلماء، روي يذكر من غير جزم.

Free Online Islamic Encyclopedia

القول الثالث:

وقال أبو بكر بن العربي بعدم جواز العمل بالحديث الضعيف مطلقاً لا في فضائل الأعمال ولا في غيرها .. انظر في ذلك تدريب الراوي. (1/252)

قال الألباني " :والذي أدين الله به، وأدعو الناس إليه أن الحديث الضعيف لا يعمل به مطلقاً، لا في الفضائل والمستحبات، ولا في غيرهما [صحيح الجامع الصغير / 1 / 45]

فتوى الشيخ الالبانى :

كلام الشيخ حول العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال وأقوال العلماء فيه، مع ذكر بعض الأمثلة على ذلك

الشيخ محمد ناصر الالبانى

الشيخ :اشتهر عند العلماء القول بجواز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال وهي مسألة في الحقيقة فيها خلاف بين المحدثين فالمشهور عندهم أو عند جمهورهم أنه يجوز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال وعند آخرين وهم وإن كانوا قليلين لكن يعتقد أن الصواب معهم يقولون لا يجوز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال وتوسط آخرون بين هؤلاء وهؤلاء فقالوا يجوز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال بشروط ثلاثة: من هذه الشروط ألا يشتد ضعف الحديث وهم في الواقع يعنون بهذه الكلمة ألا يكون في سند الحديث راو شديد الضعف وهو الذي يقال في مثله متروك أو متهم بالكذب أو من باب أولى إذا قيل فيه كذاب أو وضاع فإذا كان في السند هذا الضعف الشديد فلا يجوز العمل عند هؤلاء الذين توسطوا بين الأولين والآخرين فهذا من الشروط ومنها أن يكون للحديث علاقة بالأصول العامة أو بمعنى آخر ألا يخالف الأصول العامة في الشريعة مثاله حديث صلاة التسابيح فلكم يعلم أن هذه الصلاة تختلف في هيئتها وفي كيفيتها عن كل الصلوات المعهودة فهذا الحديث عند من يقول بضعفه يدخل في القاعدة المذكورة آنفاً ألا يخالف المبادئ والقواعد العامة فمثل هذه الصلاة ليس لها صورة بخلاف مثلاً أي صلاة أخرى مبنية على ركعتين يقرأ فيها كذا في الركعة الأولى كذا والركعة الثانية كذا لكن لا تخالف صلاة ركعتين سنة الفجر فرض الفجر إلى آخره الذي يأتي بهذا التفصيل ويشترط هذا الشرط لا يعمل بحديث صلاة التسابيح لأنه ليس له مثل يعني في الشريعة هذا من الشروط أو هو الشرط الثاني

الشرط الثالث والأخير ألا يلتزم العمل بهذا الحديث الضعيف وإنما تارة وتارة حتى لا يتوهم بأنه سنة ثابتة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم.

قلت آنفاً بأن القول الثاني الذين يسدون الباب سداً محكماً ولا يجيزون العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال قلت إن قولهم هو الصواب فيما أرى والسبب في ذلك يعود في رأيي إلى أمرين اثنين وهذا من فضل الله عز وجل علينا أننا فهمناه من ملاحظتنا لشيء درسناه في السنة أولاً ثم لشيء آخر درسناه في واقع أولئك الذين يتبون العمل بالحديث الضعيف

ثانيا ذلك أن العلماء الذين قالوا من قبل كما يروى عن الإمام أحمد أو غيره أنه إذا كان الحديث في الفضائل تساهلنا وإذا كان في الأحكام تشددنا يعنون في الأسانيد ما يعنون أن يروي الراوي الحديث قال رسول الله ثم هو يعمل به فيقال له لماذا تعمل به فيقول هذا حديث ضعيف لا إنما يعنون أنهم إذا رروا الحديث عن رسول الله بالسند وفي السند رجل مضعف فقد أدوا الأمانة هكذا وصلنا الحديث فهو إذا كان الحديث عنده في السند ضعيف لا يمنعه من أن يعمل به احتياطا لكن فيما بعد تتطور الموضوع في القرن الرابع وأنت نازل لم يبق هناك أحاديث تذكر بالأسانيد وإنما مفصلة الأسانيد عنها وحينئذ لم يبق هناك مجال لمعرفة الصحيح من الضعيف إلا بتنصيب علماء الحديث أنه هذا صحيح وهذا ضعيف حينئذ إذا عرف الواحد منهم أنه هذا الحديث ضعيف وعمل به فهو إما أن يكون مع القول الأول أو الثاني أما القول الثالث فهو يقول لا يجوز لك أن تعمل بالحديث الضعيف فبناء على القول الأول والقول الثاني أنا بلا حظ ما يأتي هم قالوا يجوز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال يعني إذا عرفت أنه هذا الحديث ضعيف يجوز لك العمل به والواقع الذي أشرت إليه آنفا والذي لاحظته بنفسي وكان ذلك من دواعي ترجيحي للقول المانع من العمل بالحديث الضعيف مطلقا أن الذين يعملون بالأحاديث الضعيفة لا يلتفتون إطلاقا ليعرفوا أنه هذا الحديث ضعيف ولا لأننا فاجأناهم مرارا يا شيخ هو رجل عالم فاضل لماذا أنت تعمل بهذا الحديث وهو ضعيف؟ يقول لك يا أخي يعمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال لكن هل أنت عارف أنه هذا الحديث ضعيف ما عنده خبر خاصة بالنسبة للقول الوسط بقول لك ينبغي أن تعرف أنه هذا الحديث ضعيف حتى لا تتأثر على العمل به كما لو كان الحديث صحيحا ولهذه الغفلة عن هذه الشروط انتشر العمل بالأحاديث الضعيفة بين المسلمين بكثرة رهبة جدا وكان من آثار ذلك أن اختلط الحابل بالنابل كما يقال والصحيح في السقيم فلم يعد المتعبد العالم الصالح منهم يميز بين السنة الصحيحة والسنة الضعيفة خذوا مثلا صلاة التراويح عشرين ركعة ليس هناك حديث صحيح إطلاقا فيه حديث ضعيف لكن كمان يشفع لهم للعمل بهذا هذه القاعدة يعلم بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال طيب أنتم بتعملوا دائما وأبدا بتصلوا التراويح عشرين ركعة ما عمركم صليتم التراويح على السنة الصحيحة إحدى عشر ركعة كيف يقال إنه يجوز العمل بهذا الحديث أنت مأذون لك.

السائل: نعم نعم.

الشيخ: أخطأت.

الشيخ والحضور : يضحكون

الشيخ : ذكرت آنفا أن من الأمور التي تحول بين الناس والعمل بالحديث الضعيف أنهم يقعون في العمل بأحاديث ضعيفة وهم لا يعلمون بها والأئمة الذين أجازوا العمل بالحديث الضعيف قالوا إذا كان الحديث الضعيف تساهلنا في الفضائل وإذا كان في الأحكام تشددنا فهم يتكلمون كلام العالم المميز بين الصحيح وبين الضعيف أما جماهير المسلمين اليوم حتى العلماء منهم غير المتخصصين في علم الحديث هم لا يعلمون الفرق بين العمل بحديث صحيح والعمل بين حديث ضعيف فأبي حديث بلغهم انطلقوا إلى العمل به هذا من محاذير إطلاق القول بجواز العمل بالحديث الضعيف وهو المذهب الأول أما المذهب الثاني فهو المنع وقلنا هو الصواب لماذا؟ لأن المذهب الوسط الذي وضع شروطاً هذه الشروط نظرية غير عملية ولذلك سيعود القول الوسط من الناحية العملية إلى القول الثاني المقابل للقول الأول لأنهم يقولون ينبغي يجوز العمل بالحديث الضعيف كما ذكرت آنفاً وأعيد لكي أبنى عليه ملاحظتي الأخرى وهي التي تعتمد على دراستي في السنة يقولون أول شرط معرفة كون الحديث ضعيفاً من الذي يعرف من المسلمين أنه أي حديث ضعيف يعمل به في فضائل الأعمال الذين يعرفون هذا أقل من القليل بكثير إذا بالنسبة لجماهير المسلمين الأولى بهم أن يتبنوا المذهب الثاني لا يجوز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال هذا الشرط الأول الشرط الثاني أن يكون داخلاً في عمومات من الشريعة هذه من يعرفها لا يعرفها إلى خاصة العلماء خاصة الناس الشرط الثالث ينبغي على الشرط الأول والثاني وهو عدم المواظبة عليه فتبقى هذه الشروط التي وضعت لتجوز العمل بالحديث الضعيف شروطاً نظرية لا يمكن تطبيقها عملياً.

Free Online Islamic Encyclopedia

فتوى الشيخ الالباني

الأخذ بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال.

الشيخ محمد ناصر الالباني

السائل :

هناك بعض الأحاديث الضعيفة تكون ضعيفة جداً

الشيخ :

تقصد هل كل حديث ضعيف مهما كانت مرتبته في الضعف هكذا تقصد ، أولاً كما ذكرنا
آنفا

العلماء مختلفون في الأخذ بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال والصحيح أنه لا يؤخذ به
مطلقاً الذين ذهبوا إلى الأخذ بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال انقسموا إلى قسمين
منهم من

أطلق الأخذ بالحديث في فضائل الأعمال ولم يعطي لهذا الحديث صفة معينة ومنهم من قيد
ووضح وبين ولو كان الصواب الأخذ بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال لكان هذا المذهب
الذي فصل الحديث الضعيف وقيده هو المذهب الصحيح فقال يؤخذ بالحديث الضعيف
بشروط

ثلاثة - الشرط الأول أن لا يشتد ضعفه ، الشرط الثاني أن يكون مطابقاً لأصل من أصول
الشريعة أو قاعدة من قواعدها والشرط الثالث أن لا يتخذ ذلك عادة للتفريق بين ما هو سنة
ثابتة

وما ليس بسنة وهذا التفصيل نقله الحافظ ابن حجر في رسالته تبين العجب فيما ورد في
فضل

رجب ونقله عنه تلميذه الحافظ السخاوي في كتاب من كتبه منها فتح المغيبي في شرح
علوم

الحديث ... الاجزاء نقلها عنه واعتمدها ، هذا التفصيل هو الصواب فيما لو كان الأخذ
بالحديث

الضعيف هو الصواب لكن الصواب أنه لا يجوز الأخذ بالحديث الضعيف مطلقاً لأنه باتفاق
العلماء هؤلاء الذين اختلفوا لا يفيد الحديث الضعيف إلا الظن المرجوح والله عز وجل ذم
قوماً

يأخذون بالظن ووصف هذا الظن بأنه لا يغني من الحق شيئاً والرسول عليه السلام قال فيما
رواه البخاري ومسلم إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث فكما لا يجوز للمسلم أن يظن
بأخيه

المسلم شراً كذلك لا يجوز أن ينسب إلى النبي صلى الله عليه وسلم بالظن شيئاً لأنه أمر
كما

قال
عليه السلام إن كذباً علي ليس كالكذب على أحدكم فمن كذب علي متعمداً فل يتبوأ مقعده

من

النار لعلني أجبته عن سؤالك ؟

وقال العلامة الكنوي

”ويُحرم التساهل في (الحديث الضعيف) سواءً كان في الأحكام أو القصص أو الترغيب أو الترهيب أو غير ذلك“ [آثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة (ص21)].

وقال المحدث أحمد شاكر

”والذي أراه أن بيان الضعف في الحديث واجب على كل حال ، ولا فرق بين الأحكام وبين فضائل الأعمال ونحوها في عدم الأخذ بالرواية الضعيفة ، بل لا حُجة لأحد إلا بما صح عن رسول الله من حديث صحيح أو حسن“ [الباعث الحثيث (ص101)].

المحدث محمد ناصر الدين الألباني [أنظر صحيح الترغيب والترهيب(1/47)].
وقال رحمه الله ”العمل بالضعيف فيه خلاف عند العلماء ، والذي أدينُ الله به ، وأدعوا الناس إليه ، أنَّ الحديث الضعيف لا يُعمل به مُطلقاً لا في الفضائل ولا المُستحبات ولا غيرها“
[صحيح الجامع الصغير وزيادته(1/49)]

وقال أيضاً ”وختلاصة القول أنَّ العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال لا يجوز القول به على التفسير المرجوح هو لا أصل له ، ولا دليل عليه“ [تمام المنة (ص38)].
وقال أيضاً ”فلا يجوز العمل بالحديث الضعيف لأنه تشريع ، ولا يجوز بالحديث الضعيف لأنه لا يُفيد إلا الظن المرجوح إتفاقاً ؛ فكيف يجوز العمل بعلته“ [سلسلة الأحاديث الضعيفة (2/52)].

وقال المحدث مُقبل بن هادي الوادعي ”والعلماء الذين فصلوا بين الحديث الضعيف في فضائل الأعمال وبينه في الأحكام والعقائد ، يقول الإمام الشوكاني رحمه الله في كتابه (الفوائد المجموعة) : ((إنه شرع ، ومن أدعى التفصيل فعليه بالبرهان)) ، والأمر كما يقول الشوكاني رحمه الله ، والنبي صلى الله عليه وسلم يقول ((من حدَّث عني بحديث يرى أنه كذب فهو أحد الكذابين))“ [المقترح في أجوبة أسئلة المصطلح (السؤال 213)(ص108)].
وقال العلامة الشيخ ابن عثيمين في شرح البيهقيونية ”والحمد لله فإن في القرآن الكريم والسنة

المُطهرة الصحيحة ما يُغني عن هذه الأحاديث“

قال الحافظ ابن حجر العسقلاني

”ولا فرق في العمل بالحديث الضعيف في الأحكام أو الفضائل إذ الكُلُّ شرع“ [تبيين العجب (ص04)].

قال العلامة الألباني: **”ويبدو لي أن الحافظ رحمه الله يميل إلى عدم جواز العمل**

بالضعيف بالمعنى المرجوح لقوله فيما تقدم: “...ولا فرق في العمل بالحديث في الأحكام أو في الفضائل إذ الكل شرع”. [تبيين العجب (ص04)]. (تمام المنة)

وقال الحافظ ابن حجر في "تبيين العجب" ص 3 - 4: "اشتهر أن أهل العلم يتساهلون في إيراد الأحاديث في الفضائل وإن كان فيها ضعف ما لم تكن موضوعة وينبغي مع ذلك اشتراط أن يعتقد العامل كون ذلك الحديث ضعيفا وأن لا يشهر ذلك لئلا يعمل المرء بحديث ضيف فيشرع ما ليس بشرع أو يراه بعض الجهال فيظن أنه سنة صحيحة وقد صرح بمعنى ذلك الأستاذ أبو محمد بن عبد السلام وغيره وليحذر المرء من دخوله تحت قوله صلى الله عليه وسلم: "من حدث عني بحديث يرى أنه كذب فهو أحد الكاذبين" فكيف بمن عمل به؟! ولا فرق في العمل بالحديث في الأحكام أو في الفضائل إذ الكل شرع". (تمام المنة للألباني) وقال الحافظ ابن حجر العسقلاني "تجاوز رواية الحديث الضعيف إن كان بهذا الشرطين : ألا يكون فيه حكم ، وأن تشهد له الأصول" [الإصابة في تمييز الصحابة(5/690)].

وكان الحافظ ابن حجر لما اشترط هذه الشروط إنما أراد بذلك أغلق الباب

أصلا ولكن لم يفهم كلامه إلا من رحم الله فاشترطه بأن لا يكون الحديث شديد الضعف و أن يكون ضعفه يسيرا فهذا شرط غلق الباب أمام العوام على الأقل فهم لا يعرفون ما معنى الضعيف حتى يدركوا يسيره من شديده فيكون هذا خاصا بأهل الحديث دون غيرهم.

والراجع من أقوال أهل العلم

قال الشيخ الدكتور عبدالكريم الخضير حفظه الله في كتابه (الحديث الضعيف وحكم الاحتجاج به) بعد ذكر الخلاف في هذه المسألة ”ومن خلال ما تقدم يترجح عدم الأخذ بالحديث الضعيف مُطلقاً لا في الأحكام ولا في غيرها لما يلي

أولاً : لاتفاق علماء الحديث على تسمية الضعيف بالمردود
ثانياً : لأن الضعيف لا يُفيد إلا الظن المرجوح ، والظن لا يُغني عن الحق شيئاً
ثالثاً : لما ترتب على تجويز الاحتجاج به من ترك البحث عن الأحاديث الصحيحة والاكتفاء
بالضعيفة
رابعاً : لما ترتب عليه نشؤ البدع والخرافات والبعد عن المنهج الصحيح“

سبب ترجيح الشيخ مشهور حسن ال سلمان تلميذ الشيخ الالباني

أما الشروط التي ذكرها ابن حجر للعمل في الحديث الضعيف كما نقلها عنه السخاوي في
(القول البديع) فذكر شروطاً لو فحصنا هذه الشروط لوجدناها نظرية، ولا قيمة لها من
العملية، فقال : يشترط للعمل في الحديث الضعيف في فضائل الأعمال شروط:
الأول : ألا يكون ضعفه شديداً، فأغلب الأحاديث التي يذكرها الناس هذه الأيام سقطت.
والثاني : أن يبين من يحتج بالحديث أنه ضعيف.
والثالث : أن يقوم مقام هذا الحديث الضعيف أصل صحيح في الدين، فماذا بقي؟.
فالنتيجة أن الحديث الضعيف لا يعمل به في فضائل الأعمال ومثال ذلك : صلاة الضحى قام
في الشرع ما يأذن بمشروعيتها، فيأتينا حديث فيه ضعف؛ أن لها من الأجور والفضائل كذا
وكذا، فأنا أصلي الضحى من أجل الأصل الموجود في الشرع، لا من أجل الحديث في الأجور،
فالحديث الضعيف أصبح لا فائدة منه.
فالصواب أن الحديث لا يعمل به، وفي الصحيح غنية عن الضعيف، ولا يوجد في ديننا حديث
ضعفه يسير على الشروط المذكورة، إلا وقد قام أصل في الشرع من أجله نعمل بالطاعة.

توجيه قول الامام أحمد

قال العلامة محدث وادي النيل الشيخ أبو الأشبال أحمد شاكِر - رحمه الله - في ((الباعث
الحديث)) [ص/101:]

((وأما ما قاله أحمد بن حنبل ، عبد الرحمن بن مهدي ، وعبدالله بن المبارك :

((إذا روينا في الحلال والحرام شددنا ، وإذا روينا في الفضائل ونحوه تساهلنا)):
فإنما يريدون به - فيما أرجح ، والله أعلم - أن التساهل إنما هو في الأخذ بالحديث الحسن
الذي لم يصل إلى درجة الصّحة ؛ فإن الاصطلاح في التفرقة بين الصحيح والحسن لم يكن
في عصرهم مستقرّاً واضحاً ؛ بل كان أكثر المتقدّمين لا يصفّ الحديث إلا بالصّحة أو الضعف
فقط))

قال ابن مفلح في «الآداب الشرعية» () . (304/2): "وعن الإمام أحمد ما يدل على أنه لا
يعمل بالحديث الضعيف في الفضائل والمستحبات، ولهذا لم يستحب صلاة التسبيح؛
لضعف خبرها عنده، مع أنه خبر مشهور عمل به، وصححه غير واحد من الأئمة، ولم يستحب
أيضاً التيمم بضربتين على الصحيح عنه، مع أن فيه أخباراً وآثاراً"
وقال ابن مفلح في " الفروع " _ 1 / 268
"وعدم قول أحمد بها - أي : صلاة التسبيح - يدل على أنه لا يرى العمل بالخبر الضعيف
في الفضائل. "

المصدر:

<https://www.kulalsalafiyeen.com/vb/showthread.php?t=32065>

<https://www.ajurry.com/vb/forum/%D9%85%D9%86%D8%A7%D8%A8%D8%B1-%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%AA%D9%88%D9%86-%D8%A7%D9%84%D8%B9%D9%84%D9%85%D9%8A%D8%A9-%D9%88%D8%B4%D8%B1%D9%88%D8%AD%D9%87%D8%A7%D9%85%D9%86%D8%A8%D8%B1-%D8%A7%D9%84%D9%81%D9%82%D9%87-%D9%88%D8%A3%D8%B5%D9%88%D9%84%D9%87/940-%D9%84%D8%A7-%D9%8A%D8%AC%D9%88%D8%B2-%D8%A7%D9%84%D8%B9%D9%85%D9%84-%D8%A8%D8%A7%D9%84%D8%A3%D8%AD%D8%A7%D8%AF%D9%8A%D8%AB-%D8%A7%D9%84%D8%B6%D8%B9%D9%8A%D9%81%D8%A9-%D9%85%D8%B7%D9%84%D9%82%D9%8B%D8%A7-%D9%88%D9%84%D9%88-%D9%81%D9%8A-%D9%81%D8%B6%D8%A7%D8%A6%D9%84-%D8%A7%D9%84%D8%A3%D8%B9%D9%85%D8%A7%D9%84-%D8%A3%D9%88-%D8%A7%D9%84%D8%AA%D8%B1%D8%BA%D9%8A%D8%A8-%D9%88%D8%A7%D9%84%D8%AA%D8%B1%D9%87%D9%8A%D8%A8>

Free Online Islamic Encyclopedia



AskIslampedia is an Islamic web portal where Islamic authentic information is available in an easy, organized and structured manner, from where the world can know the true Islam in one click In sha Allaah,

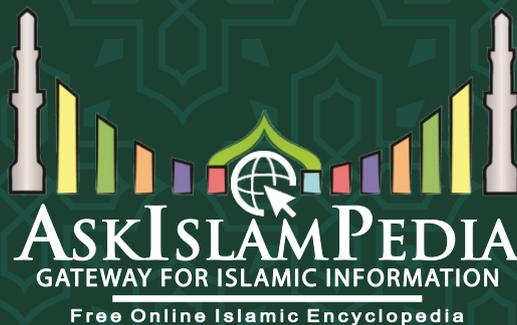
Its aim is to spread the correct information of Islam to everyone regardless of religion, creed, race and colour.



AskIslamPedia works on a simple concept that declares "we are only translators or compilers", thus ,collecting the world's scattered knowledge, or in other words it is like a supermarket where all kinds of quality items are available. In Sha Allaah ,



The aim of AskIslamPedia is to work in (50) popular languages spoken around the world (In sha Allaah), Alhamdulillah, And work has been done on 23 languages in the first phase and in sha Allaah work is ongoing on 20 more languages in the second phase, Alhamdulillah



www.abmqurannotes.com | www.askislampedia.com | www.askmadanicom

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)

Duroos Uloom-e-Hadees

Al-Juz As-Saani

(Duroos mufarraghaat 2018)

Abdullaah Ibn Mubaarak

Rahmatullaahi Aliah kehte hain ke:

Isnaad Deen ka hissah hain

Al-Muqaddimah

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ

فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضِلِّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، وَسَلَامٌ تَسْلِيمًا كَثِيرًا،

أَمَّا بَعْدُ:

Uloom-e-Hadees ke tahat "Mustalah-ul-hadees ek ilmi wa tahqeeqi mawzoo hai jo ahaadees ki sehat aur sanad ki tahqeeq se mutalliq hai, yeh mawzoo is baat ki tahqeeq karta hai ke kounsi Hadees saheeh hai, kounsi Zaeef hai, aur kounsi Mawzoo (yane man-ghadat) hai, is mein mukhtalif istilaahaat, zawaabit, aur usool shaamil hain jin ki madad se ahaadees ki jaanch padtaal ki jaati hai in usoolon ki bunyaad par saheeh aur mutabar ahaadees ki pehchaan karne mein madad faraaham hoti hai aap hazraat is baat se bakhoobi waaqif hain ke saheeh manhaj par chalne ke liye saheeh hadees ka ilm hona behad zaroori hai, mukhtalif Ulama ne Mustalah-ul-hadees par kitaabein likhi hain inki kitaabein hadees ki sehat aur sanad ke miyaar ko jaanchne ke liye muraaji hain, Mustalah-ul-hadees ki nasho wa numa Islaam ki ibtedaai sadiyon mein huwi.

Saheeh aur Zaeef Hadees:

Saheeh Hadees ki misaalein Saheeh Bukhari aur Saheeh Muslim ki ahaadees hain
Ulama-e-ikraam ne in ahaadees ko talqi bil-qabool ka darjah diya hai jaise ke
Imaam Nawawi Rahmatullaahi Alaih kehte hain:

إِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ رَجَمَهُمُ اللَّهُ عَلَى أَنْ أَصَحَّ الْكُتُبُ بَعْدَ الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ الصَّحِيحَانَ الْبُخَارِيَّ وَمُسْلِمَ وَتَلَقَّتْهُمَا الْأُمَّةُ
(بِالْقَبُولِ)

Ulama-e-ikraam ka is baat par ittifaq hai ke Qur'aan-e-majeed ke baad saheeh
tareen kitaabein Saheeh Bukhari aur Saheeh Muslim hain aur ummat ne isko talqi
bil-qabool ka darjah diya hai.

(المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج للنووي: 1/14، المتقدمة، الناشر: دار احياء التراث العربي،
بيروت)

Isi tarah saheehain ke baad Sunan Arba'ah ka darjah hai in kitaabon mein saheeh
aur zaef donon maujood hai aur har daur mein inke saheeh aur zaef par tahqeeq
chalti rahi hai aur aaj ke daur mein in kitaabon par tahqeeqi kaam taqreeban
mukammal ho chuka hai albattah ilm ke mutalaashi har daur mein apni apni
tahqeeqaat pesh karte chale aarahe hain.

Saheeh aur Zaeef ahaadees ki pehchaan ki ahmiyat:

Deen ki tafheem: Saheeh ahaadees ke zarye hum Islaami taleemaat ko durust
tareeqe se samajh sakte hain, jabke zaef ahaadees ki shanaakht se hum ghalat
fehmiyon se bach sakte hain. Aam aadmi saheeh aur zaef ki pehchaan kaise kare?

Is mawzoo par mera khutbah YouTube par mulhazaah farmaaiye.

علمني الله وإياكم علما نافعاً

Hadees ke mawzoo par abhi tak online shaai hone waali meri kutub ka mukhtasar taaruf

(1) Mustalah-ul-hadees marhalah Oola ta marhalah Saalisah hai

Uloom-ul-Hadees Juz Awwal:

Is kitaab mein Hadees ki Mustalahaat par mukhtasar tareefaat pesh ki gayi.

Uloom-ul-Hadees Juz Saani:

Is kitaab mein aqsaam-e-maqbool wa mardood-e-ahaadees par mufassal sharh hai, jaise Saheeh Lizaatihi, Saheeh Lighairihi, Hasan Lizaatihi Wa Hasan Lighairihi Wa Zaef Ghair Munjabir Wa Mawzoo

(2) Ilm Asma-ur-rijaal (Course-4)

Ye meri kitaab hai, 2018 se is mawzoo par kitaab likhne ki shuruaat ki gayi jabke is mawzoo par notes ki shakl mein likhne ki shuruaat 2005 mein huwi thi, yeh kitaab 115 safhaat par mushtamil hai.

(4) Ilm-ur-ruwaaah (Course-5&6)

Yeh kitaab 2023 mein online shaai ho chuki hai is mein khulafa-e-rashideen ke haalaat bayaan kiye gaye hain neez ashrah mukassarah aur unki tafseelaat bayaan ki gayi aur Taabi'een ke haalaat ka tazkirah hai aur 40 Tabe Taabi'een ke haalaat ka tazkirah hai.

(5) Kutub-e-hadees aur Muhaddiseen: Mufassal kitaab-ul-hadees ka tazkirah hai (Course-7)

(6) Sharh Jami ul Uloom wal Hikam

(7) Ahaadees Mukhtaartu Lil-hifz

(8) Sharh-ul-kalimaat (Hadees ke Kalimaat ki tashreeh)

Is kitaab mein hadees ke kalimaat ki nahwi aur sarfi bahas ki jaayegi yeh kitaab taqreeban 5000 se zaaid kalimaat-e-hadees par mushtamil hogi, In Shaa Allaah.

(9) Asbaaq-e-hadees

A. Hadees Innamal Amalu Binniyaat ke 100 asbaaq shaai ho chuki hai,

Alhamdulillah.

B. Hadees-e-Jibreel Alaihimus-us-salaam par 360 asbaaq par mushtamil kitaab

manzar-e-aam par aachuki hai, Alhamdulillah

C. Hadees Ad-Deenu Naseehah zere tarteeb hai, Alhamdulillah.

D. Mazeed 47 Ahaadees par kaam jaari hai, In Shaa Allaah.

(10) 41 Muntakhab-e-ahaadees se muntakhab kalimaat ki tashreeh 500 safhaat par mushtamil kitaab online shaai hogi, Alhamdulillah.

Kitaab Haza:

Khusoosiyat ke saath is kitaab mein yane Uloom-ul-Hadees Juz Saani mein Aqsaam-e-maqbool wa Mardood Ahaadees par mufassal sharh hai, jaise Saheeh Lizaatihi, Saheeh Lighairihi, Hasan Lizaatihi Wa Hasan Lighairihi Wa Zaeef Ghair Munjabir Wa Mawzoo aur is baare mein Ulama-e-ikraam ke aqwaal bhi naql kiye gaye. Dar asal yeh kitaab (2018) ke audio duroos ki shakl mein maujood hai, tulabah ke israar par isko kitaabcha ki shakl di gayi hai, Allaah Subhaanahu Wa

Ta'ala is choti se koshish ko qabool farmaaye aur tulabah ke liye mash'ale raah
banaaye, Aameen,

والحمد لله رب العالمين

Was-Salaamu Alaikum Wa Rahmatullaahi Wa Barakatuh

Dr. Arshad Basheer Madani Waffaqahullaah

Tareekh: 11 September 2024

Mutaabiq: 7 Rabi-ul-awwal /1446H.

Note

Yeh notes ka talluq mufarraghaat ke qabeel se hai, usloob-e-khitaab aur usloob-e-nasar nigaari mein farq hota hai. Jagah jagah usloob-e-khitaab ka ghalbah mehsoos hoga, isliye qaarieen se peshgi mazirat pesh karta hun,

والعذر عند الكرام مقبول، ان شاء الله، وشكرا

Lesson no.1

صحيح لذاته:

ما اتصل سنده بنقل عدل تام الضبط من غير شاذ ولا معلل

حسن لذاته:

ما اتصل سنده بنقل عدل خفيف الضبط من غير شاذ ولا معلل

Tamheedi Kalimaat:

Uloom-ul-Hadees se mutalliq aksar log poochte hain ke:

1. Martabah Ulaa Saheeh Lizaatihi kya hai?
2. Martabah Saaniyah Saheeh Lighairihi kya hai?
3. Martabah Saalisah Hasan Lizaatihi kya hai?
4. Martabah Raabi'ah Hasan Lighairihi kya hai?

Saheeh Lizaatihi aur Hasan Lizaatihi mein farq: Hasan Lizaatihi aur Saheeh Lizaatihi mein kya farq hai? Aur Hasan Lizaatihi aur Saheeh Lighairihi mein kya farq hai?

Phele Saheeh aur Hasan kya hai? Jaante hain phir donon mein farq jaante hain In Shaa Allaah.

Saheeh ki tareef (definition) mein Muhaddiseen kehte hain:

1. ما اتصل سنده
2. بنقل عدل
3. تام الضبط
4. من غير شاذ
5. ولا معطل

5 Kalimaat par ghaur kijiye

1. اتصال السند Ittasaal-us-sanad

2. عدالة / عدل Adaalah

3. تام الضبط Taamm-uz-zabt

4. غير شاذ Ghair Shaaz

5. غير معطل Ghair Muallal

Ash-Sharh

مارواه عدل تام الضبط

Jisko riwaayat kare Adl raawi aur Taamm-uz-zabt raawi. Adl yane akhlaaq (dil ka bhi accha ho) aur Taamm-uz-zabt yane mazboot haafizah waala (memory) ka bhi accha ho, aur Taamm-uz-zabt ki shart

ki wajah se khafeef-uz-zabt waala raawi khaarij hogaya Saheeh
Lizaatihi ki tareef se, ek hota hai khafeef-uz-zabt waala raawi khaarij
hogaya Saheeh Lizaatihi ki tareef se, ek hota hai khafeef-uz-zabt thoda
se kam memory waala, thodi se halki memory, aur uske akhlaaq to
acche hon jaisa ke jhoot na bole, bid'ati na rahe, kaafir na rahe, faasiq
na rahe aur isi tareeqe se mukhaalif khawaarim-ul-muruah¹ yane ke
insaaniyat ke khilaaf bhi aisi harkat na ho ke jiski wajah se etibaar kho
jaaye, aam zindagi ke andar bhi yeh jhoot bolne waala muttahaamun
bilkazib na hojaaye ya aise koi kaam jiski wajah se mashaare mein
insaaniyat ke khilaaf shumaar kiya jaaye, agar woh jaanwaron ko
takleef deta ho mazaqaq mein ya fulaan ke saath badtameezi se baat
karta hai to iska matlab yeh hai ke yeh mumkin hai ke yeh aadmi
hadees mein bhi jhoot bol sakta hai aur yeh shak paida ho sakta hai,
lehaza insaaniyat wa muruat se takdaane waali baaton aur harkaat se
woh parhez kare.

¹ Muruat ya Murawwat ka matlab yeh hota hai ke ek bada Muhaddis hai aur ek bacche ko lekar road par khel raha hai aur logon ko takleef de raha hai yane iske andar insaaniyat nahi, logon ko takleef pahuncha raha hai aur halaanke namaaz tak bhi road par nahi padhna hai, Moomin to woh hota hai ke jo takleef dah cheezon ko hatata hai to lehaza aise raawi ki hadees ko murawwat ki bunyaad par radd karte hain.

Hadees par saheeh ka hukm lagaane ke liye paanch nikaat ka khayaal rakhna chaahiye is mein se teen cheezein honi chaahiye aur do cheezein nahi honi chaahiye, teen cheezein jo honi chaahiye

1. Is mein ek yeh hai ke **Sanad Muttasil** hona chaahiye yane raawiyon ki jo chain hai tooti nahi hona chaahiye, bilkul Muttasil hona chaahiye.

2. **Al-Adl**: Iska dil yane sacchaayi wa akhlaaq waala ho aur jhoot na bole, akhlaaqi etibaar se baland darje par ho aur

3. **Taamm-uz-zabt**: Zyaadah zabt yane memory ke etibaar se qawi ho, baaz ki memory acchi nahi hoti hai, taras khaakar hadees nahi lenge, ke bada muttaqi hai kyun ke yahaan amal ke etibaar se Jannat aur Jahannam ka faislah nahi ho raha hai balke hadees mehfooz hai ya nahi? Is baat ka faislah ho raha hai lehaza Taqwa ki bunyaad par saheeh hadees aur zaef hadees ka faislah nahi hota aur isi tareeqe se ek aadmi ka haafizah bahut zabardast hai lekin woh Daa'i Ilal Bid'ah (Bid'ati) ya kazzab hai to bhi maqbool nahi.

4. Shaaz aur 5. Muallal na ho:

Sanad mein yeh do cheezein na ho muallal na ho aur shaaz na ho,
muallal na ho iska matlab hota hai ke sanad-e-hadees ke andar kisi bhi
qism ki chupi huwi

علة خفية قاذحة chupi huwi aur jarh karne waali uske andar koi beemari
(kamzoori) na ho, khulaasah yeh hai ke mukhtalif sanadein jama karne
se yeh pata chal jaata hai ke kamzoori kahaan par hai.²

² Ab yeh kaise maloom hota hai? Jawaab: kayi sanadein agar jama kar len to pata chal jaata hai, Ali Bin Madeeni Rahmatullaahi Alaihi kehte hain ke باب اذالم تجمع طرقه لم يتبين خطئه Jab tak poore turuq aur sanadein jama nahi ho jaati aur jama nahi karte, iske andar ki galti waazeh nahi hoti, ek sanad wa matan ke andar ek baat bataayi jaa rahi hai aur doosri sanad wa matan ke andar is se bilkul takdaati huwi baat aajaye, kabhi teesri sanad wa matan ke andar mazed is se takdaati huwi baat ho, aur matan aapas mein takda raha ho to aisi soorat mein pata lagaana hai ke galti kis raawi se saadir ho rahi hai. Muallal ki bahas ke andar Muhaddiseen, matan ka khayaal karte hain aur matan dekhte hi kaha karte the ke yeh matan takdaao waala hai? Hadees Mawqoof hai ya Marfoo? Sanad alag alag kyun ho rahi hai? To iska matlab yeh nikla ke is turuq mein kuch chupi huwi kamzoori hai, pata lagaane se pata chal jaata hai ke ek raawi hai usne kuch gadbad ki hai.

Muhaddiseen kaise pata lagaate hain? Jawaab: kayi sanadon ko jama karke maloom karte hain. Kayi sanadon ko jama karne ko Mustalah-ul-hadees mein معرفة الاعتبار للمتابعات والشواهد متابعات Aur Shawaahid ko jama karne ka kaam jo hota hai isko kehte hain etibaar, tadabbur karne ki ek shakal ko etibaar kaha jaata hai, Ibrah kehte hai ghaur karke naseehat haasil karna yeh ek istilaah hai, yane poori sanadon ko jama karna Muhaddiseen ka ek azeem mashgalah hai isko shoghl-e-faakeh keh lijiye bada mazedaar ek fan hai, badi mazedaar mashghooliyat hai aur Imaan Daar Qutni Rahmatullaahi Alaihi ke baare mein aata hai ke inki jo Kitaab Al-'Ilal hai iske baare mein Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaihi kehte hain ke mujhe hikaayat mili hai ke inke shaagirdon ne kaha ke Imaam Dar Qutni Rahmatullaahi Alaihi ne 'Ilal yane kayi sanadein ek matan ke liye jama kiye aur woh likhte the apne haafize se, Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaihi keh rahe hain ke agar yeh baat saheeh ho jaaye ke unhun ne apne haafize se 'Ilal ki kayi sanadein ek matan ke liye likhwadi hai to mai kehna chaahunga احفظ أهل الدنيا poori duniya mein sab se bada haafiz Imaam Dar Qutni Rahmatullaahi Alaihi hai lekin Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaihi kehte hain ke insaan hone ke naate mujhe palle padhta hai ke poori kitaab nahi ho sakti hai kuch kitaab unhun ne likhaayi hogi poori kitaab likhaana ek insaan ke bas ki baat nahi hai ek ghair mamooli cheez hai agar hai to woh احفظ أهل الدنيا hai, to dekha aap na, itna baareek ilm par Ali Bin Madeeni aur Imaam Bukhari Rahmatullaahi Alaihi aur Imaan Abu Dawood Rahmatullaahi Alaihi jaise bade bade jahaabizah (maahireen) ko Allaah ne paida farmaaya.

مثال العلة الخفية القادحة؟³

أن تقع العلة في الإسناد وتقدح فيه وفي المتن معاً، وذلك مثل إبدال راو ضعيف براو ثقة، كحماد بن أسامة كان يروي عن شيخه عبد الرحمن بن يزيد بن تميم، وكان يعرف من اسمه عبد الرحمن بن يزيد فقط، فغلب على ظنه أن اسمه عبد الرحمن بن يزيد بن جابر فكان يقول من عند نفسه: حدثنا عبد الرحمن بن يزيد بن جابر، وهو في الحقيقة ابن تميم، فهنا يضعف الحديث رغم أن العلة لحقت بالإسناد؛ لأن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر ضعيف وابن تميم ثقة، فهو أبدل الراوي الثقة براو ضعيف، فهذه العلة تقدح في السند والمتن معاً؛ لأن الراوي

ضعيف

Shaaz: Shaaz ka matlab hota hai مخالفة الثقة لمن هو اوثق منه yane ke ek siqah raawi hai usne riwaayat bayaan ki lekin us se bhi zyaadah powerful awsaq hai, agar yeh siqah ki baat awsaq se takda jaaye to aise waqt par awsaq ki baat le lete hai aur siqah ki baat ko chodh dete hai yeh jo mukhaalifat huwi aur is bina par chodh diya gaya aur maqbool na huwi isko kehte hai Shaaz.

³ Illah ghair qaadihah ki misaal Umar Razi Allaahu Anhu se riwaayat kardah Saheeh Muslim ki Hadees-e-Jibraeel hai, Saheeh Bukhari mein hadees mazkooor nahi birwaayat Umar kyun ke is mein irsaal ka shubah hai aur Ibn Buraidah se muraad Abdullaah aur Sulaiman ke bhi ishkaal tha lekin sab ishkaalaat ke tashfi bakhsh jawabaat maujood hai isliye isko illat ghair qaadihah mein shumaar kiya gaya.

**Khulaasah yeh nikla ke paanch cheezon mein se teen cheezein honi
chaahiye yane ke Sanad Muttasil ho aur Raawi Aadil ho (Akhlaaq
ka accha ho) aur isi tarah se zabt ke etibaar se Taamm-uz-zabt ho
complete memory honi chaahiye aur do cheezein nahi honi
chaahiye Muallal na ho aur Shaaz na ho.**

Shaaz ka matlab aur uski misaal⁴

⁴ Note: Baaz log jo Muhaddiseen par ta'nah dete hai ke yeh log sirf riwaayat wa asaaneed ko dekhte hain aur diraayat nahi, to aisi baat nahi hai balke matan ko bhi dekh rahe hain, matan Muztarib hai ya nahi? Aur isi tareeqe se Maqloob, matan aage peeche huwa hai ya nahi? Iska matlab hai ke Muhaddiseen matan par ghaur karte hain, Muhaddiseen ke baare mein zyaadah nahi padh kar iteraaz karna aisa hi hai jaise ke seengh waala bakra jaakar ek pahaadh ko apne seengon se maarta hai to seeng tootenge ya pahaadh tootega? Jawaab yeh hai ke seeng tootenge aur is tareeqe se woh log jo Muhaddiseen ki mehnat aur Manaahij ko nahi padh kar Muhaddiseen par iteraazaat karte hain to humein dar hai ke iteraaz karne waale ke seeng toot jaayenge lehaza apne seengon ko bachaane ki koshish aur hifaazat kijiye jin ke qilah sheeshe ke hote hain woh patthar waale qilon par hamlah nahi karte, to aise bhole pan ka saboot na den to behtar hai warna Muhaddiseen ko chaahane waale hum jaise taalib-e-ilm zindah hain aur aise logon ka har zamaane mein Muhibeen-e-Muhaddiseen peeche karenge In Shaa Allaah, saare Muhaddiseen ke raaste par chalne waale tulaba ki Allaah hifaazat kare aur iteraaz karne waalon ko bhi Allaah Ta'ala hifaazat kare aur hidaayat de mai ne mutaalah ke dauraan yeh paaya ke woh log bhi bade acche hote hai kyun ke mai ne tareekh mein dekha hai Allamah Rasheed Riza the iteraazaat kiye iteraazaat kiye ek waqt aaya ke woh palat gaye aur jab woh palat gaye to Al-Manaar ek aisi magazine nikaali, jiske andar unhun ne hadees ki difaa mein kaafi kaam kiya hai yahaan tak ke Shaikh Al-Baani Rahmatullaahi Alaihi kehte hain ke aaj mein Muhaddis bana hun to Allaamah Rasheed Riza Rahmatullaahi Alaihi ke maqaale padh padh kar Muhaddis bana hun to dekha aap ne baaz munkareen-e-hadees par iteraazaat karte hain to mujhe unpar taras aata hai ke agar yeh log badal jaayenge to In Shaa Allaah agarche ke inka amal nafrat waala hai, galat cheez hai lekin inki aql acchi hoti hai agar inko saheeh taleem di jaaye aur sudhaar diya jaaye to yeh log tabdeel hokar hadees ki khidmat karne waale behtareen saabit ho sakte hain lekin yeh logon ki baaton mein aakar, shohrat ke khaatir ya inko kul jadeed lazeer naye naye cheezein bolne ka shauq padh jaata hai aur waah waah giri mil jaati hai ya fitnahgar log inko kaafi promote karte hain aur waqti taur par bhatak jaate hain lekin jab inki yehi aql inka saheeh istemaal kiya jaaye to hadees ke difaa ke liye istemaal mein aasakti hai, lehaza munkareen-e-hadees ko bhi hikmat se samjhaaya jaaye to In Shaa Allaah hadees ki hifaazat ka ek bada kaam hoga, tabdeel hokar inkaar-e-hadees se tawbah karne waale aur

Misaal ke taur par Azaan ke baad ki Du'aa mein ek riwaayat mein siqah raawi **انك لاتخلف الميعاد** keh raha hai aur ek riwaayat mein awsaq raawi **انك لاتخلف الميعاد**

bayaan nahi kar raha hai to kehte hai ke yahaan par chunke awsaq (zyaadah powerful) raawi **انك لاتخلف الميعاد** nahi keh raha hai aur is se kam darjah ka siqah raawi, **انك لاتخلف الميعاد** keh raha hai to Muhaddiseen kehte hain ke yeh zaeef hai aur shaaz hai.

Agar koi yeh dekhe ke **انك لاتخلف الميعاد** ka raawi siqah hai to ek aadmi kahega **زيادة الثقة مقبولة**, siqah ne zyaadah kiya hai lehaza maqbool hona chaahiye lekin aisa nahi hai kyun ke poora mukammal usool yeh hai **زيادة الثقة مقبولة مالم تخالف الاوثق منه**, yeh hai mukammal usool jo Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaih aur Shaikh Al-Baani Rahmatullaahi Aliah ne bayaan kiya balke Shaikh Al-Baani Rahmatullaahi Aliah radd karte hain in logon par jo kehte hai ke **زيادة الثقة مقبولة ثقہ** siqah ne zyaadah kiya hai to maqbool hai, haqeeqat mein aisa nahi hai balke kab

tulaba-e-ilmul hadees donon milkar kaam karenge to ilm-e-hadees ka kaam aage badhega In Shaa Allaah, yeh meri umeed aur tamanna aur du'aa hai In Shaa Allaah.

maqbool hai? Is par bhi ghaur karna zaroori hai! Qabool karne ke liye ek shart hai ke مالم تخالف الاوثق منه yane siqah us se bhi zyaadah awsaq se na takdaaye to tab jaakar maqbool hojaayegi warna awsaq ki baat lenge aur siqah ki baat chodh di jaayegi isliye Azaan ke baad ki jo du'aa hai **انك لاتخلف الميعاد** nahi padhenge, to dekha aap ne asal ke jaanne se kitna farq hojaata hai.

Khulaasah yeh hai ke hadees par saheeh ka hukm lagaane ke liye paanch nikaat ka khayaal rakhna chaahiye is mein se teen cheezein honi chaahiye:

1) Ittasaal-us-sanad 2) Al-Adl 3) Taamm-uz-zabt aur do cheezein nahi honi chaahiye: **4) Muallal 5) Shaaz.**

Sharh Tareef-ul-hadees As-Saheeh

Saheeh ki tareef? Aur saheeh ki tareef se kiya kiya aqsaam khaarij hojaate hain?

1. Sanad Muttasil ho: To iska matlab hai ke is qaid se Munqate, Mursal, Mu'zal aur Mudallis nikal gayi.

2. Adl ho: To iska matlab hai ke is qaid se jhoota nikal gaya, kaazzab nikal gaya hai, faasiq yeh saare nikal gaye muttahamun bilkazib nikal gaye.

3. Taamm-uz-zabt ho: To iska matlab hai ke is qaid se khafeef-uz-zabt, shadeed al-ghaflah aur usi tareeqe se sayyi-ul-hifz bahut zyaadah zaef jiske accha hone ka chance nahi hai, bahut hi faahish-ul-ghalat, parle darje ki ghaltiyan karne waala yeh sab nikal gaye aur usi tareeqe se.

4. Muallal na ho aur 5. Shaaz na ho

Saheeh aap ne samajh liya hai to Hasan samajhna aasaan hai In Shaa Allaah

Note: Ibn Hajar Rahimahullaah ne farmaaya ke saheeh darjah ka raawi woh hota hai jo hadees sunte waqt ghaafil nahi rehta aur dusroon ko pahunchaate waqt usko diqqat na ho istihzaar mein (dimaagh se yaad ki huwi baat haazir karne mein), aur usko istihzaar mein badi aasaani hoti ho aur use aasaani se sunta ho

lekin Hasan darjah ke raawi ka martabah saheeh ke raawi se kam
hota hai zabt (hifz)⁵ mein.

Khulaasah arbi ibaaraat ki shakl mein

الصحيح : تيسير مصطلح الحديث الشيخ محمود الطحان

١ - تعريفه:

أ- لغة: الصحيح: ضد السقيم. وهو حقيقة في الأجسام، مجاز في الحديث، وسائر المعاني⁶.

ب- اصطلاحاً: ما اتصل سنده بنقل العدل الضابط، عن مثله إلى منتهاه، من غير شذوذ، ولا

علة.

٤ - مثاله:

ما أخرجه البخاري في صحيحه، قال: "حدثنا عبد الله بن يوسف، قال: أخبرنا مالك، عن ابن

شهاب، عن محمد بن جبير بن مطعم، عن أبيه، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

قرأ في المغرب بالطور."

فهذا الحديث صحيح؛

⁵ Hifz wa zabt ki do qismen hain:

1. Zabt kitaab

2. Zabt Sadr

Is par tafseelaat pehle level mein guzar gayi aur mustaqbil mein phir l'aadah hoga In Shaa Allaah.

⁶ Lughat mein: Lafz Saheeh yeh "Saqaem" ki zidd mein istemaal kiya jaata hai (Saqaem ke maana hai beemaar) lafz-e-saheeh (ka yeh lughwi maana yane sahet mand) "Ajsaam" haqeeqi maana mein hai jab ke "hadees" mein haqeeqi maana mein nahi.

٥ - حُكْمُهُ:

وحكمه: وجوب العمل به بإجماع أهل الحديث، ومن يعتدُّ به من الأصوليين والفقهاء. فهو حجة من حجج الشرع. لا يسع المسلم ترك العمل به⁷.

Lesson no.2

Note: Saheeh Lizaatihi ke baad Saheeh Lighairihi ka maqaam wa martabah hai, lekin Saheeh Lighairihi ko behtar samajhne ke liye pehle Hasan Lizaatihi samajhna zaroori, Hasan Lizaatihi samajhne ke baad Saheeh Lighairihi samajhna aasaan hai, In Shaa Allaah.

2. As-Saheeh Lighairihi

3. Hasan Lizaatihi

(Note: Hasan Lizaatihi mein khafeef-uz-zabt aur sadooq ki istilaah samajhna par tarkeez farmaaiye)

3. الحسن لذاته : (تيسير مصطلح الحديث الشيخ محمود الطحان)

⁷ Saheeh hadees ka hukm: Mutabar Usooleen, Fuqaha aur Muhaddiseen ke nazdeek yeh ijmaa hai ke "Saheeh" hadees par amal karna waajib hai aur "Saheeh Hadees" shar'i hujjat daleel mein shumaar hai aur kisi Musalmaan ke liye bhi is par amal tark karne ko choot nahi.

1-تعريفه المختار: ويمكن أن يعرف الحسن بناء على ما عرفه به ابن حجر بما يلي: " هو ما اتصل سنده بنقل العدل الذي خف ضبطه، عن مثله إلى منتهاه، من غير شذوذ ولا علة⁸."

2-حُكْمُهُ:

هو كالصحيح في الاحتجاج به، وإن كان دونه في القوة، ولذلك احتج به جميع الفقهاء،

وعملوا به، وعلى الاحتجاج به معظم المحدثين والأصوليين⁹،

3. مثاله:

ما أخرجه الترمذي قال: "حدثنا قتيبة، حدثنا جعفر بن سليمان الضبعي، عن أبي عمران

الجوني، عن أبي بكر بن أبي موسى الأشعري قال: سمعت أبي بحضرة العدو يقول: قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن أبواب الجنة تحت ظلال السيوف ... " الحديث ٢.

فهذا الحديث قال عنه الترمذي: " هذا حديث حسن غريب."

قلت: وكان هذا الحديث حسناً؛ لأن رجال إسناده الأربعة ثقات إلا جعفر بن سليمان الضبعي

فإنه حسن الحديث لذلك نزل الحديث عن مرتبة الصحيح إلى مرتبة الحسن

Hasan ki tareef ka khulaasah yeh hai ke:

1. Muttasil ho

⁸ Iska maana sharh mein mulaahazah farmaaiye.

⁹ Hasan Lizaatihi, hujjat mein saheeh ki tarah hai agarche quwwat mein saheeh se kam hai. Isliye sab Fuqaha ne Hasan Lizaatihi ko daleel banaaya hai aur is par amal kiya hai aur Muhaddiseen aur Ulama-e-usool ki ek bahut badi tedaad ne isko daleel aur hujjat banaaya hai.

2. Adl ho

3. (Khafeef-uz-zab) Zabt mein Kami ho

4. Muallal na ho aur

5. Shaaz na ho

Khafeef-uz-zab: memory power mein thodi si kamzoori

aajaati hai, woh kaise?

Misaal: Mai ne hadees sunaayi aur aap ne seekh liya, ab neend se uth kar raat ya din mein kahun ya das saal ke baad bhi bula kar kahun ke accha us waqt par mai ne aap ko kya sikhaaya tha? To aap ne aasaani se mazkoo rah cheez sunaadi yane baghair kisi recollection ke to yeh hai saheeh darjah ka raawi aur ek tareeqa hai sunaane ke liye thoda waqfah leta hai aur sunaata hai, ab raawi ne saheeh bola ya nahi? Saheeh to bola hai lekin bolne mein waqt liya, isko kehte hai recollection, istihzaar ke liye waqt liya, recollect karne ke liye thoda sa waqt le liya aur ruk ruk kar sunaata hai, isko kehte hain khalal waaqe huwa isko khafeef-uz-zabt kehte hain, dekha jaaye to aaj ke daur mein yeh aam baat hai aur poore khafeef-uz-zabt hain, khulaasah yeh hai ke thodi si

khaft aayi, siqah ke muqaable mein uske zabt ke andar ab yeh Hasan darjah ki hogayi, Allaahu Akbar.

Note: Mai ne yahaan ek misaal dekar samjhaaya Saheeh aur Hasan darje ke raawi mein farq ke liye aur bhi kayi tareeqe hain jiske zaryeh Muhaddiseen farq karte hain Saheeh aur Hasan darjah ke raawi mein, Maartib-ur-ruwwah¹⁰ ka mustaqil dars aane waala hai tafseel ke saath, is mein aur farq waazeh hoga, In Shaa Allaah.

ما اتصل سنده بنقل عدل خفيف الضبط يا خف ضبطه

¹⁰تقريب التهذيب" الذي قرَّب فيه ابن حجر كتابه "تهذيب التهذيب" الذي هدَّب فيه ابن حجر كتاب الإمام الحافظ المزي "تهذيب الكمال" الذي هدَّب فيه وكمل كتاب الإمام ابن قدامة "الكمال في معرفة أسماء الرجال", وفيما يلي سنوردُ كلام ابن حجر رحمه الله في كل رتبة بما نصه في "التقريب."

فأولها: الصحابة : فأصرح بذلك لشرفهم . (المصدر : ملتقى اهل الحديث)
الثانية : من أكد مدحه : إما : بأفعل : كأوثق الناس ، أو بتكرير الصفة لفظاً : كثقة ثقة ، أو معنى : كثقة حافظ .
الثالثة : من أفرَدَ بصفةٍ , كثقةٍ , أو متقنٍ , أو ثبتٍ , أو عدل .
الرابعة : من قصر عن درجة الثالثة قليلاً ، وإليه الإشارة : بصدوق ، أو لا بأس به ، أو ليس به بأس .
الخامسة : من قصر عن الرابعة قليلاً ، وإليه الإشارة بصدوق سيء الحفظ ، أو صدوق يهيم ، أو له أوهام ، أو يخطيء ، أو تغيّر بأخرة / ويلتحق بذلك من رمي بنوع من البدعة ، كالتشيع والقدر ، والنصب ، والإرجاء ، والتهمج ، مع بيان الداعية من غيره .
السادسة : من ليس له من الحديث إلا القليل ، ولم يثبت فيه ما يترك حديثه من أجله ، وإليه الإشارة بلفظ: مقبول ، حيث يتابع ، وإلا فلين الحديث .
السابعة : من روى عنه أكثر من واحد ولم يوثق ، وإليه الإشارة بلفظ : مستور ، أو مجهول الحال .
الثامنة : من لم يوجد فيه توثيق لمعتبر ، ووجد فيه إطلاق الضعف ، ولو لم يفسر ، وإليه الإشارة بلفظ : ضعيف .
التاسعة : من لم يرو عنه غير واحد ، ولم يوثق ، وإليه الإشارة بلفظ : مجهول .
العاشرة : من لم يوثق البتة ، وضعف مع ذلك بقادح ، وإليه الإشارة : بمتروك ، أو متروك الحديث ، أو واهي الحديث ، أو ساقط .
الحادية عشرة : من اتهم بالكذب .
الثانية عشرة : من أطلق عليه اسم الكذب ، والوضع . (ملتقى اهل الحديث)

Yane zabt mein thodi si kami aagayi ho, raawi ke haafize wa quwwat-e-zabt ko jaanchne ke liye aur Saheeh darje ke raawi aur Hasan darje ke raawi mein farq karne ke liye, Muhaddiseen ke paas mukhtalif tareeqe hai.

Mein Ibn Hajar ne kiya صدوق سيئ الحفظ، صدوق يهم

farq pesh kya hai?¹¹

Hasan darjah ke raawi ke liye, Ibn Hajar Rahimahullaah ne Sadooq ka laqab istemaal kiya hai, Sadooq jis mein hadees sunaane mein wahm hona aur khata hona ya zyaadah wahm ka shikaar hona aise alfaaz aur aisi kamzooriyon ki nisbat nahi ki gayi ho aur woh Hasan darjah ka raawi hai, jiska matlab yeh hai ke Hasan darjah ka raawi hadees sunaane mein khata ka shikaar nahi hota lekin Saheeh darjah ke raawi se iske istihzaar ki quwwat kam rehti hai, jabke Sadooq Sayyi-ul-hifz (aisa sadooq jis mein hadees sunaane mein wahm hona aur khata hona ya zyaadah wahm ka shikaar hona aisi kamzooriyaan zaahir hojaaye) ka martabah

11

Hasan Lizaatihi darjah ke raawi se kam hojaata hai aur Hasan

Lighairihi ke martabah mein shumaar hojaata hai.

Saheeh aur Hasan ka farq:

Saheeh aur Hasan mein kya farq hota hai?

Jawaab: Hasan mein bhi yeh 5 usool hai ke:

1. Sanad Muttasil honi chaahiye aur

2. Adl hona chaahiye (akhlaaq mein koi kami bhi nahi ho aur jhoota hone ka sawaal hi nahi uthta, akhlaaqi etibaar se koi bhi kami nahi hai)

lekin

3. Zabt mein thodi si kami hoti hai, Hasan ki tareef khafeef-uz-zabt hai yane quwwat haafizah wa zabt mein kami aur kami ka matlab woh kami nahi ke bhool jaana aur ghalat yaad kar lena, baaqi ke usool aur shartein wahi hain jo saheeh ki tareef mein hai

4. Muallal na ho aur

5. Shaaz na ho

Saheeh Lighairihi aur Hasan mein kya farq hai?

Note: Saheeh ke baad Hasan Lizaatihi (Khaf zabtah) kaha gaya tha, Taamm-uz-zabt ke muqaablah mein thoda khafeef darjah waaqe huwa, memory power mein raawi ka haafizah thoda kam huwa to darjah gira kar kaha gaya Hasan Lizaatihi, aise hi jab kayi Hasan Lizaatihi darjah ke asaaneed jama hon to yeh poore milkar ho jaate hain Saheeh Lighairihi aur raha aur Hasan Lizaatihi agar ek sanad ho Hasan ke darjah mein to Hasan Lizaatihi kehte hain, kayi sanadein Hasan Lizaatihi ke level par ho to usko Saheeh Lighairihi kehte hain bas itna hi farq hai Saheeh Lighairihi aur Hasan Lizaatihi mein.

2.الصحيح لغيره¹²: (تيسير مصطلح الحديث الشيخ محمود الطحان)

١ -تعريفه:

هو الحسن لذاته إذا روي من طريق آخر مثله أو أقوى منه. وسمي صحيحا لغيره؛ لأن الصحة لم تأت من ذات السند الأول، وإنما جاءت من انضمام غيره له. ويمكن تصوير ذلك

بمعادلة رياضية على الشكل التالي:

حسن لذاته + حسن لذاته = صحيح لغيره

¹² "Hasan Lizaatihi" hadees jisko usi jaise ya us se bhi qawi kisi doosre tareeq se riwaayat kiya jaaye aur us hadees ko "Saheeh Lighairihi" kehne ki wajah yeh hai ke is hadees ki sehat khud is hadees ki sanad se nahi aati balke doosri sanad ke uske taaeed ki wajah se hai. Hum isko darj-e-zail riyaazi hisaab ke tareeqe se samajh sakte hain:

Hasan Lizaatihi+Hasan Lizaatihi= Saheeh Lighairihi.

٢ - مرتبته:

هو أعلى مرتبة من الحسن لذاته، ودون الصحيح لذاته¹³.

٣ - مثاله:

حديث محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال: "لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلاة"

قال ابن الصلاح: "فمحمد بن عمرو بن علقمة من المشهورين بالصدق والصيانة، لكنه لم

يكن من أهل الإتقان، حتى ضعفه بعضهم من جهة سوء حفظه، ووثقه بعضهم لصدقه

وجلالته، فحديثه من هذه الجهة حسن، فلما انضم إلى ذلك كونه روي من أوجه أخر زال بذلك

ما كنا نخشاه عليه من جهة سوء حفظه، وانجبر به ذلك النقص اليسير، فصح هذا الإسناد،

والتحق بدرجة الصحيح."

¹³ Saheeh Lighairihi ka martabah "Hasan Lizaatihi se upar aur "Saheeh Lizaatihi" se kam hai martabah mein.

Lesson No.3

Hasan Lighairihi kya hai?¹⁴

الحسن لغيره:

١- تعريفه :

هو الضعيف إذا تعددت طرقه، ولم يكن سبب ضعفه فسق الراوي أو كذبه¹⁵.

¹⁴ هل يُحسَّن حديث الراوي الذي قال فيه الحافظ ابن حجر: صدوق بهم أو له أو هام؟

الشيخ محمد ناصر الالباني
السائل: قول ابن حجر -رحمه الله تعالى- فيمن يقول فيه: صدوق ربما وهم، صدوق له أو هام، صدوق في هذه المرتبة هل يحسن حديثه على الإطلاق؟

الشيخ: لا.

السائل: كيف؟

الشيخ: هذا إذا وقفنا عند قول الحافظ فإنما يعني أن حديثه دون الحسن، ولكنه ليس شديد الضعف بل هو مما يُستشهد به، مَنْ قال فيه: صدوق فقط فهو الذي يكون حديثه حسنًا، أما إذا قال فيه: صدوق سيء الحفظ، أو صدوق ربما وهم، أو صدوق له أو هام، فهذا حديثه ينزل عن مرتبة الحسن لكنه يُرشَّح أن يكون حسنًا بمجيئه من طريق أخرى مثل الطريق هذه، أقول: إذا وقفنا عند قول الحافظ هذا، لأن قول الحافظ في كتابه * التقريب * مثل هذا القول أو غيره هو اجتهاد في الغالب يكون على صواب، لكن أحيانًا يجانبه الصواب، لأنه كما نقول دائمًا: إنسان يخطئ ويصيب، فمن وقف عند قول الحافظ في راوٍ ما إنه صدوق بهم فلا ينبغي أن يحسن حديثه فضلًا عن أن يصححه.

ولكن أحيانًا يختلف وجهة نظر الباحثين عن قول ابن حجر العسقلاني في راوٍ ما بأنه صدوق بهم أو أنه مثلاً مستور أو مجهول أو ما شابه ذلك، يختلف الرأي، فقد يكون أحيانًا صدوق بهم كلمة: بهم الأرجح أن تُحذف، حينئذ يكون حديثه حسنًا، وقد يكون قوله أحيانًا في راوٍ ما إنه مستور، قد يكون الصواب أن يقال فيه صدوق وهكذا، إنما القصد أن الحافظ ابن حجر إذا قال في راوٍ ما: " صدوق بهم " وكان هذا مطابقًا للقول الراجح عند الأئمة الآخرين فيكون حديثه دون الحسن ولكنه يقبل التقوية بمثله وقد يرتقي حديثه بمثله إلى مرتبة الحسن، وقد يرتقي إذا كثرت أمثاله من الأسانيد إلى مرتبة الحديث الصحيح، وبهذا القدر كفاية، والحمد لله رب العالمين.

¹⁵ Zaeef (Munjabir) hadees jiske turuq muta'addid hon, jab ke iski isnaad ka zu'f,

raawi ka fisq ya kizb ke sabab na ho is tareef se yeh faaidah haasil hota hai ke

"Zaeef (Munjabir)" do asbaab ki wajah se "Hasan" ke darje tak pahunch jaati hai.

1) Ek yeh ke woh Zaeef hadees ek ya is se zyadah turuq se bhi marwi ho bashart

yeh ke woh doosra tareeq ya to usi phele tareeq jaisa ho ya us se qawi ho.

2) Doosri yeh ke hadees ke zu'f ka sabab 1) Raawi ke haafizah ki kharaabi ho, 2)

Ya isnaad mein Inqita', 3) Ya kisi raawi ka majhool hona

يستفاد من هذا التعريف أن الضعيف يرتقي إلى درجة الحسن لغيره بأمرين، هما :

أ- أن يروى من طريق آخر فأكثر، على أن يكون الطريق الآخر مثله أو أقوى منه .

ب- أن يكون سبب ضعف الحديث إما سوء حفظ راويه، وإما انقطاعا في سنده، أو جهالة في رجاله .

٢ -سبب تسميته بذلك¹⁶ :

وسبب تسميته بذلك أن الحسن لم يأت من ذات السند الأول، وإنما أتى من انضمام غيره له .

ويمكن تصوير ارتقاء الحديث الضعيف إلى مرتبة "الحسن لغيره" بمعادلة رياضية على النحو التالي :

ضعيف + ضعيف = حسن لغيره

٣ -مرتبه¹⁷ :

الحسن لغيره أدنى مرتبة من الحسن لذاته .

"وينبغي على ذلك أنه لو تعارض الحسن لذاته مع الحسن لغيره قدم الحسن لذاته .

٤ -حُكْمُه :

هو من المقبول الذي يحتج به .

٥ -مثاله :

"ما رواه الترمذي وحسنه، من طريق شعبة، عن عاصم بن عبيد الله، عن عبد الله بن عامر بن ربيعة، عن

أبيه، أن امرأة من بني فزارة تزوجت على نعلين، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أرضيت من نفسك

ومالك بنعلين؟" قالت: نعم، قال: فأجاز ."

¹⁶ Hasan Lighairihi ki wajah Tasmiiyah: Is hadees ka yeh naam rakhe jaane ki wajah yeh hai ke yeh "Hasan" hadees apni sanad ki wajah se Hasan nahi balke apne taaeed mein ek doosri sanad ke mil jaane se "Hasan" bani hai.

Hum isko darj-e-zail riyaazi hisaab ke tareeqe se samajh sakte hain:

Zaeef (Munjabir)+Zaeef (Munjabir)= Hasan Lighairihi.

¹⁷ Hasan Lighairihi darjah mein "Hasan Lizaatihi" se kam hoti hai. "Hasan Lighairihi" ke hukm jaanne ke yeh faaidah hai ke agar "Hasan Lizaatihi" ka "Hasan Lighairihi" ke saath takdaao hojaaye to "Hasan Lizaatihi" muqaddam hogi.

قال الترمذي: "وفي الباب عن عمر، وأبي هريرة، وسهل بن سعد، وأبي سعيد، وأنس، وعائشة، وجابر، وأبي حردد الأسلمي".

قلت: فعاصم ضعيف لسوء حفظه، وقد حسن له الترمذي هذا الحديث لمجيئه من غير وجه.

Ash-Sharh

Hasan Lighairihi martabah ka raawi? Sadooq Sayyi-ul-hifz?

Sadooq Sayyi-ul-hifz, woh raawi jo istihzaar ke liye bahut waqt leta hai

usko kehte Sadooq Sayyi-ul-hifz hai, yaad kar leta hai lekin bahut

zyaadah waqt leta hai istihzaar ke liye aur saath mein wahm (ghalti) ka

aur bahut akhta ka shikaar bhi hota hai, is wajah se 1. Siqa, 2. Sadooq

aur teesri qism (category) pesh aagayi yane 3 Sadooq Sayyi-ul-hifz

(aisa sadooq jis mein hadees sunaane mein wahm hona aur khata hona

ya zyaadah wahm ka shikaar hona aisi kamzooriyaan zaahir hojaaye) ki

muwaafaqat aur madad ke liye agar koi isi tarah ka raawi mil jaata hai

to isko kehte hai Hasan Lighairihi yane khud se woh Hasan darjah ki

riwaayat saabit na huwi, balke kisi aur ki madad se Hasan hogayi (إذا

تعددت طرقه)¹⁸

¹⁸ Majhool-ul-haal aur mastoor hai, bahut saare aise raawi jama hogaye jinke baare mein yeh pata chale ke woh majhool-ul-haal hai, isi tarah bahut saare mastoor hain lekin matan ek jaisa aaraha

Sadooq Sayyi-ul-hifz ki qabooliyat ke liye Muhaddiseen kya shart lagaate hain?

Jawaab hai ke Muhaddiseen kehte hain ke Zaeef Munjabir hona
chahiye, agar iski taaeed mein isi tarah ka raawi aajaaye to us waqt
qabool kiya jaayega warna is waqt tak isko qabooliyat ke darjah se rok
diya jaayega aur agar doosra raawi aagaya taaeed mein to is sanad ki
kehte hain Hasan Lighairihi hai.¹⁹

hai ab zaahir baat hai itne mastoor jab jama ho jaayein aur yeh sab ek jaisa matan pesh kar rahe
hain to faisla yeh liya jaata hai ke iski kuch na kuch asal to hogi (مستور اذا تعددت طرقه)
Note: Yahan majhool-ul-ayn ki baat nahi ho rahi hai kyun ke majhool-ul-ayn ko to radd kar diya hai,
Ulama-e-ikraam ne, lekin majhool-ul-haal aur mastoor ke baare mein Muhaddiseen yeh tareef
pesh karte hain ke

(المرتبة السابعة : من روى عنه أكثر من واحد ولم يوثق ، وإليه الإشارة بلفظ : مستور ، أو مجهول الحال)

¹⁹ Ibn Hajar ne Saheeh, Hasan, Zaeef Munjabir wa Zaeef Ghair Munjabir mein farq kaise kya?

Jawaab: Mandarjah zail mein Ibn Hajar ke arbi ibaaraat mulaahazah farmaaiye:

الثالثة: من أفرَدَ بصفةٍ , كثفةٍ , أو متقنٍ , أو ثبتٍ , أو عدلٍ .
الرابعة: من قصر عن درجة الثالثة قليلا , وإليه الإشارة : بصدوق , أو لا بأس به , أو ليس به بأس .
الخامسة: من قصر عن الرابعة قليلا , وإليه الإشارة بصدوق سيء الحفظ , أو صدوق يهيم , أو له أوهام , أو يخطيء , أو تغير
بأخرة / ويلتحق بذلك من رمي بنوع من البدعة , كالتشيع والقدر , والنصب , والإرجاء , والتهمج , مع بيان الداعية من غيره.

Lesson No.4

Hasan Lighairihi

Zaeef Munjabir²⁰ Zaeef Ghair Munjabir

Agar raawi Sadooq Sayyi-ul-hifz hai lekin jab iski taaeed mein alag alag turuq jama hojaata hain to yeh Hasan hai ghair ke saath, isko kehte hai Hasan Lighairihi.

Hasan Lighairihi ka darjah kab milta hai?

Is mein Sayyi-ul-hifz darjah ka raawi hota hai aur is sanad ke teen shuroot poore hona zaroori hai.

Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaihi ne kaha ke:

1. Zaeef Munjabir ho yane ke sudhaarne ke qaabil hon, Zaeef yaseer ho, bahut mamooli sa zu'f ho, parle darje ki Zaeef na ho, yane matrook na ho, Zaeef Ghair

²⁰ المحدث الدكتور ماهر الفحل

متى يتقوى الحديث الضعيف ؟

ليس كل حديث ضعيف يتقوى بالمتابعات والشواهد ؛ فإنَّ بعض الأحاديث يتقوى بذلك ، إذا كان الضعيف يسيراً ؛ مثل : الغفلة ، وكثرة الغلط لمن كان حديثه كثيراً ، وسوء الحفظ ، والاختلاط ، وغيرها من أسباب الضعف غير الشديدة .
ونستطيع أن نُقعد لذلك قاعدة ، وهو : أنَّ كل ما كان ضعفه بسبب عدم ضبط روايه الصدوق الأمين _ الذي لم تتلم عدالته _ فإنَّ كثرة الطرق تقويه ؛ فتنفعه المتابعات والشواهد ، و يجبر ضعفه بمجيبه من طريق آخر ، ونستفيد من تلك الطرق المقوية أنَّ حفظ الراوي الأول لم يخلُ في هذا لحديث خاصة ، بل إنَّه حفظ هذا الحديث ؛ بدليل المتابعات ، أو الشواهد ، وبهذا يرتقي من درجة الضعيف إلى درجة الحسن لغيره .

ويضاف إلى هذا : ما كان ضعفه لإرسال ، أو عنعنة مدلس ، أو لجهالة حال بعض روايته ، أو لانقطاع يسير ؛ فإنَّ هذا الضعف يزول بمجيبه من طريق آخر ، ويصير الحديث حسناً لغيره ؛ بسبب العاضد الذي عضده .

أمَّا إذا كان الضعف شديداً ، فهذا لا تنفعه المتابعات ولا الشواهد ، ولا يرتقي حديثه عن درجة الضعيف ، ومثل هذا : من وصف بالكذب ، أو اتهم فيه ، وكذلك من وصف بالفسق ، وكذلك الهلكي ، والمتركون ، وشديدي الضعف ، فمن كان ضعفه هكذا لا تؤثر فيه كثرة الطرق ، ولا يرتقي عن درجة الضعيف ؛ لشدة سوء أسباب هذا الضعف ، وتقاعد الجابر عن جبره ، وهذه تفاصيل تدرك بالمباشرة ، قال الحافظ ابن حجر في النزهة : ((ومتى توبع السيء الحفظ بمعتبر كأن يكون فوقه أو مثله ، لا دونه ، وكذا المختلط الذي لم يتميز والمستور ، والإسناد المرسل وكذا المدلس إذا لم يعرف المحذوف منه ، صار حديثهم حسناً ، لا لذاته بل وصفه بذلك باعتبار المجموع من المتابع والمتابع لأن مع كل واحد منهم احتمال كون روايته صواباً ، أو غير صواب على حد سواء .))

(محاضرات في علوم الحديث) محاضرة 4

Munjabir na hon yane agar Munjabir hone ke laaiq hi nahi hai to woh Zaeef darjah ki hojaayegi.

2) Yeh kamzoori adaalat mein na ho balke zabt se mutalliq ho.

3) Woh is se zyadah awsaq se na takdaaye.

Yeh sab shartein laga kar Ulama-e-ikraam ne Hasan Lighairihi ki ijaazat dete hain (تقريب مصطلح الحديث للجريوي - Ne mukhtalif Ulama ki tareefaat naql karne ke baad yeh khulaasah darj kiya hai.)

Kya Hasan Lighairihi Muhaddiseen ke paas maqbool nahi?

Baaz logon ne ikhtilaaf kiya aur kaha ke Hasan Lighairihi koi qism hi nahi hai, balke muftadi qism hai Nauzu Billaah, Nauzu Billaah, Shaikh Al-Baani Rahmatullaahi Alaih ne Hasan Lighairihi ko istemaal kiya hai aur Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaih ne Hasan Lighairihi ko istemaal kiya hai aur Imaam Sakhaawi Rahmatullaahi Alaih ne farmaaya Fath-ul-mughees mein ke aksar Muhaddiseen, aksar Fuqaha ne itemaad kiya hai Hasan Lighairihi ko, balke unhun ne jamhoor aur aksar ka dawa kiya hai, Imaam Tirmizi Rahmatullaahi Alaih ne, Imaam Bukhari Rahmatullaahi Alaih se Hasan Lighairihi ka saboot pesh kiya hai aur 'Ilal Tirmizi padhiye aap is mein paayenge ke Imaam Bukhari Rahmatullaahi Alaih ne kahaan par Hasan Lighairihi ko qabool kiya hai aur iska sabab bhi milta hai, to baaz log jaldi mein aakar Hasan Lighairihi ka inkaar kar dete hain. Fatadabbur.

Lesson No.5

Maraatib-ur-Ruwwaah

Maraatib-ur-Ruwwaah ka matlab yeh hota hai ke raawiyon ke alag alag maraatib hote hai kuch raawi hote hai jinki baat fauran qabool kar li jaati hai aur kuch aise raawi hote hain jinko madadgaar (supporter) ki zaroorat hoti hai aur kuch aise raawi hote hain ke jinki riwaayat qabool nahi ki jaati, Muhaddiseen ne jo qawaaneen banaaye woh (Fahm-e-Aam) common sense ke mutaabiq hai ke kis ki baat qabool ki jaaye aur kisi ki baat qabool ki na jaaye, Muhaddiseen ne kaafi is par mehnat ki hai aur unhun ne jo guftagu ki hai mai usko aap ke saamne rakhunga.

Ibn Haatim Rahmatullaahi Alaih ne Maraajib Al-Jarh Wa Tadeel mein kaha ke: Raawi par jarh ki jaati hai ya tadeel ki jaati hai, Ibn Abi Haatim ne kaafi ispar mehnat ki hai aur Imaam Zahabi ne is mein tawassu kiya aur Imaam Sakhaawi Rahmatullaahi Alaih kehte hai ke baad ke logon ne aisa koi izaafah nahi kiya ke jis se Ibn Abi Haatim par harf aaye, Imaam Zahabi ne tafseeli kaam kiya yeh aap keh sakte hai ke aisa kaam kiya ke jiski wajah se wazaahat mil jaa sakti hai. Support ke andaz mein kaam kiya koi aisa iteraaz ya tazeed do wala maamalah nahi hai, to Ibn Abi Haatim ke liye to fazal hai ke unhun ne is baare mein kaafi mehnat ki, Ibn Abi Haatim ne aur unke baad Imaam Zahabi Rahmatullaahi Alaih aur unke baad Allaamah Iraaqi Rahmatullaahi Alaih ne kaafi mehnat ki hai aur aap jaante hai ke Iraaqi Rahmatullaahi Alaih ke bahut saare shaagird huwe hai, is mein se jo abraz

shaagird hai inka naam hai Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaih phir Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaih ke baad Imaam Suyooti Rahmatullaahi Alaih aur unke baad Imaam Sakhaawi Rahmatullaahi Alaih inhun ne Fath-ul-mughees mein yeh saari tareekh jama ki hai ke raawiyon ko kab liya jaata hai? Aur kab nahi liya jaata hai aur Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaih ne is baare mein jab Taqreeb-ut-Tahzeeb kitaab ki tarteeb di to unhun ne Imaam Mizzi Rahmatullaahi Alaih ki kitaab ko bunyaad banaaya, aur yeh Imaam Mizzi koun hai? Yeh susre hai Ibn Kaseer ke yane ke Imaam Ibn Kaseer Rahmatullaahi Alaih daamaad hai Imaam Mizzi Rahmatullaahi Alaih ke, Imaam Mizzi, Ibn Taymiyyah ke Mu'aasir ma shagird hai, Imaam Mizzi ne kamaal kiya ke Kutub Sittah ke raawiyon par tafseeli taur par 50 jildon mein kitaab likh daali iska naam hai Tahzeeb-ul-Kamaal, Ibn Hajar ne dekha ka 50 jildon mein likhna aur aam logon ko yaad rakhna mushkil hai to uske liye inhun ne Khulaasah Wa Ikhtisaar ka andaaz apnaaya, ek raawi ke baare mein ke woh jarh ke darjah mein hai ya tadeel ke darjah mein hai? Aakhir kya level par hai, to unhun ne raawiyon ke 12 darjaat banaaye isko kehte hai Maraatib-ul-Jarh Wa Tadeel jo Maraatib-ur-Ruwwaah raawiyon ke unhun ne darjah bandi ki hai is mein unhun ne phele a'ala martabah ke koun hai aur uske baad ke kam martabah aur uske baad aur thode kam martabah ke hote hain, hote hote aakhir mein 12 mein sab se khatarnaak ya bekaar raawi ya jisko radd kar diya jaayega to yeh jo darjaat hote hai inko Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaih ne saamne rakh kar Tahzeeb-ut-Tahzeeb jab kitaab likhi to yeh 6 jildon mein chapi hai to iske baad phir Ibn Hajar ne yeh bhi socha ke aisa

hona chaahiye ke ek raawi ke baare mein ek do satar mein likh diya jaaye ke yeh qabool mein hai ya nahi hai agar hai to kya level par hai? To Ibn Hajar ne Taqreeb-ut-Tahzeeb kitaab likhi aur unhun ne iske andar aur isi tareeqe se Nukhbah/Nuzhat-un-Nazar mein Maraatib-ur-Ruwwaah par guftagu ki hai, Nukhbah/Nuzhat-un-Nazar Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaih ki mustalahaat-ul-hadees ke baab mein maayah naaz kitaab hai, Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaih ke tahqeeq ke mutaabiq Muhaddiseen ke taamul ke hisaab se, ruwwaah ke 12 darjaat wa maraatib (level) aate hain.

Note: In Shaa Allaah agle daurah ya course mein Maraatib-ur-Ruwwaah (12 Maraatib) par tafseeli se hum padhenge In Shaa Allaah.

Note: Hadees Saheeh aur Zaeef bhi hoti hai jaise ke Imaam Abu Hanifah Rahmatullaahi Alaih ne farmaaya ke

إذا صح الحديث فهو مذهبي

Saheeh Hadees hi mera mazhab hai, matlab Saheeh aur Zaeef mein farq karna chaahiye, Imaam Abu Hanifah Rahmatullaahi Alaih ne bahut phele yeh jumlah kaha tha, aur Muhaddiseen bhi yehi karte hain aur ahaadees ko Saheeh aur Zaeef mein baant te hai.

Agar aap ghaur karke dekhenge to Muhaddiseen ka bada azeem kaarnaamah nazar aata hai, Mustashriqeen ne kaafi Muhaddiseen par research kiya aur aakhir mein unhun ne taye kiya aur kaha ke hum Muhaddiseen par kayi saalon se research kar

rahe hain taake kuch ghalti nikaali jaaye lekin ghalti nikaal nahi paaye kyun ke
Muhaddiseen ne is tareeqe se tareekh ko mehfooz kiya ke waise andaaz mein kisi
qaum ne tareekh ko mehfooz nahi kiya (Muqaddimah Al-Isbaah bazabaan angreezi-
Springer Mustashriq)

Lesson No.6

Zaeef (Ghair Munjabir)

Note: Is sabaq mein tarkeez kijiye in istilaahaat par:

1. Mardood Zaeef
2. Ghair Munjabir Zaeef

-تعريفه: الضعيف: (تيسير مصطلح الحديث الشيخ محمود الطحان)

أ- لغة: ضد القوي، والضعف حسي ومعنوي، والمراد به هنا الضعف المعنوي²¹ .

ب- اصطلاحاً: هو ما لم يجمع صفة الحسن، يفقد شرط من شروطه²² .

قال البيهقي في منظومته :

وكل ما عن رتبة الحُسْنِ قَصُرُ ... فهو الضعيف وهو أقسام كُثُرُ²³

٢- تفاوته :

ويتفاوت ضعفه بحسب شدة ضعف روايته وخطئه، كما يتفاوت الصحيح. فمنه الضعيف، ومنه الضعيف جداً،

ومنه الواهي، ومنه المنكر، وشر أنواعه الموضوع²⁴

²¹ Lughwi tareef: lughat mein Zaeef qawi ki zidd mein mustamil hai. Yane kamzoor aur kamzoori hissi bhi hoti hai aur manawi bhi. Magar yahan manawi kamzoori muraad hai.

²² Yeh woh hadees (Ghair Munjabir) hai jis mein Hadees Hasan ki koi shart mafqood ho aur sifat Hasan se mehroom ho.

²³ Har woh hadees (Ghair Munjabir) jo "Hasan" ke martabah se kam ho, woh Zaeef hai aur iski beshumaar aqsaam hain.

²⁴ Mardood Wa Ghair Munjabir Zaeef mein bhi Maraatib (darjah bandi) hain, raawiyon mein zu'f ki shiddat aur kami ke etibaar se, jaise saheeh mein maraatib hote hain, Mardood Ghair Munjabir mein kuch "Zaeef" kuch bahut Zaeef aur koi "Waahi" kehlaati hai aur Munkar hai aur sab se badtar qism ka naam "Mawzoo" hai.

٤ -مثاله :

ما أخرجه الترمذي من طريق "حكيم الأثرم" عن أبي تميمة الهجيمي، عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "من أتى حائضا أو امرأة في دبرها أو كاهنا فقد كفر بما أنزل على محمد"، ثم قال الترمذي بعد إخراجه: "لا نعرف هذا الحديث إلا من حديث حكيم الأثرم عن أبي تميمة الهجيمي عن أبي هريرة" ثم قال: "وضَعَفَ محمدٌ هذا

الحديث من قبل إسناده" قلت: لأن في إسناده حكيم الأثرم، وقد ضعفه العلماء، فقد قال عنه الحافظ ابن حجر في تقريب التهذيب: "فيه لين."

Hadees Zaeef kab hojaati hai? Aur iska kya hukm hai?

Mukhtasar yeh ke ya to raawi par ta'n ya to sanad mein kuch kami hoti hai,

1. Rawi par ta'n:

Raawi par Jarh Wa Tadeel ke ahkaamaat se waaqifiyat zaroori hai goya ke aap ko 12 darjaat yaad rakhna hai ya darjah bane kaise?

Jaise jaise raawi mein kamzoori aati jaati hai to martabah mein kami aati jaati hai aur ek waqt par mardood hojaata hai aur jo mardood hai uske bhi kayi darjaat hai lekin har ek apne darjah ke hisaab se radd kar diye jaata hai to common sense

bataata hain ke waaqi ek aisi darjah bandi honi chaahiye agar koi 90 number laaya aur koi 100 laaya aur koi 70 to koi 60 aur 0 koi laaya to phir aap ne sab ko barabar

kar diya to yeh insaaf ke khilaaf hai, Qur'aan mein kaha Allaah ne وان جاءكم فاسق

بنباء فتبينوا. Agar faasiq koi bhi khabar lekar aaye to uski tahqeeq kar lo (جاءكم) aana

yane is se sanad ki ahmiyat saabit huwi agar khabar laane waala hai to adaalat aur

zabt ko check kiya jaayega, aur sanad wa matan ko cross check karo to zaahir hai ke illat aur shaaz ka pata chal jaata hai.

Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaih ne raawiyon ko baarah darjaat mein baanta hai ya to tareef ki jaati hai tab woh qabool ke darjah mein aane lagta hai aur agar raawi ke baare mein iski kamzoori bata di jaati hai to iski sanad aur riwaayat ko radd kar diya jaata hai is kamzoori ke bhi maraatib hai, lehaza qabool aur radd kiye jaana ka ma'amalah ke etibaar se Ibn Hajar ne raawiyon ke baarah darjaat bataaye hain.

2. Sanadon mein jo aib hota hai ya naqs ya ta'n yane kamzoori saabit hoti ho to yeh bhi ek sabab hai Zaeef hadees ke liye

Is par bhi Shaikh Ibn Usaimeen Rahmatullaahi Alaih ne aasaan tareeqe se samjhaaya hai ke Ittasaal-us-sanad ki kami matlab kya hai?

Jawaab: Jaise hi sanad toot jaati hai agar shuroo mein tooti hai to aise ko kehte hai ke Mu'allaq hai, agar sanad aakhir mein toot jaati hai to isko kehte hain Mursal hai, agar sanad darmiyaan mein kahi se bhi toot jaaye to isko kehte hain Munqate aur agar sanad ke darmiyaan mein se lagaataar do raawi toot jaate hain aur darmiyaan mein lagaataar gir jaate hai to isko Mu'azzal kehte hai aur Mudallis kisko kehte hain?

Dhoke ki ek shakl hai, dekhne mein sanad acchi lag rahi lekin raawi ne chupa kar andar se koi sanad ko tod deta hai zaahir taur par nahi lekin talaash karne ke baad pata chalta hai ke raawi ne chupa diya hai ya tod diya hai sanad ko aur raawi ke

naam ko koi aur laqab daal kar ya is tareeqah se guftagu ki hai ke mila to hai riwaayat bhi ki hai lekin yeh muayyin hadees nahi suna hai, (Dekhiye Muhaddiseen ka kaarnaamah ke mila hai lekin suna nahi hai yahan tak bhi Muhaddiseen dekhte hain), Muallal aur Mudallis par mustaqil dars aane waala hai In Shaa Allaah.

(Note: Tadlees ki ek qism mein, saama ki tasreeh ki ahmiyat par mustaqil dars aane waala hai, In Shaa Allaah)

Hadees-e-Zaeef par amal aur is se istidlaal se mutalliq Fataawajaat Urdu:

Qawl Awwal:

Mutlaq jaaiz

Qawl Saani:

Jaaiz hai chand shuroot ke saath

Haafiz Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaih ne Zaeef Hadees par amal karne ki shuroot ka khulaasah bayaan kiya hai jo darj-e-zail hai:

- 1) Zaeef zyaadah shadeed na ho, is liye kisi aisi hadees par amal nahi kiya jaayega jise kisi ek kazzaab ya muttahir bil-kazib ya fahash ghalat raawi ne infiraadi taur par bayaan kiya ho.
- 2) Woh hadees mamool ba usool ke tahat mandarj ho.
- 3) Us hadees par amal karte huwe uske saabit hone ka itiqaad na rakha jaaye, balke ehtiyaat ka itiqaad ho.

Qawl Saalis:

Mutlaq na-jaaiz

Note: Shaikh Al-Baani aur Shaikh Mashoor Hasan ne kaha ke doosra qawl sirf nazariyaati taur par saheeh hai jahan tak amal ka ma'amalah is lehaaz se teesra qawl raajeh hai aur awwaam ke liye aur har ilm waale ke liye mumkin nahi ke woh in shuroot ko tatbeeq de aur saheeh mein itna ilm aur fazaail maujood hain ke hum mustaghni hai, Mardood Wa Ghair Munjabir Zaeef se yehi baat Ibn Usaimeen Rahmatullaahi Alaih apne akheer fatwa mein kehi hai, Ahl-e-ilm ne yeh bhi kaha ke Zaeef Mardood ko fazaail mein tasaahul baratte huwe ijaazat dene se do kharaabiyaan janm leti hain:

1. Bid'at ki tarweej
2. Saheeh Hadees ki tarweej mein kami balke baaz Ahl-e-ilm ne kaha haqeeqat mein teen sharton par koi Mardood Zaeef muntabiq nahi hoti, aur Shaikh Al-Baani ne yeh bhi kaha ke fazaail mein Zaeef ko qabool karne se ek aur kharaabi janm leti hai jo ke Shari etibaar se ghair maqbool hai woh yeh ke fazeelat ka Aqeedah bandah apne dil mein bitha leta hai to kya Zaeef Hadees ki bunyaad par fazeelat ka Aqeedah rakh lena durust hai? Aur Mustahab samajh lena is fazeelat ki bunyaad par kya yeh saheeh hai? Isi tarah Mardood Zaeef Hadees ki bunyaad par jo ilm haasil hota hai is ilm ko Mardood Zanni Ilm hai kya Mardood Zanni Ilm ki tarweej ki ijaazat di jaa sakti hai

ان الظن لا يغني من الحق شيئاً

Ibn Hajar Rahmatullaahi Alaih ne awwaam mein isko aam na karne aur zu'f waazeh karne ki shart lagaayi is se Ibn Hajar ka mawqoof waazeh hota hai ke shuroot zikr

karne ke baawajood amali taur par teesra qawl ki taraf hi mailaan zaahir ho raha hai, baar baar inki ibaaraat ko jama karke tadabbur karne ki naseehat ki hai Shaikh Al-Baani Rahmatullaahi Alaih ne. Wallaahu A'lam.

Note: Mai ne agle safhaat mein arbi ibaaraat isi liye naql ki hain taake Shaikh Al-Baani ka mawqoof aur sabab-e-tarjeeh samajhne mein aasaani ho, In Shaa Allaah. Tafseel ke liye Shaikh Al-Baani ki kitaab, Tamaam-ul-Minnah ka Muqaddimah zaroor padhiye.

Zaef par amal se mutalliq Ulama ke teen mawqoof aur aqwaal arbi ibaaraat ke iqtibaasaat ki shakl mein:

القول الاول :

الجواز مطلقا

القول الثانى :

يجوز الاستدلال بالشروط

1- فتوى ابن عثيمين

هل يستدل بالأحاديث الضعيفة؟

الشيخ محمد بن صالح العثيمين

السائل : هل يُستدل بالأحاديث الضعيفة؟

الشيخ : الأحاديث الضعيفة لا يُستدل بها ولا يجوز أن تنسب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا على وجه يُبين فيه أنها ضعيفة ومن حدّث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بحديث يرى أنه كذب فهو أحد الكاذبين

وقد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار فلا يجوز العمل بالحديث الضعيف .

لكن بعض أهل العلم رخص في ذكر الحديث الضعيف بشروط ثلاثة، الشرط الأول: ألا يكون ضعفه شديداً .
والشرط الثاني: أن يكون له أصل .

والشرط الثالث: أن لا يعتقد أن النبي صلى الله عليه وسلم قاله فإن كان الضعف شديداً فإنه لا يجوز ذكر الضعيف أبداً إلا إذا كان الإنسان يريد أن يبين ضعفه وإذا كان ليس له أصل فإنه لا يجوز ذكره أيضاً .
مثال الذي له أصل أن يأتي حديث في فضل صلاة الجماعة مثلاً وهو ضعيف فلا حرج من ذكره هنا للترغيب في صلاة الجماعة لأنه يرغّب في صلاة الجماعة ولا يضر لأنه إن كان صحيحاً فقد نال الثواب المرتب عليه وإن لم يكن صحيحاً فقد استعان به على طاعة الله لكن مع ذلك يأتي الشرط الثالث أن لا تعتقد أن النبي صلى الله عليه وسلم قاله ولكن ترجو أن يكون قاله من أجل ما ذكر فيه من الثواب .

السائل : طيب .

الشيخ : على أن بعض أهل العلم قال: إن الحديث الضعيف لا يجوز ذكره مطلقاً إلا مقرّونا ببيان ضعفه وهذا القول لا شك أنه أحوط وأسلم للذمة ومسألة الترغيب أو الترهيب يكفي فيها الأحاديث الصحيحة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم .

-2 فتوى شيخ بن باز

السؤال :

قد يكون الحديث ضعيف السند لكن معناه صحيح، فهل يُعمل به؟

الجواب :

يُعمل بالأصل، الأصل ما دل عليه القرآن والأحاديث الصحيحة .

س: الشيخ ناصر الألباني حفظه الله يقول إن الحديث الضعيف مبني على الظن، ولهذا لا يرى العمل به؛ لأنه مبني على الظن، وأن الظن أكذب الحديث؟

الشيخ: لا لا، الأحاديث الضعيفة تُستعمل في الترغيب والترهيب، ويُستعمل في التي ثبت أصلها .

س: رد على هذا قال إن الأحاديث الصحيحة مليئة بأحاديث الترغيب والترهيب، فلماذا يُستغنى عنها؟

الشيخ: لا بأس، ذكُرْها من باب الترغيب والترهيب، رُوِيَ عن النبي ﷺ، مثل ما قال العلماء، روي يذكر من غير جَزْم .

القول الثالث :

وقال أبو بكر بن العربي بعدم جواز العمل بالحديث الضعيف مطلقاً لا في فضائل الأعمال ولا في غيرها ..

انظر في ذلك تدريب الراوي (252/1) .

قال الألباني: " والذي أدين الله به، وأدعو الناس إليه أن الحديث الضعيف لا يعمل به مطلقاً، لا في الفضائل

والمستحبات، ولا في غيرهما " . [صحيح الجامع الصغير 45 /1]

فتوى الشيخ الالباني :

كلام الشيخ حول العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال وأقوال العلماء فيه، مع ذكر بعض الأمثلة على

ذلك

الشيخ محمد ناصر الالباني

الشيخ : اشتهر عند العلماء القول بجواز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال وهي مسألة في الحقيقة

فيها خلاف بين المحدثين فالمشهور عندهم أو عند جمهورهم أنه يجوز العمل بالحديث الضعيف في فضائل

الأعمال وعند آخرين وهم وإن كانوا قليلين لكن يعتقد أن الصواب معهم يقولون لا يجوز العمل بالحديث

الضعيف في فضائل الأعمال وتوسط آخرون بين هؤلاء وهؤلاء فقالوا يجوز العمل بالحديث الضعيف في

فضائل الأعمال بشروط ثلاثة: من هذه الشروط ألا يشتد ضعف الحديث وهم في الواقع يعنون بهذه الكلمة ألا

يكون في سند الحديث راو شديد الضعف وهو الذي يقال في مثله متروك أو متهم بالكذب أو من باب أولى إذا

قيل فيه كذاب أو وضاع فإذا كان في السند هذا الضعف الشديد فلا يجوز العمل عند هؤلاء الذين توسطوا بين

الأولين والآخرين فهذا من الشروط ومنها أن يكون للحديث علاقه بالأصول العامة أو بمعنى آخر ألا يخالف الأصول العامة في الشريعة مثاله حديث صلاة التسابيح فلكم يعلم أن هذه الصلاة تختلف في هيئتها وفي كيفيتها عن كل الصلوات المعهودة فهذا الحديث عند من يقول بضعفه يدخل في القاعدة المذكورة أنفاً ألا يخالف المبادئ والقواعد العامة فمثل هذه الصلاة ليس لها صورة بخلاف مثلها أي صلاة أخرى مبنية على ركعتين يقرأ فيها كذا في الركعة الأولى كذا والركعة الثانية كذا لكن لا تخالف صلاة ركعتين سنة الفجر فرض الفجر إلى آخره الذي يأتي بهذا التفصيل ويشترط هذا الشرط لا يعمل بحديث صلاة التسابيح لأنه ليس له مثل يعنى في الشريعة هذا من الشروط أو هو الشرط الثاني

الشرط الثالث والأخير ألا يلتزم العمل بهذا الحديث الضعيف وإنما تارة وتارة حتى لا يتوهم بأنه سنة ثابتة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم.

قلت أنفاً بأن القول الثاني الذين يسدون الباب سداً محكماً ولا يجيزون العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال قلت إن قولهم هو الصواب فيما أرى والسبب في ذلك يعود في رأيي إلى أمرين اثنين وهذا من فضل الله عز وجل علينا أننا فهمناه من ملاحظتنا لشيء درسناه في السنة أولاً ثم لشيء آخر درسناه في واقع أولئك الذين يتبنون العمل بالحديث الضعيف ثانياً ذلك أن العلماء الذين قالوا من قبل كما يروى عن الإمام أحمد أو غيره أنه إذا كان الحديث في الفضائل تساهلنا وإذا كان في الأحكام تشددنا يعنون في الأسانيد ما يعنون أن يروي الراوي الحديث قال رسول الله ثم هو يعمل به فيقال له لماذا تعمل به فيقول هذا حديث ضعيف لا إنما يعنون أنهم إذا رروا الحديث عن رسول الله بالسند وفي السند رجل مضعف فقد أدوا الأمانة هكذا وصلنا الحديث فهو إذا كان الحديث عنده في السند ضعف لا يمنعه من أن يعمل به احتياطاً لكن فيما بعد تتطور الموضوع في القرن الرابع وأنت نازل لم يبق هناك أحاديث تذكر بالأسانيد وإنما مفصلة الأسانيد عنها وحينئذ لم يبق هناك مجال لمعرفة الصحيح من الضعيف إلا بتصحيح علماء الحديث أنه هذا صحيح وهذا ضعيف حينئذ إذا عرف الواحد منهم أنه هذا الحديث ضعيف وعمل به فهو إما أن يكون مع القول الأول أو الثاني أما القول الثالث فهو يقول لا يجوز لك أن تعمل بالحديث الضعيف فبناء على القول الأول والقول الثاني

أنا بلا حظ ما يأتي هم قالوا يجوز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال يعني إذا عرفت أنه هذا الحديث ضعيف يجوز لك العمل به والواقع الذي أشرت إليه أنفا والذي لاحظته بنفسه وكان ذلك من دواعي ترجيحي للقول المانع من العمل بالحديث الضعيف مطلقا أن الذين يعملون بالأحاديث الضعيفة لا يلتفتون إطلاقا ليعرفوا أنه هذا الحديث ضعيف ولا لأننا فاجأناهم مرارا يا شيخ هو رجل عالم فاضل لماذا أنت تعمل بهذا الحديث وهو ضعيف؟ يقول لك يا أخي يعمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال لكن هل أنت عارف أنه هذا الحديث ضعيف ما عنده خبر خاصة بالنسبة للقول الوسط بقول لك ينبغي أن تعرف أنه هذا الحديث ضعيف حتى لا تتأثر على العمل به كما لو كان الحديث صحيحا ولهذه الغفلة عن هذه الشروط انتشر العمل بالأحاديث الضعيفة بين المسلمين بكثرة رهيبة جدا وكان من آثار ذلك أن اختلط الحابل بالنابل كما يقال والصحيح في السقيم فلم يعد المتعبد العالم الصالح منهم يميز بين السنة الصحيحة والسنة الضعيفة خذوا مثلا صلاة التراويح عشرين ركعة ليس هناك حديث صحيح إطلاقا فيه حديث ضعيف لكن كمان يشفع لهم للعمل بهذا هذه القاعدة يعلم بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال طيب أنتم بتعملوا دائما وأبدا بتصلوا التراويح عشرين ركعة ما عمركم صليتم التراويح على السنة الصحيحة إحدى عشر ركعة كيف يقال إنه يجوز العمل بهذا الحديث أنت مأذون لك .

السائل : نعم نعم .

الشيخ : أخطأت .

الشيخ والحضور : يضحكون

الشيخ : ذكرت أنفا أن من الأمور التي تحول بين الناس والعمل بالحديث الضعيف أنهم يقعون في العمل بأحاديث ضعيفة وهم لا يعلمون بها والأئمة الذين أجازوا العمل بالحديث الضعيف قالوا إذا كان الحديث الضعيف تساهلنا في الفضائل وإذا كان في الأحكام تشددنا فهم يتكلمون كلام العالم المميز بين الصحيح وبين الضعيف أما جماهير المسلمين اليوم حتى العلماء منهم غير المتخصصين في علم الحديث هم لا يعلمون الفرق بين العمل بحديث صحيح والعمل بين حديث ضعيف فأبي حديث بلغهم انطلقوا إلى العمل به هذا من محاذير إطلاق القول بجواز العمل بالحديث الضعيف وهو المذهب الأول أما المذهب الثاني فهو المنع وقلنا هو الصواب لماذا؟ لأن المذهب الوسط الذي وضع شروطا هذه الشروط نظرية غير عملية ولذلك سيعود القول الوسط من الناحية العملية إلى القول الثاني المقابل للقول الأول لأنهم يقولون ينبغي يجوز العمل بالحديث الضعيف كما ذكرت أنفا وأعيد لكي أبنى عليه ملاحظتي الأخرى وهي التي تعتمد على دراستي في السنة يقولون أول شرط معرفة كون الحديث ضعيفا من الذي يعرف من المسلمين أنه أي حديث ضعيف يعمل به في فضائل الأعمال الذين يعرفون هذا أقل من القليل بكثير إذا بالنسبة لجماهير المسلمين الأولى بهم أن يتبنوا المذهب الثاني لا يجوز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال هذا الشرط الأول الشرط الثاني أن يكون داخلا في عمومات من الشريعة هذه من يعرفها لا يعرفها إلى خاصة العلماء خاصة الناس الشرط الثالث ينبغي على الشرط الأول والثاني وهو عدم المواظبة عليه فتبقى هذه الشروط التي وضعت لتجوز العمل بالحديث الضعيف شروط نظرية لا يمكن تطبيقها عمليا .

فتوى الشيخ الالباني

الأخذ بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال .

الشيخ محمد ناصر الالباني

السائل :

هناك بعض الأحاديث الضعيفة تكون ضعيفة جدًا

الشيخ :

تقصد هل كل حديث ضعيف مهما كانت مرتبته في الضعف هكذا تقصد ، أو لآ كما ذكرنا أنفا العلماء مختلفون في الأخذ بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال والصحيح أنه لا يؤخذ به مطلقًا الذين ذهبوا إلى الأخذ بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال انقسموا إلى قسمين منهم من أطلق الأخذ بالحديث في فضائل الأعمال ولم يعطي لهذا الحديث صفة معينة ومنهم من قيد ووضح وبين ولو كان الصواب الأخذ بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال لكان هذا المذهب الذي فصل الحديث الضعيف وقيدته هو المذهب الصحيح فقال يؤخذ بالحديث الضعيف بشروط ثلاثة - الشرط الأول أن لا يشتد ضعفه ، الشرط الثاني أن يكون مطابقًا لأصل من أصول الشريعة أو قاعدة من قواعدها والشرط الثالث أن لا يتخذ ذلك عادة للتفريق بين ما هو سنة ثابتة وما ليس بسنة وهذا التفصيل نقله الحافظ ابن حجر في رسالته تبيين العجب فيما ورد في فضل رجب ونقله عنه تلميذه الحافظ السخاوي في كتاب من كتبه منها فتح المغيب في شرح علوم الحديث ... الاجزاء نقلها عنه واعتمدها ، هذا التفصيل هو الصواب فيما لو كان الأخذ بالحديث الضعيف هو الصواب لكن الصواب أنه لا يجوز الأخذ بالحديث الضعيف مطلقًا لأنه باتفاق العلماء هؤلاء الذين اختلفوا لا يفيد الحديث الضعيف إلا الظن المرجوح والله عز وجل ذم قومًا يأخذون بالظن ووصف هذا الظن بأنه لا يغني من الحق شيئًا والرسول عليه السلام قال فيما رواه البخاري ومسلم إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث فكما لا يجوز للمسلم أن يظن بأخيه المسلم شرا كذلك لا يجوز أن ينسب إلى النبي صلى الله عليه وسلم بالظن شيئًا لأنه أمر كما قال عليه السلام إن كذبًا علي ليس كالكذب على أحدكم فمن كذب علي متعمدًا فل ينبأ مقعده من النار لعلي أجبتك عن سؤالك ؟

وقال العلامة اللكنوي

” ويُحرم التساهل في (الحديث الضعيف) سواءً كان في الأحكام أو القصص أو الترغيب أو الترهيب أو غير ذلك“ [الأثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة (ص21) .]

وقال المُحدث أحمد شاکر

” والذي أراه أنّ بيان الضعف في الحديث واجب على كل حال ، ولا فرق بين الأحكام وبين فضائل الأعمال ونحوها في عدم الأخذ بالرواية الضعيفة ، بل لا حُجة لأحد إلا بما صح عن رسول الله من حديث صحيح أو حسن“ [الباعث الحثيث (ص101) .]

المحدث محمد ناصر الدين الألباني [أنظر صحيح الترغيب والترهيب (1/47) .]

وقال رحمه الله ”العمل بالضعيف فيه خلاف عند العلماء ، والذي أُدينُ الله به ، وأدعوا الناس إليه ، أنّ الحديث الضعيف لا يُعمل به مُطلقاً لا في الفضائل ولا المُستحبات ولا غيرها“ [صحيح الجامع الصغير وزيادته (1/49) .]

وقال أيضاً ”وختلاصة القول أنّ العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال لا يجوز القول به على التفسير المرجوح هو لا أصل له ، ولا دليل عليه“ [تمام المنة (ص38) .]

وقال أيضاً ”فلا يجوز العمل بالحديث الضعيف لأنه تشريع ، ولا يجوز بالحديث الضعيف لأنه لا يُفيد إلا الظن المرجوح إتفاقاً ؛ فكيف يجوز العمل بعلته“ [سلسلة الأحاديث الضعيفة (2/52) .]

وقال المحدث مُقبل بن هادي الوادعي ”والعلماء الذين فصلوا بين الحديث الضعيف في فضائل الأعمال وبينه في الأحكام والعقائد ، يقول الإمام الشوكاني رحمه الله في كتابه (الفوائد المجموعة) : ((إنه شرع ، ومن أَدعى التفصيل فعليه بالبرهان)) ، والأمر كما يقول الشوكاني رحمه الله ، والنبي صلى الله عليه وسلم يقول ((من حدّثني عني بحديث يرى أنه كذب فهو أحد الكذابين))“ [المقترح في أجوبة أسئلة المصطلح (السؤال

(213)ص108) .]

وقال العلامة الشيخ ابن عثيمين في شرح البيهقيونية "والحمد لله فإن في القرآن الكريم والسنة المُطهرة

الصحيحة ما يُغني عن هذه الأحاديث"

قال الحافظ ابن حجر العسقلاني

"ولا فرق في العمل بالحديث الضعيف في الأحكام أو الفضائل إذ الكل شرع" [تبيين العجب (ص04) .]

قال العلامة الألباني: "ويبدو لي أن الحافظ رحمه الله يميل إلى عدم جواز العمل بالضعيف بالمعنى المرجوح

لقوله فيما تقدم: "...ولا فرق في العمل بالحديث في الأحكام أو في الفضائل إذ الكل شرع". [تبيين العجب

(ص04) . (تمام المنة)

وقال الحافظ ابن حجر في "تبيين العجب" ص 3 - 4: "اشتهر أن أهل العلم يتساهلون في إيراد الأحاديث في

الفضائل وإن كان فيها ضعف ما لم تكن موضوعة وينبغي مع ذلك اشتراط أن يعتقد العامل كون ذلك الحديث

ضعيفا وأن لا يشهر ذلك لنلا يعمل المرء بحديث ضيف فيشرع ما ليس بشرع أو يراه بعض الجهال فيظن أنه

سنة صحيحة وقد صرح بمعنى ذلك الأستاذ أبو محمد بن عبد السلام وغيره وليحذر المرء من دخوله تحت

قوله صلى الله عليه وسلم": "من حدث عني بحديث يرى أنه كذب فهو أحد الكاذبين" فكيف بمن عمل به؟! ولا

فرق في العمل بالحديث في الأحكام أو في الفضائل إذ الكل شرع". (تمام المنة للألباني)

وقال الحافظ ابن حجر العسقلاني "تجوز رواية الحديث الضعيف إن كان بهذا الشرطين : ألا يكون فيه حكم ،

وأن تشهد له الأصول" [الإصابة في تميز الصحابة (5/690) .]

وكان الحافظ ابن حجر لما اشترط هذه الشروط إنما أراد بذلك أغلق الباب أصلا ولكن لم يفهم كلامه إلا من

رحم الله فاشتراطه بأن لا يكون الحديث شديد الضعف و أن يكون ضعفه يسيرا فهذا شرط غلق الباب أمام

العوام على الأقل فهم لا يعرفون ما معنى الضعيف حتى يدركوا يسيره من شديده فيكون هذا خاصا بأهل

الحديث دون غيرهم .

والراجع من أقوال أهل العلم :

قال الشيخ الدكتور عبدالكريم الخضير حفظه الله في كتابه (الحديث الضعيف وحكم الاحتجاج به) بعد ذكر الخلاف في هذه المسألة ”ومن خلال ما تقدم يترجح عدم الأخذ بالحديث الضعيف مطلقاً لا في الأحكام ولا في غيرها لما يلي :

أولاً : لاتفاق علماء الحديث على تسمية الضعيف بالمردود .

ثانياً : لأن الضعيف لا يُفيد إلا الظن المرجوح ، والظن لا يُعني من الحق شيئاً .

ثالثاً : لما ترتب على تجويز الاحتجاج به من تركٍ للبحث عن الأحاديث الصحيحة والاكتفاء بالضعيفة

رابعاً : لما ترتب عليه نشؤ البدع والخُرافات والبعد عن المنهج الصحيح“

سبب ترجيح الشيخ مشهور حسن ال سلمان تلميذ الشيخ الالبانى

أما الشروط التي ذكرها ابن حجر للعمل في الحديث الضعيف كما نقلها عنه السخاوي في (القول البديع) فذكر

شروطاً لو فحصنا هذه الشروط لوجدناها نظرية، ولا قيمة لها من العملية، فقال : يشترط للعمل في الحديث

الضعيف في فضائل الأعمال شروط :

الأول: ألا يكون ضعفه شديداً، فأغلب الأحاديث التي يذكرها الناس هذه الأيام سقطت .

والثاني : أن يبين من يحتج بالحديث أنه ضعيف .

والثالث : أن يقوم مقام هذا الحديث الضعيف أصل صحيح في الدين، فماذا بقي؟ .

فالنتيجة أن الحديث الضعيف لا يعمل به في فضائل الأعمال ومثال ذلك: صلاة الضحى قام في الشرع ما يأذن

بمشروعيتها، فيأتينا حديث فيه ضعف؛ أن لها من الأجور والفضائل كذا وكذا، فأنا أصلي الضحى من أجل

الأصل الموجود في الشرع، لا من أجل الحديث في الأجور، فالحديث الضعيف أصبح لا فائدة منه .

فالصواب أن الحديث لا يعمل به، وفي الصحيح غنية عن الضعيف، ولا يوجد في ديننا حديث ضعفه يسير

على الشروط المذكورة، إلا وقد قام أصل في الشرع من أجله نعمل بالطاعة .

توجيه قول الامام أحمد :

D9%86%D8%A8%D8%B1-%D8%A7%D9%84%D9%81%D9%82%D9%87-
%D9%88%D8%A3%D8%B5%D9%88%D9%84%D9%87/940-
%D9%84%D8%A7-%D9%8A%D8%AC%D9%88%D8%B2-
%D8%A7%D9%84%D8%B9%D9%85%D9%84-
%D8%A8%D8%A7%D9%84%D8%A3%D8%AD%D8%A7%D8%AF%D9%8A
%D8%AB-%D8%A7%D9%84%D8%B6%D8%B9%D9%8A%D9%81%D8%A9-
%D9%85%D8%B7%D9%84%D9%82%D9%8B%D8%A7-
%D9%88%D9%84%D9%88-%D9%81%D9%8A-
%D9%81%D8%B6%D8%A7%D8%A6%D9%84-
%D8%A7%D9%84%D8%A3%D8%B9%D9%85%D8%A7%D9%84-
%D8%A3%D9%88-
%D8%A7%D9%84%D8%AA%D8%B1%D8%BA%D9%8A%D8%A8-
%D9%88%D8%A7%D9%84%D8%AA%D8%B1%D9%87%D9%8A%D8%A8